



سیریز 1

نیو ایر اسپیشل

جائزہ کلاہ ایلا

از امرحہ شیخ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(ویب اسپیشل ناول)

جائش کی ابلاج

از امرحہ شیخ



امرحہ شیخ نے یہ ناول (جائش کی ابلاج) صرف اور صرف نیو ایر میگزین (New Era Magazine)

کیلئے لکھا ہے۔ اس ناول (جائش کی ابلاج) کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام صرف اور صرف نیو ایر میگزین (New Era Magazine) کے نام محفوظ کیے جاتے ہیں۔ لہذا کسی بھی ادارے، ڈائجسٹ، سوشل میڈیا، ویب سائٹ یا کوئی بھی فرد بمعہ مصنف کو اس کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں شائع کرنے کی سخت ممانعت ہے۔ عمل درآمد نہ کرنے کی صورت میں قانونی کارروائی کی جائے گی۔

شکریہ

ادارہ: نیو ایر میگزین

Copyright by New Era Magazine

کراچی کے پوش علاقے میں واقع وہ چار منزلہ خوبصورت گھر جس میں زندگی کے ہر رنگ رقصاں تھے جہاں ایک دوسرے کے لئے فکر و محبت تھی جہاں خوشیوں سے بھرا پُر اُخاندان آباد تھا۔۔۔۔۔ "قریشی ہاؤس"

قریشی محمود صاحب کا ذاتی اور اکلوتی ملکیت تھی چار حصوں میں بنوایا گیا گھر جہاں انکے بعد اب انکے چاروں بیٹے اپنی اپنی فیملیوں کے ساتھ خوش حال زندگی گزار رہے تھے۔۔۔۔۔

"مصطفیٰ قریشی" قریشی صاحب کے سب سے بڑے سپوت جو نیچے والے پورشن میں رہائش پذیر تھے مزاج کے تھوڑے سخت تھے لیکن یہ سختی کبھی بیوی پے نہیں ہوئی تھی ہاں بچہ گنگ ان کے عتاب سے بچنے کی کوشش میں رہتے تھے (جو ناممکن تھا)۔۔۔۔۔ رفعت بیگم دھیمے مزاج کی خاتون تھیں۔۔۔ اللہ نے انہیں تین بیٹوں اور ایک بیٹی سے نوازا تھا۔۔۔۔۔ حیدر مصطفیٰ، مدثر مصطفیٰ اور محمش مصطفیٰ جبکہ فارا مصطفیٰ بائیس سال کی عمر میں رخصت ہو کر بقول آمین کے لندن نہ سہی گلشن اقبال ہی سہی چلو جان چھوٹ ہی گئی تھی ڈھیروں دعاؤں کے سائے تلے "فاراعمر" بن کر رخصت ہو گئی تھی

اسکے ایک سال بعد حیدر کی شادی اپنے مرتضیٰ چاچو کی اکلوتی بیٹی ماہ رخ سے ہوئی۔۔۔۔

مدثر مصطفیٰ اور محمش مصطفیٰ کیسے پیچھے رہ جاتے تبھی اپنی پسند بتا کر علی چاچو کی دونوں صاحبزادیوں سے دھوم دھام سے منگنیاں کر لی گئیں تھی۔۔

"مرتضیٰ قریشی" جو دوسرے نمبر پے تھے وہ اور انکی "بیگم فوزیہ" ایک دوسرے پر جان لٹانے والے میاں بیوی جن کے دو بیٹے جائش مرتضیٰ، آمین مرتضیٰ اور ایک ہی بیٹی ماہ رخ مرتضیٰ جو شادی کے بعد "ماہ رخ حیدر" بن چکی تھی۔۔

اب آتے ہیں "علی قریشی" کی طرف جو بھائیوں میں تیسرے نمبر پر فائز ہیں جنہوں نے اپنی کلاس فیلو "سدف" سے شادی کی تھی انکا ایک پیٹا دلا اور علی اور دو بیٹیاں سارا علی اور صنم علی ہیں۔۔

آخر میں چوتھے نمبر پر "انور قریشی" اور کائنات انور "کی دو بیٹیاں ابلاج انور اور ایرا انور جبکہ بیٹا معراج انور ہے۔۔

خوبصورت رنگ و روپ کی مالک ابلاج انور خیر قریشی خاندان میں سب ہی ایک سے بڑھ کر ایک تھے۔۔ ابلاج انور اٹھارہ سال کی تھی جس کی دونوں آنکھوں کا رنگ قدرت کی عطا کردہ تھیں ایک ڈارک گرے تو دوسری ڈارک براؤن۔۔۔۔ بچپن

میں جسے منفرد اور دلچسپی سے دیکھ کر پسند کیا جاتا تھا وقت کے ساتھ اسکول میں مذاق اڑایا جانے لگا لڑکیاں لڑکے اُسے دیکھتے ہی چہ میگیاں کرتے ہاتھ پر ہاتھ مار کر قہقہہ لگا کر پاس سے گزر جاتے تھے جس سے دل برداشتہ ہو کر اس نے پرائیویٹ کالج میں داخلہ لے لیا لیکن کب تک سب کو اس کا یہ قدم پسند نہیں آیا تھا اس سے قبل وہ سب کے مجبور کرنے پر کالج جانے لگتی ایک حادثے میں چلنے پھرنے سے بھی محروم ہو گئی یہی محرومی اسے کم گو، حساس کر گئی اور کہیں حد تک احساس کمتری میں مبتلا بھی۔۔۔

کمرے کا دروازہ بنا آواز کے آہستہ سے کھولتے بہت سے قدم اندر کی جانب بڑھتے اسکے پیچھے جا کھڑے ہوئے۔۔۔

ایک دوسرے سے مسکراتی نظروں کا تبادلہ کرتے ہی انہی میں سے ایک نے ہاتھ اٹھا کر انگلیوں پر تین تک گنتی شروع کی تھی جبکہ سب کی نظریں اسی کی انگلی کی جانب ٹک گئی تھیں تیسری انگلی بند ہوتے ہی کمرے میں طوفان بد تمیزی کے ساتھ چیخیں بلند ہوئیں وہ جو لکھنے میں مصروف تھی ڈر کر کانوں پر ہاتھ رکھتے چیختی چلی گئی جب سب کے قہقہوں کو سنتے ہی اس نے حیرت سے سب کو پاگلوں کی طرف ہنسی سے لوٹ پوٹ ہوتے دیکھا۔۔۔

"یکدم ہی اسکا ڈرو حیرت غصے میں بدلہ ساتھ ہی وہ حلق کے بل چلائی تھی۔۔۔"

"کیا بد تمیزی ہے یہ۔۔۔۔۔ اسکے چیخنے کا ان شیطانوں کی ٹولی پر خاک بھی اثر نہیں ہوا تھا
الٹا وہ خود اپنی شامت کو دعوت دے چکی تھی۔۔۔"

"توبہ توبہ مدثر بھائی سنا آپ کو اپنے بڑے جان سے عزیز دلارے چھوڑے جیسے بھائی
کو بد تمیز کہہ رہی ہے۔۔۔۔۔ پیچ۔۔۔۔۔ اففف اللہ یہ سننے سے پہلے آئین تو مر کیوں نہیں
گیا۔۔۔۔۔ جائش اداکاری کرتا عورتوں کی طرف دوہائی دیتا نیچے بیٹھ گیا جب پیچھے سے کسی
نے اسکے سر پر چیت لگائی تھی۔"

"ابے کون ہے کس کی ہمت ہوئی جائش مرتضیٰ پر ہاتھ اٹھانے کی۔۔۔۔۔ جائش تڑپ کر
اٹھتا اپنی بھاری آواز کو اور بھاری کرتے ہوئے چیخا تھا۔"

"میری۔۔۔۔۔ میری ہمت ہوئی ہے نوٹسکی آدمی۔۔۔۔۔ دلاور سینہ تان کر میدان میں آتا
اسے گھورنے لگا اس سے قبل جائش اپنے کسرتی بازوں سے دلاور کا گلابوچتا ابلاج ویل
چھیڑ چلاتی سیٹ سے آگے کو ہوتی اپنے ناخن جائش کے پہلو میں گرے ہاتھ کو پکڑتی
پشت پر گاڑ چکی تھی۔"

"آآآ! چڑیل۔۔۔۔۔"

"تم خود ہو جن بھوت بھٹکی ہوئی روح خبردار جو میری پیاری کزن کو کچھ کہا تو۔۔۔۔۔ جائش کے چیخ کر اسے گھورتے ہوئے بولنے پر صنم تڑپ کر آگے بڑھی۔۔۔۔۔ دونوں کزنز ہونے کے ساتھ ایک دوسرے کی بہت اچھی دوستیں بھی تھیں۔

"واہ! بھئی بڑی محبت پھوٹ رہی ہے شرم نہیں آرہی تمہیں اس طرح بڑوں کو جن بھوت کہتے ہوئے۔۔۔۔۔ جائش اچانک ہی سنجیدہ ہوا تھا کہ صنم کے ساتھ سب بھی تھوڑا گڑ بڑا گئے تھے۔۔۔۔۔ جائش مرتضیٰ شرارتیں کرتا ہنستا ہنساتا ہی اچھا لگتا ہے بہت کم ایسا ہوتا تھا کہ وہ کبھی سنجیدہ ہوا ہو جبکہ اسکی سنجیدگی ہمیشہ ہی خطرناک ثابت ہوتی تھی۔ جائش کے بارے میں اگر یہ کہا جائے کہ وہ جتنا شرارتی ہے اسکا غصہ اور جنون اس سے بھی کہیں زیادہ تھا تو غلط نہ ہوگا۔

"میں تو بس۔۔۔۔۔"

"محمش اسے بس میں بیٹھنے کا موڈ ہے۔۔۔۔۔ صنم کی بات درمیان میں کاٹتے ہی جائش بتاتے ہوئے ابلا ج کے کان کو چھیڑتا کمرے سے بھاگا۔۔۔۔۔ جبکہ ابلا ج کے چیخنے پر معراج کی بھائیوں والی روح تڑپ اُٹھی۔

"جائش بھائی۔۔۔۔۔"

"کیا بھائی ہاں ابھی وہ آیا تو بولتی بند ہو جائے گی۔۔ ڈرپوک۔۔ دلاور نے اس کے سر پر چپت لگاتے ہوئے اسے کہا جس نے پلٹ کر اسے گھورتے ہوئے اپنا چشمہ ناک پر جمایا تھا۔۔

"ڈرتا اور تا نہیں ہوں بڑے ہیں اس لئے لحاظ کر لیتا ہوں سمجھے زکوٹا جن۔ معراج نے بھی فرضی کالر جھاڑتے ہوئے اسے کہا۔۔

"تیری۔۔

"بس بہت ہو گیا سب ابھی کے ابھی میرے کمرے سے نکلیں۔۔ ایرا کی بچی میری چوڑیوں کے ڈبے کو بند کرو تمہارے سائز کی کوئی چوڑی نہیں ہے میرے پاس۔۔

دلاور کو ٹوکتے ہی وہ عنصے سے ڈریسنگ کے پاس کھڑی چیزوں کو چھیڑتی اپنی بہن کو گھورتے ہوئے بولی جب احساس ہو اسب اسے ہی دیکھ رہے ہیں تو جلدی سے نظریں جھکالیں وہ سب جتنے بھی اچھے سہی لیکن اسکی احساس کمتری اسے نظریں جھکانے پر مجبور کر دیتی تھی۔۔

"رائیٹر صاحبہ کہانی کا آغاز ہوایا ابھی تک نام ہی سوچ رہی ہو۔۔۔ ویسے اگر مشورہ چاہئے تو میں۔۔۔۔

"تو میں ہوں محمش بھائی آپ کی پیشکش کے لیے شکریہ اب آپ یہاں سے جاسکتے ہیں۔۔ ابلاج کی آواز پر وہ جو صنم کو ابلاج کے کمرے میں اکیلا دیکھ کر آیا تھا جہاں وہ ہاتھ میں موبائل پکڑے سوچنے میں مصروف تھی یکدم ابلاج کی آواز پر محمش گڑ بڑا کر ابلاج کی جانب متوجہ ہوا۔۔

"جی بالکل مجھے آپکی مدد نہیں چاہیے۔۔۔ صنم نے بھی اسے دیکھ کر خفگی سے کہا جو اسکی بات پر دروازے پر جاتے جاتے پلٹ کر اسے گھور رہا تھا جبکہ ابلاج ایک نظر دونوں کو دیکھتی مسکرا کر اخبار اپنے سامنے پھیلا چکی تھی۔۔

"گھورنے کی ضرورت نہیں ہے مجھے۔۔۔ پر سوں لی تھی مدد کرداروں کے ناموں کے لئے اور کیا ہی مدد کی تھی آپ نے ہو نہہ! ہیر وکانام سمندر گل اور ہیر وئن کا کیا نام بتایا تھا۔۔ صنم جل کر بولتی یاد کرنے کی کوشش کرنے لگی جب اخبار پر نظریں مرکوز کیے ہی ابلاج بتا کر ہنسی۔۔

"گلا بو۔۔۔۔۔ ہا ہا ہا۔۔

"ہاں گلا بو۔۔۔۔۔ ہا ہا ہا ہا کوئی

"اے لڑکیوں خبردار جو میرا مذاق اڑانے کی کوشش کی تو ہو نہہ! نیکی کا تو زمانہ ہی نہیں رہا تنے معصوم سے نام بتائے تھے پر نہیں وہی گھسے پٹے نام رکھ لیے آسندہ بھیجنا

پروف ریڈینگ کے لیے تم اپنی بکواس کنیاں مجھے پھر بتاؤں گا، ویسے میری مانوا بھی دوسرا ناول ہی ہے اس لئے واپس لوٹاؤرنہ کل کی صبح "قریشی ہاؤس" میں 'میں چیخ چیخ کر سب کو بتادوں گا کے ہماری صنم تازی تازی لکھاری بننے کی کوشش کر رہی ہیں اور میری راتوں کی نندیں پروف ریڈینگ کی نظر ہوتی جا رہی ہیں۔

محشم دھمکاتے ہوئے کمرے کے دروازے کے نزدیک جا کر چیخنے کے انداز میں بولا۔

صنم نے گھبرا کر تکیہ اٹھا کر اسکی طرف پھینکا جسے آرام سے اس نے کیچ کر لیا تھا۔

"کیسے منگیتر ہیں آپ۔۔۔۔ صنم روہانسی ہوتی دوسرا تکیہ بھی اٹھا کر اسکی طرف پھینک

چکی تھی۔۔

"نہایت شریف اور شاندار۔۔۔ دوسرا تکیہ بھی کیچ کرتے محشم نے تقاخر سے اسے

بتایا۔۔۔

ابلاج نے چہرے کے سامنے پھیلائے اخبار سے جھانک کر اس شریف اور شاندار شخص

کو دیکھا جو شریف تو نہیں البتہ شاندار ضرور لگ رہا تھا۔۔۔

"ہونہہ اپنے منہ میں ماں میٹھو۔۔ جائیں یہاں سے تنگ مت کریں۔۔۔

"اچھا تو میں تمہیں تنگ کر رہا ہوں۔۔۔ محشم نے سینے پر ہاتھ باندھے ہوئے اس سے

پوچھا جس نے زور و شور سے سر کو اٹباب میں ہلایا تھا۔

"ٹھیک ہے پھر یہ تنگ کرنے والا سب کو لے کر جا رہا ہے لانگ ڈرائیو پر۔۔۔ محمش
کنکھیوں سے ابلان کو دیکھ کر صنم سے بولا جو اسکے لانگ ڈرائیو سے سمجھ گئی تھی۔۔
تیزی سے موبائل کو بند کرتی وہ اٹھ کر اسکے نزدیک آئی۔
"پلیز میں نے بھی دیکھ۔۔ مطلب میں بھی چلوں گی مجھے تو اندھیری رات میں ڈوبی
سرکوں کا نظارہ کرنا ہے پلیز نہ بھائی نہیں۔۔ صنم بولتے بولتے یکدم چپ ہوتی محمش کو
دیکھنے لگی۔۔ جبکہ ابلان نے مسکراتے ہوئے سر جھٹکا تھا۔۔
"آئندہ فضول بکو اس کی نہ صنم تمہارا قیمہ میں اپنے ہاتھوں سے بناؤں گا۔۔ اب چلو
جلدی میں تو ویسے بھی اسلئے یہاں آیا تھا۔۔ محمش گھورتے ہوئے بولتا جلدی سے اسکا
ہاتھ پکڑ کر کمرے سے نکل گیا اس سے قبل ابلان کچھ پوچھتی دونوں غائب ہو چکے تھے
ابلان گہری سانس لے کر اخبار کو تہہ لگاتی بند کھڑکی کو دیکھنے لگی۔۔

"یا ہو آج تو ہم ریس جیت جائیں گے اور اور۔۔۔"

"اور میں تمہارے بھائی سے ناراض ہو کر اوپر اپنے پورشن میں چلی جاؤں گی پھر تم
سب اپنے بھائی کے ساتھ سرکیں ناپنا۔۔ ماہ رخ نے گھورتے ہوئے مدثر کو جواب دیا
جو ٹریک پر جانے کے لئے بہت پر جوش نظر آ رہا تھا۔۔

"ارے ہماری پیاری سی بھابھی اس میں اتنا ناراض ہونے کی کیا بات ہے جانتی ہیں نہ چھٹی والی رات ہماری اور ٹریک کی ہوتی ہے۔۔ مدثر۔ شرارت سے بولتا باہر کی جانب بھاگا جہاں سب کزنز پہلے ہی موجود تھے۔۔"

"حیدر آپ کہاں جا رہے ہیں؟ ماہ رخ پیچھے ہی آتی گھورتے ہوئے بولی جو اسے آتے دیکھتے ہی ہیلمٹ پہن چکا تھا۔۔"

"دلاور مدد کریا آج ریس ہے ہماری۔۔۔ حیدر بیچارگی سے دلاور کے کان کے قریب بولا تھا دلاور کو ہنسی آرہی تھی حیدر کہیں سے بھی ایک سال کی بچی کا باپ نہیں لگ رہا تھا۔۔"

"ٹھیک ہے میں کچھ کرتا ہوں۔۔۔ ارے ماہ رخ آپی ہم آج ٹریک پر حاضر ور رہے ہیں لیکن حیدر بھائی کی نہیں یہ ہمارا معراج اور جانش کی ریسنگ ہے آج تو۔۔ دلاور نے کہتے ساتھ گڑ بڑا کر سب کو دیکھا جو خون خار نظروں سے اسے گھور رہے تھے۔۔ شاید نہیں یقیناً وہ غلط بول چکا تھا۔"

حیدر نے ہیلمٹ اتار کر دلاور کے سر میں ڈالا۔۔

"لے اب تو ہی جا کیلا۔۔۔ بیوقوف۔۔۔ چبا کر بولتا وہ وہاں سے اندر بڑھ گیا اسکے ساتھ ہی مدثر محمش جائش کے ساتھ آمین بھی اسے گھورتے ہوئے حیدر کے ساتھ ہی اندر بڑھ گئے۔۔۔"

"میں ابھی بڑے پاپا کو بتاتی ہوں اپنے ساتھ ساتھ اب چھوٹوں کو بھی فضول کاموں میں لگا رہے ہو ہاں۔۔۔ دلاور ایک مہینے بعد شادی ہے تمہاری اپنا نہیں تو ہم سب کالیزا کا ہی خیال کر لو۔۔۔ ماہ رُخ ہول کر کہتی اندر بڑھنے لگی وہ عمر میں چھوٹی ضرور تھی لیکن رتبے میں بڑی بہو ہونے کی وجہ سے اپنی ذمہ داریوں کا پورا خیال رکھتی تھی۔۔۔"

"ماہ رُخ آپی پلیز کسی کو کچھ مت بتائیں قسم سے میں تو مذاق کر رہا تھا ویسے بھی معراج کو بائیک سہی سے چلانی نہیں آتی آپ تو اچھے سے جانتی ہیں نہ معراج کو تو گاڑیوں کا شوق ہے وہ تو بس میری زبان پھسل گئی تھی۔۔۔ دلاور گھبرا کر تیزی سے اس کے سامنے روکتے ہوئے بیچارگی سے بولا جو حیدر کی وجہ سے بری طرح پھنس گیا تھا۔۔۔"

"جھوٹ مت بولو سب جانتی ہوں میں اور انہیں تو میں ابھی جا کر بتاتی ہوں۔۔۔۔۔ ماہ رُخ گھور کر انگلی اٹھا کر کہتی وہاں سے اندر بڑھ گئی۔۔۔"

"اففف! مطلب آج حیدر بھائی پھر میرے کمرے میں بن بلائے مہمان بننے والے ہیں دلاور بیٹا تو تو گیا سب آج تیرا خون پینے وہیں جما ہوں گے۔۔ خود کلامی کرتا وہ چوروں کی طرح اندر بڑھ گیا۔۔

بچاؤ کوئی بچاؤ مجھے۔۔۔ آآآ!! دلاور چیختے ہوئے خود کو ان چھ بد معاشوں کی گنگ سے آزاد ہونے کی سر توڑ کوشش میں ہلکان ہو رہا تھا جنہوں نے اُسکا منہ دبا کر اسے دوسری منزل کی سیڑیوں پر ہی گھیر لیا تھا اب سب مل کر اسے معراج کے کمرے کی طرف بڑھ رہے تھے تاکہ بڑوں تک یا کسی لڑکی کو آواز نہ پہنچے اس وقت سب مصطفیٰ صاحب کے پورشن میں تھے۔۔۔ یہ روز کا معمول تھارات کا کھانا سب ایک ہی جگہ اکٹھے ہی کھاتے اس کے بعد چائے اور خوش گپیوں میں مصروف ہوتے یہ محفل نیند آنے پر ہی برخاست ہوتی تھی تبھی سب خاموشی سے جا رہے تھے باہر لیکن آج رنگہ ہاتھوں پکڑے جانے پر دلاور کی شامت آئی ہوئی تھی۔۔

"آمین ٹی وی کی آواز بڑھادو کہیں ابلاج ہی نہ آجائے۔۔ محمش نے ہدایت دے کر حیدر کو ہاتھ میں پکڑی ہری مرچیں دیں دلاور کی آنکھوں ہری مرچیں دیکھتے ہی پھیل گئیں تھیں۔

"حیدر بھائی یہ کیا کر رہے ہیں میں تو آپ کا بھائی ہوں نہ۔۔۔ دلاور نے گھبراتے ہوئے حیدر سے کہا دلاور جو پہلے ہی تیکھا زیادہ نہیں کھاتا تھا ہری مرچیں دیکھ کر ہی اسکے پینے چھوٹ رہے تھے۔۔"

"محمش رو کوٹی وی کی آواز سے وہ میڈم پہلے یہاں آئے گی۔۔ جانش جو دلاور کی وارڈروب سے ٹی شرٹس نکال نکال کر دیکھنے کے ساتھ اس کی حالت سے محظوظ بھی ہو رہا تھا محمش کا آئیڈیا سن کر کہتا کمرے سے نکل کر ابلا ج کے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔"

کمرے کا دروازہ کھولا ہوا تھا جانش نے آہستہ سے دروازہ بجا کر اندر سے اجازت ملنے کا انتظار کیے بغیر کھول کر اندر داخل ہو گیا لیکن سامنے کا منظر دیکھتے ہی تیزی سے آگے بڑھا۔۔

"ٹھہریں میں خود چلی جاؤں گی۔۔ ابلا ج جو ویل چیئر سے اٹھتی دیوار کے ساتھ رکھی بیساکھی کی مدد سے اپنے بیڈ کی طرف بڑھ رہی تھی جانش کو تیزی سے آتے دیکھ کر وہیں روک دیا۔۔"

"تم مجھے منع کر رہی ہو؟ جانش اسے دیکھتے ہوئے گہری سنجیدگی سے پوچھنے لگا۔"

"جی بالکل میں جائش مرتضیٰ کو ہی منع کر رہی ہوں۔۔۔ میں اپنا خیال خود رکھ سکتی ہوں۔۔۔ ابلاج مسکراہٹ دبا کر منہ بناتی اسکے نام پر زور دیتے ہوئے بولی۔۔۔

"مطلب تم نے اسی طرح رہنے کا فیصلہ کر لیا ہے ماشاء اللہ یہ تو کمال کی بات ہے۔۔۔ جائش اسکے منہ بنا کر کہنے پر اسکے قریب جا کر پوچھنے لگا جس کا سانس پھول گیا تھا۔

"آہ! پتا نہیں فلحال اس بار مدد کر دیں کہیں میری دونوں پنڈلیاں ٹوٹ ہی نہ جائیں۔۔۔ ابلاج نے سانس کھینچتے ہوئے جائش کو دیکھتے ہوئے روہانسی ہوتے ہوئے بلاخر کہا جس نے سنتے ہی کندھے اچکاتے ہوئے آگے بڑھ کر اسے بچوں کی طرح گود میں اٹھالیا اس سے قبل وہ کچھ سمجھتی جائش نے پھرتی لیکن احتیاط سے اسے بیڈ پر بٹھایا۔۔۔

"کچھ کھایا کرو یا۔۔۔۔۔ جائش کہتے ہوئے کمرے سے جانے لگا جب ابلاج کی سخت آواز پر روک کر مڑا۔۔۔

"کیا ہوا؟ جائش انجان بنتے ہوئے اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا جو اسے ہی گھور رہی تھی۔۔۔

"مدثر پکڑا سے۔۔۔"

"نہیں!! رحم کریں اتنی مرچیں کھالیں تو کہیں میں انتقال ہی نہ فرما جاؤں۔۔ دیکھئے
بھائیوں اب تو جو ہونا تھا وہ ہو گیا ہے اب بچے کی جان لینے سے کیا ہو گا ویسے بھی حیدر
بھائی آج آپ میرے مہمان ہیں۔۔ دلاوران سے بچتا گڑ بڑا کر سب کی منت سماجی کر
رہا تھا جبکہ آخری بات پر سب چونکے لیکن اگلے ہی پل حیدر نے ہاتھ میں تھامی ساری
مرچوں سے اس پر تابرٹ توڑ حملہ کرنا شروع کر دیا جس سے بچنے کے لئے اس نے چہرے
پر بازو رکھ لیا تھا۔۔"

"لودے دی سزا۔۔ معراج بد مزہ ہو کر وہیں بستر پر گرنے کے انداز میں لیٹا۔۔
"کوئی نئی بات نہیں ہے حیدر بھائی ہمیشہ ایسا ہی کرتے ہیں آخر میں۔۔ پتہ نہیں سزا کو
پایا تکمیل تک ہنچانے سے پہلے ہی یہ جان کر ایسا کرتے ہیں یا انجانے میں اگر ان کی
جگہ میں ہوتا تو ہری مرچوں کا سوپ بنا کر اسے پلاتا۔۔ محمش منہ بنا کر کہتا نہیں ہی
دیکھنے لگا۔"

"ہا ہا ہا! ویسے بھولیں مت محمش بھائی دلاور آپ ہی کا سال ہے کہیں ایسا نہ ہو صنم آپ کو
جا کر آپ کی شکایت کر دیں۔ معراج شرارت سے بولتا ہوا اسے دیکھنے لگا جس نے ہنکار
بھرا تھا۔"

"میں نبٹ لوں گا سالے اور سالی مم میرا مطلب ہونے والی بیگم سے۔۔ محمش بولتے ہوئے گڑ بڑا کر تصحیح کرتا فرضی کالر جھاڑ کر وہاں سے نکل گیا۔۔"

"ایسے تو مت دیکھو جو ان لڑکے کو نظر لگاؤ گی کیا اپنی ان رنگیں آنکھوں سے۔۔۔ جائش کہتے کہتے شرارت سے آنکھ دبا کر بولا ابلا ج نے تیزی سے نظریں جھکائیں۔"

"آپ جائیں مجھے سونا ہے۔۔"

"اتنی جلدی؟ جائش نے حیران ہوتے ہوئے اونچی آواز میں بولا انداز ایسا تھا کہ ابلا ج نے بے اختیار ہی گھڑی دیکھی تھی جہاں دس بج رہے تھے۔"

"مجھے ابھی نیند آرہی ہے آپ کو جاگنا ہے تو جائیں بڑے پاپا کے ہاں سب وہیں ہیں۔۔ ابلا ج کندھے اچکا کر لاپرواہی سے کہتی لیٹ گئی جبکہ جائش اسی طرح کھڑا اُسے دیکھنے لگا۔"

"اچھا ٹھیک ہے سوری آئندہ اس طرح نہیں اٹھاؤں گا اب اٹھو مجھے کچھ دکھانا ہے۔۔ بلاخرا سے یاد آگیا تھا کہ وہ یہاں کیوں آیا تھا۔"

"آؤج! میرا سر آپ۔۔۔ سارا جو اوپر جا رہی تھی یکدم کسی سے ٹکرانے پر بولتے بولتے رک گئی۔۔"

"کہاں جا رہی ہو اتنی جلد بازی میں؟ مدثر اسے دیکھتے ہی کھل کر مسکراتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔"

"دلاور بھائی کو بلانے جا رہی ہوں انہیں امی بلارہی ہیں۔۔ سارا اثر ما کر بتاتے ہوئے جانے لگی جب مدثر نے اسکا راستہ روکا۔۔"

دونوں ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے جبکہ سارا اثر میلی قسم کی لڑکی تھی "کبھی اپنے پیارے منگیترا کو بھی وقت دے دیا کرو یہ کیا ہر وقت چلتا پھرتا میسنجر بنی پھرتی ہو۔۔۔ مدثر کہتے ہوئے اسے دیکھنے لگا جس نے اپنی مسکراہٹ کو لب دبا کر ضبط کیا تھا۔۔"

"اوہو! یہ تو بڑے ہی دکھ کی بات ہے یار چل کوئی نہیں اس چلتے پھرتے میسنجر کے پاس خود کو سیو کروالو ہاہا! آمین کی آواز پر دونوں چونکے جو اپنی ہی بات پر محظوظ ہوتا ہنس رہا تھا۔۔"

"تمہیں کباب میں ہڈی بننے کا بہت شوق ہے اور تم کیا بھٹک رہے ہو پورے گھر میں چلو جاؤ صبح کالج نہیں جانا کیا۔۔۔ مدثر منہ بنا کر اسے بولا۔"

"جی جی معلوم ہے لیکن آپ نے بھی کل کام پر جانا ہے یاد ہے نہ؟ آمین نے لاپرواہی سے جواب دیتے اسے کہا جو کنکھیوں سے سارا کو دیکھ رہا تھا۔۔۔"

"ویسے سارا۔۔۔"

"آپ دونوں جا کر سونے کی تیاری کریں میں چلتی ہوں شب بخیر۔۔۔ مدثر کو بولنے سے روکتی وہ کہہ کر وہاں سے سیڑیاں چڑھ گئی تھی۔۔"

"مجھے ایسے کیوں دیکھ رہے ہو میں نے تو کچھ نہیں کیا۔۔ آمین مدثر کے دیکھنے پر گڑبڑا کر نیچے کی طرف اترنے لگا جب اچانک ہی مدثر اسے مارنے آگے بڑھا تھا اس سے قبل آمین کی درگت بنتی آمین نے تیزی سے دوڑ لگا دی۔۔"

"بچاؤ میری عزت خطرے میں ہے۔۔ آمین چیختے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بھاگ کر کمرے کا دروازہ بند کرنے لگا جب دوسری طرف مدثر نے اسکی کوشش ناکام کرنے لگا۔۔"

"کیا ہوا۔۔۔ کیا ہوا؟ ایرا جو فوزیہ بیگم کے ساتھ کچن میں شادی کی شاپنگ کی باتیں کر رہی تھی شور پر وہیں آگئی تھی لیکن مدثر کو آمین کے کمرے میں گھسنے کی ناکام کوشش کرتے دیکھ کر پر جوش ہوئی تھی۔۔"

ایرا انور معصوم شوخہ چنچل سی تھی شرارتوں میں سب کے ساتھ مل جانے اور
بیوقوف بن جانے والی۔۔

ایرا کی آواز پر دونوں نے روک کر اسے دیکھا۔۔

"بہت اچھے وقت پر آئی ہو ایرا گڑیا جلدی سے ادھر آ کر میری مدد کرو۔۔ مدثر
مسکراتے ہوئے اسے کہتا بلانے لگا جب آمین نے دروازے کھول دیا۔۔

ایرا جو اچھلتی ہوئی خوشی سے قریب آرہی تھی ٹھٹھک کر رکی۔۔

"کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔ سوری مدثر اور تم کیا کھڑی ہو یہاں جب دیکھو یہیں نظر
آتی ہو اپنے گھر میں سکون نہیں ہے۔۔ آمین بیک وقت دونوں سے کہتا کمرے کا
دروازہ بند کر چکا تھا مدثر نے پلٹ کر ایرا کو دیکھا جس کی مسکراہٹ غائب تھی۔

"ایرا۔۔

"مدثر بھائی کوئی بات نہیں وہ ٹھیک کہ رہے ہیں پر میں کیا کروں صنم آپی سو گئی ہیں اور
سارا آپی بھی نہیں تھیں رہ گئیں ابلاج آپی وہ بولتی ہی اتنا کم ہیں ہنسی بھی ان پر کم ہی
مہربان ہوتی ہے اب میں انکے پاس بیٹھ کر خود ہی بول کر ہنسوں تو کتنا عجیب

ل۔۔۔۔۔ یکدم ہی کمرے کا دروازہ کھولا تھا ساتھ ہی ایرا کی چلتی زبان کو بریک لگا
تھا مدثر حیرت سے اسے سن رہا تھا۔

"واقعی تم عجیب ہی ہو لگنے والی کیا بات کر رہی ہو اور ابھی تک کھڑی کیوں ہو تم چلو
بھاگو یہاں سے۔۔ آئین گھورتے ہوئے دانت پیس کر کہتا دوبارہ دروازہ بند کر چکا تھا

--

آئین مرتضیٰ کو ایر انور کی حرکتوں سے چڑ تھی وہ اس کے ٹائپ کی نہیں تھی۔۔۔
"سڑو ہی ہیں یہ تو۔۔ ایر امنہ ٹیڑا کر کے کہتی وہاں سے پلٹ گئی جبکہ مدثر گہری سانس
لیتا اسی کے ساتھ آگے بڑھ گیا تھا۔۔۔

"یہ دیکھو کیسی ہے۔۔ جائش اسکے پاس بیٹھتا موبائل پر لڑکی کی تصویر دیکھتے ہوئے
پوچھنے لگا۔۔۔

"پیاری ہے۔۔ ابلاغ ایک نظر اس لڑکی کو دیکھ کر ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ بولی جس
میں جائش کے ساتھ کیوٹ سی کم عمر لڑکی کھڑی تھی۔۔

"وہ تو ہے۔۔۔ ویسے یہ میرے باس کی چھوٹی صابزادی ہے اور مزے کی بات میری
یونیورسٹی میں بھی میری جو نیرہ چکی ہے۔۔۔ ہے نہ مزے کی بات۔۔ جائش کندھے
اچکا کر مزے سے بتا رہا تھا جبکہ ابلاغ کی نظریں اسی لڑکی پر تھیں جو جائش کے ساتھ
کھڑی ہر طرح سے پرفیکٹ لگ رہی تھی۔۔

"آں ہاں! بالکل۔۔ ابلاج کہتے ہی اسے دیکھنے لگی جو خود بھی شاندار لگتا تھا۔۔
جائش اور ابلاج بچپن سے ہی بہت اچھے دوست تھے حالانکہ ابلاج اس سے صرف دو
مہینے ہی بڑی تھی۔۔ دونوں پچیس سال کے تھے۔۔"

"ماہ۔۔۔ ارے میری ماہ ناراضگی ختم کر دو یار مجھے اپنے بستر پر ہی نیند آتی ہے یار سمجھو
میں اُس رینگتے کیڑے کے ساتھ نہیں سو سکتا۔۔۔ حیدر دروازے سے جھانکتے ہوئے
بیچارگی سے کہہ رہا تھا جو ماہ رو (ایک سالہ بیٹی) کو تھپک رہی تھی۔۔"

"ماہ او میری ماہ مان جا تو ذرا۔۔۔"
"ششش! شور مت کریں اٹھ جائے گی ابھی کچی نیند میں ہے یہ۔۔ حیدر کے گا کر دہائی
دینے کے انداز پر ماہ رُخ نے ہنسی روکتے ہوئے مصنوعی گھوری سے نوازتے ہوئے
کہا۔۔"

"کیا تمہیں میری آواز شور لگ رہی ہے میری محبت کا یہ صلہ دہا ہے دیکھو ذرا میری بیٹی
کو اپنے باپ کے بناؤ سے بھی نیند نہیں آرہی میری شہزادی آگیا تمہارا باپ۔۔ حیدر کی
جذباتی تقریر سے ماہ رو جاگ چکی تھی اور اب اٹھ کر بیٹھی ٹکر ٹکر اپنے باپ کو دیکھ رہی
تھی جو کہتے ساتھ اندر کر دروازہ لاک کرتا تیزی سے آگے بڑھ کے ماہ رو کو اٹھا کر اسکے

نرم و ملائم ٹماٹر جیسے رخساروں کا بوسہ لے چکا تھا ماہ رونے مسکراتے ہوئے اپنے باپ کو دیکھ کر کندھے پر لاڈ سے سر رکھا جبکہ ماہ رخ دونوں کے اس محبت بھرے مظاہرے کو دیکھ کر رہ گئی۔

"آہ! ٹھیک ہے ایسا کریں دونوں باپ بیٹی سوئیں میں جا رہی ہوں۔۔ ماہ رخ گہری سانس لیتی اٹھ کر جانے لگی جب ماہ روا سکی آواز سن کر اسکے پاس جانے کو مچلی۔۔

"اففف! تم کبھی تو اپنے باپ سے سہمی سے ناراض ہونے دیا کرو۔۔ دیں اسے.. ماہ رخ منہ بنا کر اسے کہتی قریب آئی جو اپنی ماں کو قریب آتے دیکھ کر مسکراتے ہوئے دوبارہ اپنے باپ کے کندھے سے لگ گئی۔۔

"دیں اسے۔۔

"نہیں پہلے کہو ٹھیک ہے حیدر میں اب آپ سے ناراض نہیں ہوں کیونکہ مجھے آپ کے بنا نیند نہیں آتی۔۔ حیدر ضدی انداز میں اسے بولا۔۔

"ہونہہ! خوش فہمی ہے آپ کی۔۔ اب دیں اسے۔۔ گھور کر کہتی وہ سر جھٹک کر بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔

"سوری نہ یار میری غلطی نہیں ہے تم جانتی ہو میں بائیک ریسنگ کا شوق رکھتا ہوں پھر چار سال سے ٹریک پر جاتا رہا ہوں۔ حیدر پنچو کے بل اسکے سامنے بیٹھتے ہوئے بولا۔۔

"اور میرا کیا حیدر؟ آپ کا یہ شوق مجھے کتنا ڈراتا ہے جانتے ہیں نہ۔۔ اور اب تو ماشاء اللہ ہماری بیٹی ہے میرا نہ سہی اپنی بیٹی کے لئے سوچیں حیدر میں آپکو کھونے سے ڈرتی ہوں۔۔"

ماہِ رُخ اسے دیکھتے ہوئے یکدم بھرائی آواز میں کہتی ماہِ رو کو لے کر دوبارہ بستر پر لیٹا کر تھکنے لگی جبکہ حیدر ہنوز اسے دیکھتا رہا۔۔

"یہ آپکو پسند ہے؟"

"آں ہاں گرل فرینڈ ہے اچھی ہے نا۔۔۔ ابلاغ کے سرسری سا پوچھنے پر جھٹ جائش نے شرارت سے جواب دیا تھا جس پر ابلاغ نے سر جھٹک کر لمبی سانس کھینچی تھی۔۔"

"ہم مطلب شادی والا سین نہیں ہے۔۔۔ ابلاغ بے اسے دیکھتے ہوئے پر سوچ انداز میں آبرو اچکاتے ہوئے پوچھا جس پر جائش نے متاثر ہونے والے انداز میں ابلاغ کو دیکھا تھا۔۔"

"ہائے تبھی تو تم میری سب سے اچھی دوست ہو۔۔۔ اگر سچ پوچھو تو اس باران محترمہ کی طرف سے پہل ہوئی تھی اور سب سے دلچسپ بات میں محترمہ کا کرش بھی رہ چکا ہوں ہے نہ دلچسپ بات۔۔۔۔۔ جائش موبائل استعمال کرتے ہوئے اسے بتا کر بولا۔"

"ہم لیکن مجھے اتنی حیرت نہیں ہوئی آپ بہت سی لڑکیوں کے کرش رہ چکے ہیں ویسے ایک بات پوچھوں؟ ابلا ج اسے دیکھے ہوئے سنجیدگی سے بولی وہ جو اور بھی کچھ بتانے والا تھا چونک کر اسکی طرف متوجہ ہوا۔

"ہاں پوچھو نہ۔۔"

"کبھی اپنی کسی گرل فرینڈ سے محبت نہیں ہوئی؟ ابلا ج بغور اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی جو اس سوال کی توقع نہیں کر رہا تھا۔

"شاید نہیں۔۔۔ کندھے اچکا کر کہتا وہ دوبارہ موبائل استعمال کرنے لگا۔۔"

"کیوں؟ ابلا ج پھر آہستہ سے بولی جب جائش نے موبائل رکھ کر اسے دیکھتے گہری سانس لے کر کہنا شروع کیا۔

"اس کیوں کا جواب تو نہیں ہے میرے پاس پر کبھی کسی سے مل کر وہ احساس ہی نہیں

ہوا کہ میں پوری سچائی سے یہ کہہ سکوں کہ ہاں میں اس لڑکی سے محبت کرتا

ہوں۔۔۔ ہم کسی سے مل کر اس سے متاثر ہو جاتے ہیں لیکن اس کا ہر گز یہ مطلب

نہیں کہ ہم اپنا دل اسکے قدموں میں رکھ دیں۔۔۔ زاری مجھے پسند کرتی ہے لیکن کبھی

ہمارے درمیان محبت کا ذکر نہیں ہوا۔۔۔ آہ! مجھے لگتا ہے محبت سے زیادہ جان لیوا کسی

کی عادت ہونا ہے ویسے ایک بات کہوں جب مجھے محبت ہوگی نہ تو وہ صرف میری ہوگی

جائش مرتضیٰ کی۔۔۔۔۔ اسے دیکھنے کا حق صرف میرا ہوگا۔۔۔۔۔ جائش بات مکمل کرتا آخر میں عجیب لہجے میں بولتا اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

"مجت تو کسی سے کبھی بھی ہو سکتی ہے۔۔۔۔۔ جانے کیوں وہ اسے اٹھتا دیکھ کر بول پڑی تھی جائش نے گردن موڑ کر اسے دیکھا جس نے تیزی سے نظریں پھیری تھیں۔

"ہونے کو تو کچھ بھی ہو سکتا ہے خیر چھوڑو اس موضوع کو کیا محبت کا ذکر لے کر بیٹھ گئی ہو چلو میں چلتا ہوں۔۔۔۔۔ شب بخیر! جائش کندھے اچکا کر لاپرواہی سے کہتا کمرے سے نکل گیا جبکہ اس نے نظروں کا زاویہ بدل کر وہیل چیئر کو دیکھ کر گہری سانس لی تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels | Afsana | Art | Poetry | Books | Interviews

صبح کے دس بجے کا وقت تھا جب ابلاج نیند سے بیدار ہوئی۔۔۔۔۔ جمائی روکتے ہوئے وہ

اٹھتے ہی وہیل چیئر کو دیکھ کر گہری سانس بھرتی موبائل چیک کرنے لگی۔۔۔

"ارے تم تو اٹھ گئی ہو۔۔۔۔۔ چلو اچھا ہوا آ جاؤ تمہیں ہاتھ روم لے جانے میں مدد

کردوں۔۔۔۔۔ کائنات بیگم کی آواز پر ابلاج چونکی جو اسے ہی جگانے آئیں تھیں۔۔۔

"امی آپ رہنے دیں میں خود چلی جاؤں گی۔۔۔۔۔ ابلاج نظریں چرا کر کہتی بستر کے نزدیک

ہی رکھی وہیل چیئر کو قریب کرنے لگی جب کائنات بیگم تیزی سے آگے بڑھیں۔۔۔

"ابلا ج میں دو تین دنوں سے دیکھ رہی ہوں تمہیں یہ سب کرتے ہوئے آخر کیا ہوا ہے تمہیں کسی نے کچھ کہا ہے تو مجھے بتاؤ بیٹی۔ کائنات بیگم اسکے سامنے بیٹھتے ہوئے متفکر سی پوچھنے لگیں۔۔

"کوئی کیا کہے گا امی گھر میں سب بہت اچھے ہیں بس میں نہیں چاہتی کہ کوئی بھی اپنا کام چھوڑ کر میری خدمت کرتا پھرے۔۔ میں خود کو آپ سب کے رحم و کرم پر چھوڑ کر ساری زندگی ایسے نہیں گزار سکتی اس لئے میں اپنی مدد خود کرنا چاہتی ہوں اور آپ مجھے منع نہیں کریں گی پلیز۔۔ ابلا ج اُنکے دونوں ہاتھوں کو تھام کر کہتی آنکھوں میں امید لئے اپنی ماں کو دیکھنے لگی۔۔

"ٹھیک ہے جو کرنا چاہتی ہو کرو لیکن ایک بات کا خیال رکھنا ابلا ج خود کو تکلیف مت پہنچانا میں برداشت نہیں کر سکوں گی لیکن خیر ابھی تم اٹھو میں اپنی بیٹی کو لے کر چلتی ہوں۔۔ کائنات بیگم نرمی سے اسکے رخسار کو تھپتھپاتیں پیشانی چوم کر اٹھیں جب ابلا ج نے انکا ہاتھ پکڑا۔۔

"ابھی سے کیوں نہیں امی؟ ابلا ج نے انکے متوجہ ہونے پر آہستہ سے پوچھا۔

"کیونکہ بقول تمہارے میں اپنا کام چھوڑ کر تمہاری خدمت کرنے آئی ہوں۔۔۔۔۔ کائنات بیگم مسکرا کر سادگی سے کہتیں اسکے براؤن گھنے گھنگریالے لمبے بالوں کو سمیٹ کر چٹیا بنانے بیٹھ گئیں۔۔۔۔۔"

"بچاؤ جلا د آرہے ہیں حملہ کرنے۔۔۔۔۔ معراج تیزی سے بھاگتے ہوئے دروازے سے اندر داخل ہوا تھا

دلاور جو سکون سے بیٹھناشتہ کرنے کے ساتھ ٹی وی دیکھنے میں محو تھا معراج کی بات سنتے ہی سب چھوڑ چھاڑ اس سے پہلے کمرے کی جانب بھاگا۔

"اوتے رو کو مجھے بھی آنے دو۔۔۔۔۔ معراج اسے دوازہ بند کرتے دیکھ کر چیختا ہوا بھاگتے ہوئے اندر داخل ہوا۔۔۔۔۔"

دلاور نے دروازے کو لاک لگا کر پلٹ کر اسے دیکھا جو لمبی لمبی سانس لے رہا تھا۔۔۔۔۔

"ویسے کون آرہا تھا؟ دلاور کو یکدم ہی یاد آیا۔۔۔۔۔"

"کوئی بھی نہیں وہ میں تو بس پریکٹس کر رہا تھا اگر کبھی بھائیوں کے ہاتھوں شامت آئی تو کیسے بھاگنا چاہیے ویسے شاباش آپ نے کمال کی کارکردگی دکھائی ہے اس لئے اب سے آپ اور میں ایک ٹیم۔۔۔۔۔ معراج نے کندھے اچکا کر جواب دیے کر خوشی سے بتا

کر دلاور کی جانب مصافحے کے لیے ہاتھ آگے بڑھایا تھا جو صدمے سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

"ٹیم کے بچے میں تیری وجہ سے اپنا ناشتہ چھوڑ کر بھاگا تھا۔ دلاور گھورتے ہوئے کہتا ہے مارنے آگے بڑھا جس نے پریشانی سے اسے دیکھ کر قدم پیچھے کی سمت بڑھائے تھے۔

"اب اس میں بھی میرا قصور ہے آپ کو کس نے کہا تھا بھاگنے کو۔۔ معراج نے معومیت سے کہتے کندھے اچکائے۔۔

"ہاں ہے تیرا قصور کوئی ایسے بھاگتے ہوئے گلا پھاڑ کر کسی کے گھر میں گھستا ہے کیا۔ دلاور نے گھورتے ہوئے دانت پیسے۔۔

"کیا؟ کسی کا؟ ٹھیک ہے بھائی اب یہ گھر میرے لئے کسی کا ہو گیا ہے ٹھیک ہے مجھے معاف کر دیں میں آپ کے گھر میں آ گیا۔۔۔۔ معراج حیرت سے دل کے مقام پر ہاتھ رکھتے دوسرے ہاتھ سے مصنوعی آنسو صاف کرتے ہوئے بولا۔۔

"ارے یار میرے بھائی میرا مطلب یہ نہیں تھا سب تمہارا ہی ہے میں بھی تمہارا ہوں۔۔ دلاور گڑ بڑا کر بولتا اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہنے لگا جو ہنوز اپنے آنسو ہی روکنے کی کوشش میں تھا۔۔

"چھی چھی صبح ہی صبح کیا گندی گندی باتیں کر رہے ہو تم۔۔۔ محمش کی آواز پر دونوں چونکے جانے وہ کب خاموشی سے وہاں آیا تھا۔۔

"کون گندی باتیں کر رہا ہے؟ دلاور نے کہتے ہوئے محمش کو گھورا۔۔

"ابھی تم نے ہی تو کہا یہ گھر تمہارا میں بھی تمہارا۔۔ محمش معنی خیز لہجے میں بتانا تیزی سے کمرے سے نکالا۔

"اسکی تو۔۔ دلاور اسے مارنے کے لئے پیچھے بھاگا جبکہ معراج رونادھونا بھول کر دونوں کے پیچھے گیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novel | Afsoon | Articles | Books | Poems | Interviews
"صنم کیا کر رہی ہو یونیورسٹی نہیں جانا یا آج چھٹی کرنے کا ارادہ ہے۔۔ سدف بیگم نے اسے صوفے پر بیٹھا دیکھ کر حیرت سے پوچھا جو موبائل میں مصروف ابھی آکر بیٹھی تھی۔

اپنی ماں کی آواز پر چونک کر سر اٹھایا۔

"جی امی جاہی رہی ہوں... صنم کہتی ہوئی اپنی جگہ سے اٹھ کر کمرے کی طرف بڑھ گئی جبکہ سدف بیگم سر جھٹک کر کچن کی جانب چل دیں۔

"صنم آپی میں جارہی ہوں آپ بھی جلدی سے تیار ہو کر ناشتہ کرنے آجائیں۔۔ سارا اسے دیکھ کر کہتی کمرے سے نکلنے لگی۔۔

"سارا بس دس منٹ مجھے قسط دینی ہے پلیز ایسا کرو میرا ناشتہ یہیں لا دو۔۔ صنم دوبارہ بیٹھتی ہوئی اسے کہتی موبائل پر مصروف ہو گئی۔

"آپ چاہتی ہیں امی خود یہاں آجائیں۔۔ سارا اسے دیکھتے ہوئے بولی جب باہر سے شور کی آواز پر دونوں چونکی۔۔

"یہ کیا ہو رہا ہے؟ صنم نے حیرت سے سارا سے پوچھا جس نے لاعلمی سے کندھے اچکا دیے۔

"چلو چل کر دیکھتے ہیں۔۔۔ صنم محمش کی آواز سن کر مسکراتے ہوئے کہتی اٹھ کر

کمرے سے نکل گئی جبکہ سارا حیرت سے اسے دیکھنے لگی جو ناشتہ کے لئے جا نہیں رہی تھی۔۔

سارا جیسے ہی باہر آئی لاؤنج میں ہی محمش اور دلاور کو صوفے پر ایک دوسرے کے ساتھ گتھم گتھا دیکھ کر حیران رہ گئی۔

"اومائے گاڈ! میں آتی ہوں۔۔۔ سارا جو پیچھے ہی آئی تھی کہتی ہوئی تیزی سے کمرے کی جانب بھاگی۔۔

صنم سینے پر بازو باندھے معراج کے ساتھ کھڑی دونوں کی حرکتوں سے محظوظ ہو رہی تھی۔

دومنٹ بعد ہی سارا مسکراتے ہوئے ان دونوں کے پاس آکر کھڑی ہوئی جو دونوں کو روکنے کے بجائے محمش کی درگت بنتے دیکھ رہے تھے۔

"کہاں گئی تھی؟"

"ایرا کو میسج کیا ہے ہا ہا ہا! سارا نے ہنستے ہوئے بتایا جو اس کی بات سن کر ہنسی تھی۔"

"ابے چھوڑ میری گردن ٹوٹ گئی تو تجھے پھانسی ہونے سے کوئی نہیں روک سکے گا اسکے

بعد سوچ لے بیٹا لیزا تو ہاتھ سے جائے گی ہی جائے گی اور خود۔۔۔"

"مشمش۔۔۔ اس سے قبل محمش بات مکمل کرتا صنم کی آواز پر اسے دیکھنے لگا۔"

"لو بھائی کی بہن آگئی ویسے اپنے منگیتر کا خیال نہیں ہے تمہیں کیسے اس نے میری

گردن توڑنے کی قسم کھائی ہوئی ہے۔۔۔ محمش اسے دیکھتے ہوئے خفگی سے کہنے لگا اس

سے قبل وہ جواب دیتی دروازہ کھولتے ہی ایرا اندر داخل ہوئی۔

"کیا ہوا کون لڑ رہا ہے؟ ایرا کالج جانے کے لئے تیار تھی اندر آتے ہوئے پر جوش انداز

میں پوچھنے لگی۔۔۔"

دلاور نے محمش کو چھوڑ کر اسے دیکھا جبکہ سب بھی سنجیدگی سے اسے دیکھنے لگے

"کیا ہوا آپ سب ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں مجھے؟ ایرا نے تعجب سے ان سب کو سنجیدگی سے کھڑا دیکھ کر پوچھا جو اسے نہیں پیچھے کھڑے علی صاحب کو دیکھ کر شریفوں کی طرح کھڑے ہو گئے تھے۔

"السلام علیکم چاچو صبح بخیر۔۔۔ محمش نے کہتے ہی مسکراتے ہوئے انہیں دیکھا ایرا نے زبان دانتوں تلے دہالی۔۔۔

"وعلیکم اسلام کیا بات ہے صبح ہی صبح کیا ہنگامہ ہو رہا ہے یہاں ویسے آج اتوار تو نہیں ہے۔۔۔

"ہاں وہی تو چاچو میں بھی یہی پوچھ رہی تھی۔ ایرا علی صاحب کی بات پر پلٹ کر انہیں بولی۔

سب نے گھورتے ہوئے ایرا کو دیکھا جبکہ علی صاحب نے سر گھما کر اسے دیکھا تھا۔۔۔
 "ہممم! واقعی یہی پوچھ رہی تھی لیکن مجھے لڑائی سمجھ آیا تھا۔ علی صاحب نے مسکراہٹ دباتے ہوئے اس سے پوچھا جو روہانسی ہوتے ہوئے کٹکھیوں سے سب کو دیکھ رہی تھی۔

"نا نہیں تو چاچو کون سی لڑائی کس کی لڑائی؟ مجھے تو کچھ پتا ہی نہیں۔۔۔ کیا یہاں صوفے پر دلاور بھائی نے محمش بھائی کی گردن دبائی ہوئی تھی خیر مجھے بھی سہی سے

سمجھ نہیں آیا کے آخر ہو کیا رہا تھا۔۔۔ ایرا گھبراتے ہوئے جواب دیتی انکی طرف دیکھ کر بولتی دوبارہ انکی جانب گھومی صنم اور سارا نے امنڈ آنے والی مسکراہٹ دہائی جبکہ تینوں نے گہری سانس لے کر ایک دوسرے کو ایسے دیکھا جسے کہ رہے ہوں اتنی عقلمند کزن مبارک ہو۔۔۔

"دیکھا چا چو یہاں کچھ بھی نہیں ہو رہا میں تو یونہی ملنے آگئی تھی اچھا چلیں میں چلتی ہوں۔۔۔ اللہ حافظ۔۔۔ ایرا گڑ بڑا کر بولتی جیسے آئی تھی ویسے ہی لمحوں میں انجانے میں ہی سہی پر سب کو پھنسا کر غائب ہو گئی تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels | Afsana | Articles | Poetry | Entry | Interview

"ہم تو بچا لوگ اب بتاؤ سچ لڑائی ہو کس بات پر رہی تھی۔۔۔۔۔ علی صاحب صوفے پر بیٹھتے ہوئے ان سب کو دیکھتے ہوئے پوچھنے لگے۔۔۔

"ابو ہم تو خود ابھی آئی تھیں۔۔۔ صنم نے جلدی سے انھیں بتایا جبکہ محمش نے گھور کر اسے دیکھا۔۔۔

"ٹھیک ہے جاؤ تم دونوں۔۔۔ علی صاحب کے کہتے ہی دونوں وہاں سے رنچ کر ہوئیں۔۔۔

"صنم کی بچی اب اوڈر امیرے پاس اپنا کوئی کام لے کر پھر بتاؤں گا۔۔۔ محمش اسکی پشت کو گھور کر بڑبڑایا جسے پاس ہی کھڑے دلاور نے واضح سنا تھا۔۔۔"

"بہت کھانسی ہو رہی ہے تجھے گلابادوں۔۔۔۔۔ محمش دلاور کی مصنوعی کھانسی سن کر جل کر اسے بولا۔۔۔"

جو تیزی سے اس سے دور ہٹا تھا۔۔۔

"ہیلو جائش۔۔۔ زاری اسکے پاس آ کر بولی وہ جو کام میں مصروف تھا آواز پر چونکا۔"

"اوہیلو زاری کیسی ہو؟ اور تمہاری ٹریننگ کیسی جا رہی ہے؟ جائش اسے دیکھتے ہی اپنی جگہ سے اٹھ کر اس سے مصافحہ کرتے ہوئے پوچھنے لگا جو اپنے باپ کے آفس میں کام سیکھ رہی تھی۔"

"ہم۔۔۔ یہ سب دلچسپ ہے مینیجر صاحب ویسے اگر کوئی کام نہیں ہے تو ایک کپ چائے ہو جائے؟ مجھے کچھ بتانا بھی ہے آپ کو؟ زاری مسکراتے ہوئے اسے دیکھتی پوچھنے لگی جس نے اس کی آفر پر کندھے اچکائے تھے۔"

"نیکسی اور پوچھ پوچھ۔۔۔۔۔ چلو۔۔۔ جائش کے کہتے ہی زاری دلکش انداز میں مسکراتی اسکے ساتھ آفس کینیٹین کی جانب بڑھ گئے۔۔۔"

 "تم کچھ بتانا چاہتی تھی مجھے؟ جائش چائے کا گھونٹ لے کر میز پر کپ رکھتے ہوئے پوچھنے لگا جو اس کی بات پر مسکرائی تھی۔

"آں ہاں بالکل۔۔۔ دراصل ڈیڈ چاہتے ہیں میں ٹریننگ کے بعد وہی چلی جاؤں تاکہ وہاں میں اپنے بھائی کے ساتھ کام کر سکوں پر میں چاہتی ہوں یہاں سے کسی کو اپنے ساتھ لے کر جاؤں۔۔۔ زاری اسے دیکھتے ہوئے بولی جو حیرت و خوشی کے ملے جلے تاثرات سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"یہ تو بہت زبردست بات بتائی ہے تم نے۔۔۔ مبارک ہو۔۔۔ جائش نے خوشی سے اسے کہتے مبارکباد دی جب اسکی اگلی بات پر وہ اسے دیکھنے لگا زاری نے ہاتھ بڑھا کر میز پر رکھے اسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا۔۔۔

 "ارے میری جان کیوں رورو کر اپنی ننھی سی جان پر ظلم کر رہی ہو۔۔۔ چپ ہو جاؤ تمہاری ماں ہمیں لفٹ نہیں کروا رہی ایسے رورو کر اپنی اور میری بے عزتی کیوں کروا رہی ہو۔۔۔ حیدر روتی ہوئی ماہ رو کو گود میں اٹھا کر کندھے سے لگائے چپ کروانے کی کوشش کر رہا تھا جبکہ کمرے میں آتی ماہ رخ نے حیدر کی پوری بات بخوبی سنی تھی۔۔۔

"افف! آپ کیا کہے جارہے ہیں بچی سے لائیں اسے دیں مجھے۔۔۔ ماہ رخ نے

مسکراہٹ چھپاتے ہوئے اپنے ہاتھ پھیلائے۔۔۔

"سچ ہی تو کہہ رہا ہوں کل سے منہ بنا کر اوپر نیچے کے چکر لگا رہی ہو ہر کسی سے ہنس ہنس

کر باتیں کی جارہی ہیں اگر کسی سے بات نہیں کر رہی ہو تو وہ صرف میں اکیلا تمہارا بیچارہ

مظلوم شوہر حیدر مصطفیٰ ہوں۔۔ حیدر اپنے سینے پر انگلی رکھتا مصنوعی افسردگی سے کہتا

اسے دیکھنے لگا جو یکدم مسکرائی تھی جبکہ حیدر نے خفگی سے اسے دیکھ کر رخ پھیرا

تھا۔۔۔

"میں آپ سے ناراض نہیں ہوں حالانکہ مجھے ہونا چاہیے تھا۔۔۔

"کیا؟؟؟ کل رات کو مجھے جانے نہیں دیا پھر کمرے میں آنے نہیں دے رہی تھی کتنی

مشکلوں سے منتیں کر کے اندر آیا اور صبح آفس جاتے وقت مدثر کے ہاتھوں ناشتہ

بھجوا یا صبح سے شام، شام سے رات ہونے کو ہے منہ بنا کر گھوم رہی ہو اور اب بھی کہہ

رہی ہو ناراض ہونا چاہیے تھا؟ مطلب حد ہی ہو گئی۔۔۔ حیدر اسکی بات سنتے ہی روانی

سے بولتا چلا گیا ماہ رخ کی بات پر اسے واقعی صدمہ پہنچا تھا۔۔۔

"ہا ہا ہا ہا!! اففف! کتنا سوچتے ہیں آپ میرے بارے میں۔۔۔ ماہ رخ زور سے ہنستی

ہوئی اسے پیار سے دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔

"ہا! بہت خوش فہمی ہے تمہیں؟ ویسے اگر مجھے منانا چاہتی ہو تو آج تم خود مجھے جانے دو گی پھر شاید مان جاؤں۔۔ چلو سوچ لو بیس منٹ ہیں تمہارے پاس تم بھی کیا یاد کرو گی۔۔ حیدر آپ ہی آپ شرط رکھتا وار ڈروب کی جانب بڑھا جب ماہ رخ کچھ کہتے کہتے چپ ہو گئی۔

میرا وی دل اڑنا چاہے پر میں ڈرنی آں
 میں اڑاں تے میں ہو اواں نال لڑنی آں
 خواب اپنے اپنی اکھیاں وچ سمبھالے میں
 اسی لئی تے دل تے اپنے لالے تالے میں
 میں اونچیاں اونچیاں دیواراں رکھیاں
 اس دل تے چار جاگیرے نالے سامبھ کے رکھ کی آں
 کوئی دل تے نالالے ڈھیرے،، تے میرا پہلا وی دل ٹٹیا۔۔ ہائے ٹٹیا میرا اک
 واری۔۔ آآآ!!

ایرا جو کچن میں کھڑی اپنے لئے چائے بنانے کے ساتھ گانا گانے میں مشغول تھی کسی کے پیچھے سے سر پر چپت مارنے پر چیخ مارتی گھبرا کر پلٹی لیکن سامنے معراج کو دیکھ کر بال کھینچنے کے ارادہ سے آگے بڑھنے لگی جب نظر آئین پر گئی۔

"معراج میں نیچے جا رہا ہوں آجانا۔۔ آئین اسے کہتا ایک نظر اسے دیکھ کر پلٹ گیا۔

"معراج یہ اتنے خوفناک کیوں ہیں جائش بھائی محمش بھائی مدثر بھائی دل۔۔۔۔۔

"ارے میری ماں بس بس سمجھ گیا۔۔ ویسے مجھے تو نہیں لگتے تم خود ہی پوچھ لو۔۔ اس

سے قبل ایرابات کو طویل کر دیتی معراج نے دونوں ہاتھ کھڑے کرتے ہوئے گھبرا کر

اسے مشورہ دے کر پانی پی کر کچن سے نکل گیا جبکہ ایرا ہنکار بھرتی برنر کی جانب گھوم

گئی۔۔ فلحال اسکا کوئی ارادہ نہیں تھا اپنی بے عزتی کروانے کا۔۔

شام کا وقت تھا گھر کے سبھی افراد لان میں بیٹھے چائے سے لطف اندوز ہوتے زور شور

سے دلا اور اور لیزا کی شادی کی تیاریوں کی باتیں کر رہے تھے جبکہ مرد حضرات گھر کے

لڑکوں کو گھیرے بیٹھے تھے جب بیرونی گیٹ سے گاڑی اندر داخل ہوئی۔۔

اندر داخل ہوتی گاڑی پر نظر پڑتے ہی ابلاج جو اپنی ماں اور کزنز کے ساتھ بیٹھی تھی جائش کو اترتے دیکھ کر مسکرائی لیکن اگلے ہی لمحے اسکی مسکراہٹ غائب ہو گئی جب گاڑی سے وہی لڑکی باہر نکلی جس کی تصویر کل اس نے اسے دکھائی تھی۔۔۔

سب ہی جائش کو کسی لڑکی کے ساتھ دیکھ کر انکی جانب متوجہ ہوئے تھے۔۔۔

"السلام علیکم۔۔۔ زاری اتنے سارے لوگوں کو کر حیران ہوئی تھی۔

"وعلیکم السلام۔۔۔ مصطفیٰ صاحب اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے بولے۔۔۔

"اؤے یہ کون سی بچی ساتھ لے آیا ہے۔۔۔ محمش آمین کے قریب سرگوشی میں پوچھنے لگا جس نے گھبرا کر سب کو دیکھا تھا۔۔۔

"یہ کس اینگل سے بچی لگ رہی ہے بیٹا تجھے؟ مدثر کو کچھ زیادہ ہی ناگوار گزرا تھا اسے بچی کہنا۔۔۔

"ابے میرے بیوقوف بھائی ان کا مطلب وہ ابا کی چھوٹی بچی سے نہیں تھانچے کی بچی والا کہہ رہا تھا کیوں سہی کہانہ؟ اس سے قبل محمش اپنی بات کی وضاحت کرتا دلاور نے اپنے ہی انداز میں اسے خاصی اچھی وضاحت کر دی تھی۔۔۔

سب نے امنڈ آنے والی مسکراہٹ چھپاتے اسے دیکھا جو ہنوز مدثر کو ہی دیکھ رہا تھا۔

"واہ یار کمال کر دیا ویسے کیا سمجھایا ہے لا جواب ہو تم تو یار۔۔۔۔۔ محمش نے مسکراہٹ چھپاتے ہوئے کندھا تھپتھپاتے ہوئے کہا جب سارا نکلے قریب آئی۔

"آپ سب خاموش نہیں رہ سکتے؟ چلیں سب ابلا ج آپ کے کمرے میں۔۔۔

"ارے تم کہاں غائب تھی صبح سے؟ مدثر نے اسے دیکھ کر حیرت سے پوچھا۔۔۔

"ہاں سہی کہہ رہے ہو ہمارے گھر کا میسنجر آج کوئی بھی پیغام نہیں لایا تھا صبح سے۔۔۔

سارا کی بات مکمل ہوتے ہی آمین نے بھی شرارت سے دونوں سے کہا جس نے آنکھیں گھمائی تھیں جبکہ مدثر نے اسے گھور کر دیکھا تھا۔

"کیا بات ہے تم سب کیا باتیں کر رہے ہو دیکھو سب اندر جا رہے ہیں اور پاپا تم سب کو بڑے ہی خطرناک طریقے سے گھور کر گئے ہیں لگتا ہے طوفان آنے کا امکان ہے اس سے قبل یہ طوفان تم سب کو اپنی لپٹ میں لے لے اندر چلو۔۔۔۔۔ حیدر انکے قریب آ کر ایک نظر سب پر ڈال کر بولا جو جلدی سے جانے کے لئے آگے بڑھے تھے۔

"تمہیں کیا ہوا؟ ابلا ج ماہ رخ کو وہیں کھڑا دیکھ کر بولی جس نے چونک کر اسے دیکھا تھا۔

"حیدر کو دیکھ رہی تھی مجھے لگا تھا شادی کے بعد نہ سہی باپ بننے کے بعد ہی بدل جائیں گے پر نہیں بالکل ویسے ہی ہیں جیسے ہمیشہ سے تھے شرارتوں میں سب سے آگے اب

اپنے چیلوں کو سمجھانے کے بجائے دیکھئے گاٹریننگ دیں کے ویسے ہی سب
ماشاء اللہ۔۔۔

"تم کیوں بدلنا چاہتی ہو انہیں؟ ماہ رخ کے مسکرا کر بتانے پر ابلاج نے ماہ رخ کی بات
کاٹ کر سنجیدگی سے پوچھا۔

"نہیں میں کچھ بدلنا نہیں چاہتی لیکن میں انکے بائیک ریسنگ سے پریشان ہوں۔۔۔
"ہم! مجھے لگتا ہے تمہیں ان سے اس بارے میں بیٹھ کر سنجیدگی سے بات کرنی چاہیے
رہا انکا سب کے ساتھ مل کر شرارتیں کرنا یہ تو سب فطرتی ہے۔۔۔ ویسے کوئی برائی
نہیں ہے۔۔۔ ابلاج کندھے اچکا کر اسے دیکھتے ہوئے بولی جو مسکرا کر اسکے سامنے دو
زانوں بیٹھتے ابلاج کے ہاتھوں کو اپنی گرفت میں لے چکی تھی۔

"بالکل اور میں بدلنا بھی نہیں چاہوں گی بہت کم لوگ ایسے ہوتے ہیں جو خود کے ساتھ
اپنے سے جڑے ارد گرد رہنے والے لوگوں کو خوش رکھنا جانتے ہوں۔۔۔ اچھا چلو اندر
چلتے ہیں۔۔۔ ماہ رخ کہتی ہوئی اٹھ کر اسے لے کر جانے لگی جب ابلاج نے اسے روکا۔
"میں خود آتی ہوں تمہارے پیچھے۔۔۔

"لیکن میں لے چلتی ہوں نہ۔۔۔ ماہ رخ نے دوبارہ اسے کہا جس نے گردن موڑ کر
اسے دیکھا۔۔۔

"مجھے لگتا ہے ابو سے الیکٹرک وہل چیئر کا کہہ دینا چاہئے۔۔ تمہارا کیا خیال ہے؟ ابلا ج کی بات پر ماہ رخ کو خوشگوار حیرت ہوئی وہ جو ہر چیز کے لئے منع کرتی آرہی تھی آج خود سے فرمائش بتا رہی تھی۔۔

"ہاں ضرور پہلے بھی کتنی بار کہا ہے تم سے لیکن خیر کوئی بات نہیں اب اپنے علاج کے بارے میں بھی سوچ ہی لینا۔۔ ماہ رخ خوشی سے کہہ کر اسے لے کر جانے لگی جس نے اسکی بات پر گہری سانس لی تھی۔۔

سب مصطفیٰ صاحب کے پورشن میں لاؤنج میں جماتھے جب اچانک زاری کی نظرویل چیئر پر بیٹھی لڑکی پر پڑی جبکہ ابلا ج بے تاثر چہرے کے ساتھ بیٹھی اسے جائش کے ساتھ ایک ہی صوفے پر شاہانہ انداز میں بیٹھا دیکھ رہی تھی۔

"جائش یہ لڑکی کون ہے؟ زاری کے پوچھنے پر سب نے بیک وقت ابلا ج کو دیکھا جو سب کو خود کی طرف دیکھتا پا کر تھوڑی گھبرائی تھی۔۔

"یہ ابلا ج انور ہے میری سب سے اچھی اور پیاری سی دوست۔۔ جائش نرم لہجے میں مسکراتے ہوئے اسکا تعارف کروا رہا تھا ابلا ج کوشش کے باوجود مسکرا نہیں سکی تھی۔

"او تو یہ وہی کزن ہیں جس کا ذکر آپ کر رہے تھے۔۔۔ ہیلو میرا نام زاری کا مران ہے آپ سے مل کر خوشی ہوئی۔۔۔ زاری جائش سے پوچھتی ابلاج سے خود کا تعارف کرواتی اٹھ کر اسکی طرف بڑھی جب ٹھٹھک کر رکی وہاں موجود سبھی نے اسکا ٹھٹھکانا شدت سے محسوس کیا تھا ابلاج سے آہستگی سے نظریں جھکائی تھیں۔۔۔"

"آپ کو خوشی ہونی بھی چاہیے ہماری ابلاج آپ ہی ایسی کے ہر کوئی پسند کرتا ہے۔۔۔ ایرا کہتی ہوئی زاری کے سامنے آ کر کھڑی ہوئی۔"

"ہمم۔۔۔ بالکل ہو گئی۔۔۔ زاری زبردستی مسکراتی اسے جواب دیے کر دو بارہ

صوفے پر آ کر بیٹھ گئی۔۔۔"

جائش کہ ساتھ ہر کسی کو اسکی یہ حرکت کافی ناگوار گزری تھی۔۔۔

"تھینک یو ایرا اب تم جاؤ۔۔۔ ابلاج کمرے میں آتے ہی ایرا سے بولی۔۔۔"

اس سے قبل وہ کوئی جواب دیتی سارے کزنز آگے پیچھے اندر داخل ہو رہے تھے سب

سے آگے حیدر تھا جس کی گود میں ماہر وہاں تھ میں پیک چاکلیٹ پکڑے ہوئے تھی۔۔۔

"خیریت ہے یہاں کوئی جلسہ نکلنے والا ہے؟ ابلاج مسکراتی ہوئی ان سب سے بولی جو

بیڈ اور صوفے پر بیٹھ گئے تھے۔۔۔"

"تم یہ بھی کہہ سکتی تھی کہ یہاں کوئی دعوت تو نہیں ہو رہی لیکن نہیں تم تو کسی اور ہی چکروں میں ہو۔۔۔ حیدر نے مصنوعی گھوری سے نوازتے ہوئے اسے کہا جو بے اختیار مسکرائی تھی۔۔"

"ویسے مجھے کچھ کہنا ہے آپ سب سے۔۔ دلاور یکدم اپنی جگہ سے اٹھ کر اعلان کرنے والے انداز میں بولا۔۔"

سب کے متوجہ ہوتے ہی دلاور نے پلٹ کر کھولے دروازے کو دیکھا۔
"سارا دروازہ بند کر دو۔۔"

دلاور کے کہتے ہی سارا نے جلدی سے اٹھ کر دروازہ بند کیا۔۔
"میں۔۔۔"

"اب بھونک بھی۔۔۔ یکدم محمش کی آواز پر اس کی بات رکی سب نے لبوں پر ہاتھ رکھ کر مسکراہٹ چھپائی جبکہ ماہ رخ نے گھور کر محمش کو دیکھا۔۔"

"سنا ماہ رخ آپی۔۔۔ دلاور نے شکایتی انداز میں ماہ رخ سے کہا۔"

"اچھا بس نہ رومت غلطی سے زبان پھسل گئی تھی۔۔۔ محمش لا پرواہی سے اسے بولا جو گھورنے کے بعد ہنکار بھرتا دوبارہ انکی جانب متوجہ ہوا تھا۔۔"

"میں یہ کہنا چاہتا ہوں ابلاج آپ کی کیا سوچ کر جانش بھائی اس باندری کو ہمارے گھر کی دہلیز پار کر والائے تھے مجھے وہ قطعی پسند نہیں آئیں اسلئے میرا پیغام آپ سب پہنچا دیں میں انھیں زاری بھا بھی مر کر بھی نہیں کہوں گا اور یہ میرا آخری فیصلہ ہے۔۔۔ دلاور اپنی جذباتی تقریر دے کر واپس اپنی جگہ پر بیٹھ گیا تھا سب ہونق بنے اسے ہی دیکھنے لگے جبکہ ابلاج کو یکدم ہی کمرے میں گھٹن محسوس ہونے لگی۔۔۔

"یہ کیا کہہ رہے ہو ہوش میں تو ہو؟ تمہیں کس نے کہا ایسا؟ آئین جھٹکے سے اپنی جگہ سے کھڑا ہوتے ہوئے پوچھنے لگا جس نے اسکی عقل پر ماتم کرتے ہوئے اسے دیکھا تھا۔

"جی میں ہوش میں بھی ہوں اور پاپوش میں بھی۔۔۔ آج تک کبھی ہم میں سے کوئی کسی لڑکی کو اپنے گھر والوں سے ملوانے لایا ہے۔۔۔ لیزا سے بھی میں شریف معصوم جوان حسین لڑکا شادی کا پکارا ارادہ کر کے ہی یہاں لایا تھا۔۔۔ دلاور منہ بنا کر اسے وضاحت دے رہا تھا جوش میں بھی وہ اپنی خوبیاں گنوانا بھولا نہیں تھا۔۔۔ دلاور کی بات پر سب سنجیدہ ہو گئے تھے کیونکہ اس کی بات کہیں حد تک ٹھیک تھی۔۔۔۔۔

"جو بھی ہے جانش بھائی بتا ہی دیں گے اور اگر وہ انہیں اس ارادے سے ملوانے آئے بھی تھے تو اس میں کیا برائی۔۔۔ مم میرا مطلب کیا پتہ اتنی بری نہ ہوں وہ جیسا ہمیں لگیں۔۔۔ سارا کہتے کہتے یکدم مدثر کے گھورنے پر گڑ بڑائی تھی۔۔۔

"ہاں یہ بھی ہو سکتا ہے سارا ٹھیک کہہ رہی ہے اسلئے اسے گھورنا بند کیا جائے... ماہ رخ
اسکی بات سے متفق ہوتی مدثر کو دیکھتے ہوئے بولی جو اسکا اشارہ سمجھ گیا تھا۔ جبکہ سب کی
باتیں خاموشی سے سنتی ابلاغ کی نگاہوں کے سامنے بار بار زاری کا ٹھٹھک کر واپس
بیٹھنا گھوم رہا تھا۔۔۔"

گاڑی تیزی سے سڑک پر دوڑ رہی تھی۔۔ دونوں خاموش تھے زاری نے ایک بار پھر
اسے دیکھا جو بات کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔۔

سارا راستہ خاموشی سے کٹا تھا۔۔
"سوری آپ میری وجہ سے ہرٹ ہوئے ہیں لیکن اس میں میری کوئی غلطی نہیں ہے
میں گھبرا گئی تھی۔۔"

"کیا؟ بے یقینی سی بے یقینی تھی جائش کو لگا شاید اُسے سننے میں کوئی غلطی ہوئی
ہو۔۔ جبکہ زاری اسکا انداز دیکھ کر ہچکچائی تھی۔۔"

"زاری ابھی تم نے کیا کہا ہے دوبارہ دوہرانے کی زحمت کرو گی؟ جائش نے جبراً
بھینچتے ہوئے سخت لہجے میں پوچھا تھا اسکی بات پر یکدم ہی اسکا دماغ گھوم گیا تھا۔۔"

"میں یہ نہیں کہہ رہی تھی کہ دیکھنے میں کوئی دوسری دنیا کی لگ رہی تھیں بس میں نے زندگی میں پہلی بار کسی کی دو مختلف رنگ کی آنکھوں کو دیکھا ہے آپ لوگوں کو تو عادت ہوگی پر جس نے کبھی ایسا کچھ نہیں دیکھا ہوگا اسکا ایسا ہی ردِ عمل ہوگا۔ میں دوبارہ مل کر معافی مانگ لوں گی پرو میس بٹ پلیز مجھ سے خفامت ہوں۔۔۔ زاری کہتے ہوئے اپنے کان پکڑ کر معافی مانگتی وعدہ کرنے لگی۔۔۔
جائش اسے دیکھتا رہا پھر گہری سانس بھر کے رہ گیا۔

"ہا! جو بھی ہے زاری لیکن وہ بہت خوبصورت ہے وہ میری کزن سے زیادہ دوست ہے اور میں اسکے خلاف کچھ بھی برداشت نہیں کرتا نہ کروں گا امید ہے تم آگے سے اس بات کا خیال رکھو گی۔۔۔ خیر میں چلتا ہوں اور ہاں دہی کی جو آفر تم نے مجھے دی ہے میں سوچ کر بتاؤں گا ویسے بھی تمہارے خود یہاں پانچ مہینے ہیں۔۔۔ اللہ حافظ۔۔۔ جائش خود کو پرسکون کر کے بات مکمل کرتا اسکے اترنے کا انتظار کرنے لگا۔
زاری اسکی بات پر بمشکل اپنا غصہ ضبط کرتی دروازہ کھول کر باہر نکلی تھی۔۔۔
زاری کے اترتے ہی جائش نے گاڑی آگے بڑھادی۔۔۔

"ہونہہ۔۔۔ کاش تم مجھے اتنا پسند نہ ہوتے پھر تمہیں اور اس عجوبے کو بتاتی بلڈی مڈل کلاس۔۔۔ زاری سلگ کر خود کلامی کرتی زور سے زمین پر پیر مارتی اندر بڑھ گئی۔۔۔

"آپی آپ ٹھیک ہیں؟ سارا نے ابلاج کو دیکھتے ہوئے پوچھا تینوں لڑکیاں اسکے کمرے میں تھیں جبکہ سب لڑکے اور ماہ رخ چلے گئے تھے۔"

"ہاں میں بالکل ٹھیک ہوں اور ویسے بھی کوئی باہر کا شخص کیا سوچتا ہے میرے بارے میں مجھے فرق نہیں پڑھتا اب ان سب باتوں کو چھوڑو شاپنگ کے بارے میں سوچو دن گزرتے جا رہے ہیں ابھی تک مہندی میں پہننے کے لئے غرار اپسند نہیں کیا۔۔۔ ایسے ہی چلتا رہا تو ہو گئی سب کی شاپنگ۔۔۔ ابلاج بولتی ہوئی موضوع بدل گئی وہ اس بارے میں اب کوئی بات نہیں کرنا چاہتی تھی جبکہ ابلاج کی بات سننے ہی سب زور و شور سے باتوں میں لگ گئیں۔۔۔"

Novels | Afsana | Articles | Books | Poetry | Terms

"ٹھک ٹھک ٹھک !"

کمرے کے دروازے پے ہوتی دستک پر وہ جو نیم درازٹی وی دیکھنے میں مشغول تھا چونک گیا

"آجاؤ۔۔۔ محمش نے کہتے ساتھ سر سری سی نظر گھڑی پر ڈالی تھی جہاں رات کے سوا آٹھ ہو رہے تھے"

اجازت ملتے ہی کوئی اندر آتے ہی تیزی سے اسکے مقابل آبیٹھا۔۔

"تم؟ تم یہاں کیا کر رہی ہو؟ محمش تیزی سے سیدھا ہوتے اسے گھورتے ہوئے بولا جو اسے دیکھ کر شرمانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔۔۔ صبح کے واقعہ کے بعد دونوں کے درمیان ابھی تک بات نہیں ہو سکی تھی۔۔

"میں آپ سے باتیں کرنے آئی ہوں محمش جی۔۔۔ صنم شرمیلی مسکراہٹ کے ساتھ اسے کہتی اپنے ڈوپٹے کے کنارے کو انگلی میں لپیٹنے لگی۔۔ جبکہ محمش اسکے انداز پر مشکوک نظروں سے صنم کو دیکھنے لگا۔۔

"لیکن میں ابھی مصروف ہوں اس لئے تم یہاں سے جا سکتی ہو۔۔۔ محمش سکون سے کہتا دوبارہ ٹی وی کی جانب متوجہ ہو گیا۔

صنم کی ساری شرم و مسکراہٹ پھینکی پڑ گئی۔

"کیسے شخص ہیں آپ اتنی پیاری معصوم منگیترا آپ کے سامنے بیٹھی ہے اور آپ ہیں دوسری چڑیلوں کو دیکھ رہے ہیں۔۔۔ صنم ایک نظر ٹی وی پر چلتی فلم میں اداکارہ کو دیکھ کر جل کر اسے بولی جو بمشکل اپنی مسکراہٹ ضبط کر سکا تھا۔

"خبردار میری پسندیدہ اداکارہ کو کچھ کہا تو اتنی خوبصورت ہے اسمارٹ ہے۔۔۔ محمش
اسکی جلن محسوس کرتا جان بوجھ کر اسے ستارہا تھا جو اسکے منہ سے کسی انجان لڑکی کی
تعریف پر آگ بگولہ ہو گئی تھی۔۔۔
صنم عنصے سے اٹھ کر آرام سے بستر کے دوسری طرف جانے لگی اس سے قبل وہ وجہ
پوچھتا صنم تکیہ اٹھا کر اسے مارنے لگی جس نے برق رفتاری سے اپنے چہرے پر بازو رکھا
تھا۔۔۔

"خوبصورت ہاں اتنی ہی پسند ہے تو جائیں کر لیں اسی سے شادی۔۔۔
"ارے پاگل ہو گئی ہو کیا لگ جائے گی۔۔۔ محمش اپنا چہرہ بچاتے ہوئے بستر پر ہی آگے
بڑھا جو روکنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔۔۔
"ہاں ہاں میں تو پاگل ہی لگوں گی اور یہ میک اپ سے لتھڑا چہرہ خوبصورت لگ رہا
ہے۔۔۔۔۔ صنم بولتے ساتھ لگاتار تکیہ اسے مار رہی تھی جب محمش نے اسکی بات سن
کر قہقہہ لگاتے ہوئے تکیہ اٹھا کر اسے مارا چانک زور سے تکیہ چہرے پر لگنے پر صنم پیچھے
جا گری۔۔۔

"آآ میری ناک۔۔۔ صنم تکیہ چھوڑ کر اپنی ناک کو دباتے ہوئے چیخی محمش اسکے
تڑپنے پر گھبرا کر اسکی طرف بڑھا۔۔۔

"صنم سوری۔۔ دکھاؤ مجھے کہاں لگ گئی۔۔ محمش نے گھبراتے ہوئے اسکے ہاتھ ہٹانے

چاہے جو منہ پر ہاتھ رکھے چہرہ جھکائے ہوئے تھی۔۔

"اففف میرا خون نکل گیا ہائے ظالم دوسروں کے منگیترا تنا خیال کرتے ہیں اور ایک

آپ اپنی اس چڑیل کی وجہ سے میرا قتل کرنے چلے ہیں ہائے میری ناک ٹوٹ

گئی۔۔۔ صنم ہنوز اسی انداز میں بیٹھی کہہ رہی تھی جو اسکے بولنے پر سچ میں پریشان

ہو گیا تھا۔

"یار صنم سوری یار مجھے دکھاؤ پلیز۔۔

"نہیں آپ دیکھیں ٹی وی پر اس بل بتوڑی کو کہیں چلی ہی نہ جائے۔۔۔ صنم کہتے ہی

اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھتی چور نظروں سے پیچھے بھی دیکھ رہی تھی۔۔

"رو کو صنم تم کیسے مجھ سے بدگمان ہو سکتی ہو جانتی ہونہ میں تمہیں کتنا پسند کرتا ہوں

میں تو بس تمہیں جلا رہا تھا اور اس میں کامیاب بھی ہو گیا۔۔ محمش پیچھے آتے ہوئے

سنجیدگی سے اسے کہہ رہا تھا جو مسکراتی ہوئی روک ضرور گئی تھی لیکن پلٹی نہیں تھی۔۔

مشمش چلتا ہوا اسکے سامنے آیا جس نے خفگی سے چہرہ دوسری طرف پھیرا تھا لیکن محمش

کی بات پر جھٹکے و حیرت سے اسے گھورنے لگی۔

"تم تو کہہ رہی تھی خون نکل رہا ہے لیکن یہاں تو کوئی خون ہے ہی نہیں۔۔

"اسکا کیا مطلب ہے خون نکلے گا تبھی آپ کو یقین آئے گا کہ مجھے اتنی زور سے تکیہ مارا ہے۔۔۔ صنم دانت پیس کر کہتی باہر نکلنے لگی جب محمش نے اسکی کلائی تھام کر اسے اپنی جانب کھنچا صنم کو ایسی کسی حرکت کی توقع نہیں تھی یہی وجہ تھی کہ صنم محمش کے سینے سے لگی پوری آنکھیں کھولے ہو نقوں کی طرح اسے دیکھ رہی تھی جو اسے کچھ کہتے کہتے چپ ہو گیا تھا۔۔"

"کیا ہوا ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں اور، اور چھوڑیں میرا ہاتھ صنم گھبرا کر اسے دیکھتی شرمناک ہنچکچاتے ہوئے بولی جو ہنوز اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔"

"میرا ہاتھ چھوڑیں ورنہ میں رونا شروع ہو جاؤں گی۔۔ صنم کوشش کے باوجود جب اپنا ہاتھ نہ چھڑوا سکی تو دھمکی دینے لگی جس نے اسکی بات سننے ہی کلائی آزاد کی تھی۔"

"کھا نہیں جاؤں گا صرف ہاتھ ہی پکڑا تھا اب جاؤ کھڑی کیوں ہو۔۔۔ محمش برامانتے ہوئے بولتا جانے لگا جب صنم نے بے اختیار اسکا ہاتھ پکڑ لیا محمش بری طرح چونک کر حیرت سے اسے دیکھنے لگا جس نے معصومیت سے آنکھیں پٹ پٹائی تھیں۔۔"

"نارا ضنگی اپنی جگہ لیکن پلیز مجھے آپکی پروف ریڈنگ میں مدد چاہیے وہ کیا ہے نہ آپ تو جانتے ہی ہیں کہ ابھی سب بازار جارہے ہیں اس لئے میں نے لکھ تو دیا ہے بس آپ

پروف ریڈنگ کر کے پوسٹ کر دیجئے گا پلیز نہ میرے محمش جی۔۔۔ صنم مکھن لگاتے ہوئے اسے کہنے لگی جو اسکی بات سن کر تپ گیا تھا..

"میرے پاس اور کوئی کام نہیں ہے کیا خبر دار جو مجھے کچھ بھی بھیجنے کی کوشش کی تو اور ہاں تمہاری اطلاع کے لئے بتانا چاہوں گا کہ جیسے ہی حیدر بھائی کھانا کھالیں گے ہم سب یعنی سب ساتھ بازار جانے والے ہیں کیونکہ شادی میں بہت کم دن رہ گئے ہیں ویسے میں یہاں کیوں کھڑا وقت برباد کر رہا ہوں۔۔ ٹھیک ہے اب جاؤ تم بھی مجھے کپڑے بدلنے ہیں۔۔۔ محمش گھورتے ہوئے اسے بتا کر ہاتھ روم کی طرف بڑھ گیا جبکہ صنم منہ بناتی کمرے سے نکل گئی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہیلولیز اکیسی ہو؟ دلاور صوفے پر بازو پھیلا کر بیٹھتے ہوئے موبائل کان سے لگائے مسکرا کر پوچھنے لگا وہ جو آئینے کے سامنے کھڑی اپنی تیاری کا جائزہ لے رہی تھی دلاور کی آواز سن کر گہری سانس لے کر رہ گئی۔

"ابھی پانچ منٹ پہلے ہی بتایا تھا کہ میں تیار ہو رہی ہوں پھر بھی تم آہ! دیکھو بار بار فون کرنا بند کرو۔۔۔ لیزا نے آنکھیں گھوما کر اسے جواب دیا جو اسکی بات پر پھیکا سا مسکرایا تھا۔۔

"ہاں تو میں نے تبھی تو پوچھنے کے لئے فون کیا ہے لیزا کیا تم تیار ہو گئی ہو؟"

"اففف! دلاور پلیز میں نے تمہیں کہا تھا میں اسی شرط پر تم سے شادی کروں گی کہ تم ہر وقت اس طرح نہیں کرو گے مجھے نہیں پسند چیکو لوگ خیر میں تیار ہوں اسلئے جلدی آؤ لینے۔۔ لیزا بیزاری سے کہتی فون کاٹ چکی تھی۔"

"ٹھیک ہے۔۔ اللہ حافظ۔۔ دلاور آہستہ سے کہتا موبائل کو دیکھنے لگا جب سارا اسکے قریب آئی۔۔"

"کیا ہوا دلاور بھائی بھابھی کا فون تھا۔۔ اہم اہم لگتا ہے ملنے کے لئے بے چین ہو رہی ہیں۔۔ سارا اثرات بھرے انداز میں اسے دیکھ کر بولتی وہیں بیٹھ گئی۔"

"بس دیکھ لو لیزا مرتی ہے تمہارے ہنڈ سم بھائی پر۔۔ دلاور مسکراتے ہوئے سٹائل سے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔"

"چلو چلیں تم سب کو بلا لو میں نیچے جا رہا ہوں۔۔ دلاور مسکراتے ہوئے ہدایت کرتا گھر سے نکلتا چلا گیا۔۔"

"آجائیں سب جلدی جلدی سب آ۔۔ ہارن پر ہاتھ رکھے وہ خود بھی سب کو چیخ چیخ کر بلار ہاتھ ایک دم ہی خاموش ماحول میں ہلچل مچی تھی۔۔ آگے پیچھے اترتے سب وہاں جما ہو رہے تھے۔۔"

"ارے دماغ تو نہیں کھسک گیا ہے تمہارا ہاتھ ہٹاؤ ہارن پر سے۔۔۔ حیدر نے گھورتے ہوئے معراج کو جھڑکا جس نے گھبرا کر گردن پھیر کر مصطفیٰ صاحب کو دیکھا تھا معراج انہیں کے کہنے پر عمل کر رہا تھا جو انور صاحب کے ساتھ پشت پر ہاتھ بندھے کھڑے تھے حیدر نے اسکی نظروں کے تعاقب میں اپنے باپ اور چاچو کو دیکھا تو وہاں سے آگے بڑھ کر دوسری گاڑی کی طرف بڑھ گیا چاروں بھائیوں کے پاس گاڑیاں تھیں جو سب ہی چلاتے تھے۔۔ صنم محمش کو دیکھ کر منہ بنا کر مدثر کے ساتھ بیٹھ گئی وہ جو سارا کو اشارہ کرنے والا تھا صنم کو دیکھ کر سرد آہ بھر کے رہ گیا۔۔"

"سارا کو بھی یہیں بلا لیتے۔ رفعت بیگم بیٹھتے ہوئے مدثر سے بولیں اس سے قبل وہ کوئی جواب دیتا صنم بول پڑی۔"

"بڑی امی وہ ایرا کے ساتھ بیٹھ رہی ہے۔۔ صنم نے اسے ایرا کے ساتھ جاتا دیکھ کر بتایا گھر کے سبھی بچے مصطفیٰ صاحب اور رفعت بیگم کو بڑے پاپا اور بڑی امی کہہ کر بلاتے تھے۔۔"

"اچھا چلو کوئی بات نہیں کہیں بھی بیٹھے جا تو ایک ہی جگہ رہے ہیں۔۔ رفعت بیگم بولتی ہوئیں مصطفیٰ صاحب کی طرف متوجہ ہوئیں جو وہیں آگئے تھے۔

"تم اندر بیٹھو مجھے کھڑکی کی طرف بیٹھنا ہے۔۔ ایراسار سے کہتی اسکے اندر بیٹھنے کا انتظار کرنے لگی۔۔ معراج جو محمش کے ساتھ بیٹھا تھا کھڑکی سے ان دونوں کو دیکھنے لگا دونوں میں سے کوئی بھی درمیان میں بیٹھنے کو تیار نہیں تھیں

"تم دونوں کیوں کھڑی ہو چلو بیٹھو وہاں لیز انتظار کر رہی ہے اسے گھر سے لینا بھی ہے۔۔ دلاوردونوں کے قریب آکر بولا جو ڈھیٹ بنی کھڑی تھیں۔۔

"کیا ہو گیا بچپوں بیٹھ جاؤ اور معراج ویل چیئر ڈگی میں رکھ دی تھی نہ؟ انور صاحب نزدیک آتے ہوئے بیک وقت تینوں سے مخاطب ہوئے تھے انور صاحب کی بات سن کر معراج نے اپنے سر پر ہاتھ مارا۔

"او میں تو بھول گیا وہ دروازے کے پاس لا کر رکھی تھی لیکن۔۔

"لیکن تم تو ہو ہی گدھے۔۔ اب نکلو باہر۔۔ انور صاحب نے ڈپتے والے انداز میں اسے کہا جب ابلان جو دوسری گاڑی میں اپنی ماں، حیدر اور ماہ رخ کے ساتھ بیٹھی تھی آواز پر کھڑکی سے جھانک کر انہیں دیکھنے لگی۔۔

"میری وجہ سے معراج کو ہمیشہ ڈانٹ پڑتی ہے۔۔۔ ابلج افسوس سے بڑ بڑائی کائنات بیگم کے ساتھ حیدر اور ماہ رخ نے بھی اسے گھورا جو انکی طرف متوجہ ہی نہیں تھی۔"

"خود کو الزام دینا بند کرو ابلج انور اسکی غلطی ہے کوئی اتنی مشقت والا کام نہیں دے رکھا ہے۔۔۔۔ اچانک جائش کھڑکی کے پاس آکر اسے دیکھتے ہوئے بولا جس نے اسے دیکھ کر چہرہ پھیر لیا تھا وہ غور سے اسے دیکھ رہا تھا پھر گہری سانس لے کر سیدھا کھڑا ہوتے دروازہ کھولا۔"

"چلو اندر ہو مجھے بیٹھنا ہے۔۔۔ جائش کے کہنے پر وہ خاموشی سے کھسک گئی۔"

"تم دونوں بیٹھو تاکہ جایا جائے۔۔۔ مصطفیٰ صاحب ایر اور سارا کے قریب آکر بولے۔"

"پر میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے ایسے میں تازی ہو اسے طبیعت اچھی ہوگی۔۔۔ سارا انھیں کہانی بناتے ہوئے بولی مصطفیٰ صاحب آنکھیں سکھیر کر اسے دیکھنے لگے جو انکے دیکھنے پر گڑ بڑا گئی تھی۔۔"

"تو ٹھیک ہے جس کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے وہ گھر پر رہے۔۔۔ ہم تو ہیں ہی۔۔۔ مصطفیٰ صاحب کی بات پر سب آہستہ سے ہنسے جبکہ سارا تیزی سے گاڑی میں بیٹھ گئی۔۔۔"

"نہیں اب اتنی بھی خراب نہیں ہے۔۔۔۔۔"

لیزا یہ دیکھو کتنا خوبصورت رنگ ہے اس کا۔۔ دلاور نے میرون اور بلیک کاہر مینیشن کے لہنگے کی جانب اشارہ کرتے ہوئے اسے بتایا جو ناگواری سے ارد گرد کا جائزہ لے رہی تھی۔۔

سب اپنی شاپنگ کر رہے تھے جب دلاور کو دور سے ہی لہنگا لیزا کے لئے پسند آیا تھا۔
 "ہم ٹھیک ہی ہے اتنا کچھ خاص بھی نہیں ہے آہ دلاور پلیز کیا ہم کسی اور دکان میں دیکھیں۔۔۔ لیزا کے کہتے ہی دلاور کی آنکھوں کی چمک مانند پڑی۔

"ہاں ٹھیک ہے لیکن ایک بار دیکھ تو لیتی۔۔۔"
 "نہیں نہیں دلاور میں اتنا ڈارک رنگ نہیں پہنتی اگر پسند ہے تو صنم کے لئے لے لو اس پر اچھا لگے گا۔۔۔ لیزا مسکرا کر مشورہ دیتی وہاں سے چلتی چلی گئی دلاور نے ایک نظر دکان پر کھڑے لوگوں کو دیکھا جو انہی کی جانب متوجہ تھے۔۔ زبردستی مسکراتے ہوئے وہ باہر کی جانب بڑھنے لگا جب عقب سے پیاری نسوانی آواز پر چونک کر گردن گھما کر دیکھا وہ جو کوئی تھی اسکی پشت دلاور کی جانب تھی سر جھٹک کر وہ دکان سے نکل گیا۔۔۔"

"دائین یہاں کچھ پسند آیا یا نہیں؟ بسمہ (دائین کی اکلوتی شادی شدہ بہن تھی) اسکے پاس آکر کوفت سے اسے دیکھ کر پوچھنے لگی آدھے گھنٹے سے دائین اپنی بہن کی جھٹانی کے کزن کی شادی کے لئے شاپنگ کرنے آئی تھی چونکہ دائین اسکا اکلوتارشتہ تھا جو لاہور میں اپنی پھوپھو کے ساتھ کچھ عرصے کے لئے گئی تھی کہ انکی طبیعت ٹھیک نہیں رہتی تھی) لیکن ابھی تک ایک بھی سوٹ پسند نہیں آیا تھا۔۔

"بالکل آگیا دیکھیں کتنا خوبصورت ہے۔۔"

"تمہیں ڈارک رنگ کب سے پسند آنے لگے میری بہن کہیں تمہاری طبیعت تو نہیں خراب ہوگئی ہے۔۔ بسمہ اسے چھیڑتے ہوئے اسکی پیشانی چھونے لگی جو جھنجھلا کر اسے گھور رہی تھی۔۔

"میں ٹھیک ہوں اور اس میں ناپسند کرنے والا کیا ہے؟ میں یہی لوں گی بس بات ختم۔۔ دائین خفگی سے کہتی کاؤنٹر کی جانب بڑھ گئی جبکہ بسمہ سہی معنوں میں پریشان ہوگئی تھی وہ تو کبھی غلطی سے بھی ڈارک کپڑے نہیں پہنتی تھی اور اب اچانک۔۔۔

"ابلاج آپنی یہ کیسا لگے گا؟ ایرا مہندی کے لئے لہنگا پسند کرتی ہوئی اس سے پوچھنے لگی جس کی نظریں بھٹک کر جائش کو ہی دیکھ رہی تھیں جو ماہ رو کو گود میں اٹھائے اپنے بھائیوں کے ساتھ کھڑا تھا۔"

"ابلاج آپنی۔۔۔ ایرا کی دوبارہ آواز پر وہ گڑ بڑا کر اسکی جانب متوجہ ہو گئی۔"

جب اپنے ارد گرد مخصوص پرفیوم کی دلفریب خوشبو نتھنوں نے ٹکرائی۔

"لڑکیوں جلدی جلدی پسند کرو سوٹ دیکھواتے سارے کپڑے ہیں یہاں جلدی سے ایک پسند کر لو ابھی بارات کا بھی تو لینا ہے تم لوگوں نے۔۔۔ جائش کی آواز پر وہ سب اسکی جانب متوجہ ہو گئیں تھیں جو جلدی جلدی کی ہدایت کرتا جانے لگا تھا جب ابلاج نے اسکے ہاتھ کی چھوٹی انگلی پکڑی۔"

جائش بری طرح چونکا۔۔

ایک نظر اپنے ہاتھ کو دیکھا پھر نظر گھما کر اسے جو اپنی حرکت پر شرمندگی ہوئی تھی وہ خود نہیں جانتی تھی اس نے ایسا کیوں کیا تھا۔

"کیا بات ہے ابلاج؟ کچھ چاہئے تمہیں؟ جائش اسکے انگلی چھوڑنے پر اسکی جانب جھک کر نرم لہجے میں پوچھنے لگا ابلاج نے اسکے سوال پر حسرت سے جائش کو دیکھا۔"

"ابلاج؟ جائش نے دوبارہ پکارا۔"

"آں ہا ہاں وہ مجھے پیاس لگ رہی ہے۔۔۔ ابلا ج بہانہ بناتی ہوئی نظریں جھکا گئی جو اسکی بات سنتے ہی سیدھا ہوا تھا۔۔"

"میں ابھی لادیتا ہوں۔۔۔ جانش کہتے ہوئے جانے لگا جب ایرانے اسے روکا۔
"جانش بھائی ہمارے لیے پیسی لادیں۔"

"ٹھیک ہے لیکن جلدی کرو۔۔۔ جانش نے کہتے ہوئے جاتے جاتے دوبارہ گردن موڑ کر اسے دیکھا تھا جو اسی کو دیکھ رہی تھی جانش کے دیکھنے پر تیزی سے نظروں کا زاویہ بدل گئی۔۔"

NEW ERA MAGAZINE
Novels | Affairs | Articles | Books | Poetry | Interviews
"باجی ناپ بتادیں... چوڑی والے نے سارا کو دیکھتے ہوئے پوچھا وہ جو ابلا ج اور اپنے لئے چوڑیاں پسند کر رہی تھی اسکی طرف متوجہ ہی۔۔"

"آپ خود ہی دیکھ لیں بھائی مجھے ناپ یاد نہیں۔۔ سارا نے کہتے ساتھ ہاتھ بڑھایا تھا۔
مدثر جو وہیں تھا سارا کا ہاتھ اس آدمی کے ہاتھ میں دیکھتا موت کے فرشتے کی طرح انکی جانب بڑھتے ہی سارا کا ہاتھ کھنچ چکا تھا
"یہ کیا کر رہے ہیں۔۔ سارا نے حیرت سے اس سے پوچھا۔"

"کیا مطلب ہے تمہارا؟ میں کیا کر رہا ہوں ہاں تم کیا کر رہی ہو میرے ہی سامنے وہ تمہارا ہاتھ پکڑ رہا ہے۔۔ مدثر نے گھورتے ہوئے اسے کہا جبکہ ابلاج اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گئی

"سر میم کے ہاتھ کا ناپ دیکھ رہا تھا۔۔

"ہمیں نہیں چاہئے۔۔ اور تم چلو۔۔۔ مدثر اسے کہتے ہوئے سارا کو لے جانے لگا۔

"ارے پر مجھے چاہئے۔۔۔ چوڑیوں کے بنا میری تیاری نامکمل ہے شادی میں۔۔۔ سارا اپنا ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کرتے ہوئے اسے بولی جو سن نہیں رہا تھا۔

"ہاں تو ٹھیک ہے ہم کل دوبارہ آجائیں گے اپنے ناپ کی چوڑی لے آنا ساتھ۔۔۔ مدثر کندھے اچکا تا دکان سے باہر نکل آیا۔

ابلاج دونوں کو مسکراتے ہوئے جاتا دیکھتی اپنے لئے چوڑی پسند کرنے لگی۔

"مدثر کہاں لے کر جا رہے ہیں۔۔۔ سارا پریشانی سے پوچھتی ایک نظر موڑ کر ابلاج کو دیکھنے لگی جو انکی طرف متوجہ نہیں تھی اس سے قبل وہ مدثر کو متوجہ کرتی ہاتھ پر ٹھنڈا پانی محسوس کرتے جھٹکے سے مدثر کی طرف پلٹی۔۔

"اب ٹھیک ہے، چلو۔۔۔ پانی کی بوتل بند کرتے ہوئے کہتا ہوا وہ آگے بڑھ گیا جبکہ سارا ہنوز اپنے گیلے ہاتھ کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

"میم آپ کو اگر کچھ نہیں لینا تو ہٹ جائیں جگہ گھیر رہی ہے۔۔۔ سیلز مین کی آواز پر ابلاج چونکی ارد گرد کھڑی لڑکیوں اور عورتوں کو دیکھ کر بنا کچھ لئے سر ہلا کر دکان سے نکلنے لگی جب اسکی نظر حیدر پر گئی۔۔

"تم یہاں اکیلی کیوں ہو؟ حیدر اسے دیکھتے ہی قریب آیا۔۔

"سار ایہیں تھی شاید سامنے والی شاپ پر گئی ہے

"اچھا چلو۔۔ حیدر اسکی بات سن کر اسے لے کر آگے بڑھا جب جائش اسی دکان سے ہاتھ میں شاپنگ بیگ لئے نکل کر دونوں کے پیچھے چل دیا۔۔

"انکل یہ جھمکیاں کتنے کی ہیں؟ ایرا جھمکیوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے زور سے بولی۔۔ وہ جو ایرا سے تین چار سال ہی بڑا ہو گا نا گواری سے اسے دیکھنے لگا۔۔

"کون سی آنٹی؟ سیلز بوائے نے گھورتے ہوئے اسی کے انداز میں ایرا سے پوچھا تھا جو بتاتے بتاتے صدمے میں چلی گئی تھی۔

"اب بتائیں جلدی آنٹی۔۔ ایک بار پھر اس نے ایرا سے کہا تھا جو تیزی سے پلٹ کر آمین کے ساتھ کھڑے معراج کے پاس گئی تھی۔۔

"کیا ہوا؟ معراج کے ساتھ آمین نے بھی اسے دیکھا جو اسے دیکھتے ہی چہرے چھپا کر رونا شروع ہو چکی تھی چانک اسکے اس طرف رونے پر دونوں ہی گھبرا گئے تھے۔۔۔"

"رونا بند کرو گی تم۔۔۔ بتاؤ ہوا کیا ہے۔۔۔ آمین نے عرصے سے سخت لہجے میں اسے ڈپٹ کر کہا جو چہرے سے ہاتھ ہٹا چکی تھی۔"

"وہ لڑکا۔۔۔"

"کون سا لڑکا کس خبیث نے چھیڑا ہے تمہیں۔۔۔ ایرا کی بات مکمل ہونے سے قبل ہی معراج نے جوش میں آگے بڑھتے ہوئے پوچھا۔۔۔"

انکی آوازوں پر سب وہیں آگئے تھے جبکہ کائنات بیگم اپنی بیٹی کو روتے دیکھ کر پریشان ہو گئی تھیں۔۔۔

"ارے اس نے چھیڑا ان۔"

"کیا؟ کس نے تمہیں چھیڑا ہے وہ بھی، تمہارے ہوتے ہوئے۔۔۔ پر تم تو جیولری شاپ پر تھی نہ؟ میں نے کہا بھی تھا ہم سب ساتھ جائیں گے لیکن نہیں اکیلے گھومنے کا جو شوق چڑھ جاتا ہے تمہیں اب جانے کس سے جھپٹ کر آگئی ہو ہم کہاں ڈھونڈھیں گے اسے اب بتاؤ ذرا۔۔۔۔۔ صنم اسے بولنے کا موقع دیے بغیر شروع ہو چکی تھی سب خاموشی سے صنم کو گھور رہے تھے جبکہ لیزا کوفت سے بڑبڑائی تھی۔۔۔"

"اور کچھ کہنا ہے تو وہ بھی کہہ دو بیوقوف۔۔ دلاور نے گھورتے ہوئے اسے کہا جو سب کو اپنی طرف گھورتا پا کر نظریں چرانے لگی تھی۔۔

"بس بہت ہو گیا ہم یہاں بحث میں لگے ہیں اور وہ بھاگ گیا ہوگا۔۔ چلیں حیدر بھائی چل کر اسے بتاتے ہیں۔۔ معراج کو کچھ زیادہ ہی جلدی تھی۔۔

ایرا تو بتا کر ہی پچھتا رہی تھی۔۔

"ایک منٹ ہمارے جو شیلے کیڑے پہلے معلوم تو چلے ہوا کیا ہے۔۔ جائش نے کہتے ہی ایرا کو دیکھا۔۔

"ایرا بتاؤ بھی اب یا ایسے ہی سوگ منانا ہے۔۔ لیزا نے چڑ کر اسے کہا۔۔

"اس۔۔ اس دکاندار لڑکے نے مجھے۔۔ مجھے آنٹی کہا۔۔ ایرا نے کہتے ہی سب کی طرف دیکھا جن کے چہرے پر غصہ اور ہنسی بیک وقت در آیا تھا۔

"تم اس لئے اتنا اوویلا مچا رہی تھی؟ دماغ تو نہیں الٹ گیا تمہارا۔۔ کائنات بیگم نے گھورتے ہوئے اسے جھڑکا جو اپنے ہونٹ چبار ہی تھی۔

"کوئی نئی بات نہیں ہے چاچی یہ عقل سے پیدل ہی ہے۔۔ آمین کی بات پر سب نیچے چہرہ جھکا کر ہنسنے لگے۔۔

"میں کوئی پیدل نہیں ہوں اگر آپ کو کوئی آکر انکل کہے تو کیسا لگے گا۔۔ ایرانے منہ بسورتے ہوئے آمین کو جواب دیا اس سے قبل دونوں کی تکرار طویل ہوتی سدف بیگم درمیان میں بول پڑیں۔۔

"بس کرو اب پہلے ہی وقت برباد کر چکے ہو سب۔۔ سدف بیگم کی بات سنتے ہی سب آگے بڑھ گئے۔

گھر پہنچتے ہی سب کچھ دیر لاؤنج میں اپنی اپنی شاپنگ دکھانے کے بعد پورشن میں چلے گئے۔۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels | Articles | Poetry | Books | Poets | Poems

"معراج مجھے یہیں اتار دو۔۔ اوپر پہنچتے ہی سیڑیوں کے پاس اس نے معراج سے کہا جو اسے اٹھائے ہوئے تھا۔۔

"اب یہاں تک لایا ہوں تو کمرے تک بھی چھوڑ ہی دوں گا۔ معراج کہتے ہوئے آگے بڑھنے لگا جب جانش ویل چیئر اٹھائے اوپر آیا۔۔

"تم ابھی تک یہیں کھڑے ہو۔۔ جانش ویل چیئر وہاں رکھ کر اسے کھولتے ہوئے بولا۔۔

"نہیں تم مجھے اتارو میں خود چلی جاؤں گی۔ جائش کی بات سنتے ہی ابلاج نے معراج سے کہا جس نے اسے ویل چیئر پر بٹھایا تھا۔۔"

"چلیں شب بخیر! دونوں سے کہتا وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھا جب جائش اسکے سامنے دوزانوں بیٹھا۔۔"

"شاپنگ کی وجہ سے تم سے بات ہی نہیں ہو سکی۔۔ جائش نے کہتے ساتھ مسکرا کر اسکے ہاتھ پکڑ کر بولا۔۔"

"مجھ سے کیا بات کرنی ہے؟ ابلاج اپنے ہاتھ اسکے ہاتھوں میں دیکھ کر دھیرے سے مسکراتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔"

"تم جانتی ہونہ میں تمہارے ساتھ کسی کا برابر وہ پسند نہیں کرتا اور جو کچھ زاری نے کیا اب میرا دل نہیں ہے کے میں اسکی کوئی آفر قبول کر سکوں۔۔۔ جائش نے سنجیدگی سے کہتے ساتھ اسے دیکھا جس کے دل کی دھڑکن تیز ہوئی تھی۔"

"کون سی آفر۔۔ ابلاج نے دھیمی آواز میں حیرت سے اسے دیکھا تھا۔۔"

"دبئی جانے کی۔۔۔ جائش کے کہتے ہی اسے اپنی سانس روکتی ہوئی محسوس ہوئی کیا وہ چلا جائے گا اسکی نظروں سے دور۔۔۔"

"خیر میں نے ابھی سہی سے کوئی فیصلہ نہیں کیا ویسے بھی ابھی وہ خود سیکھنے کے مرحلے سے گزر رہی ہے۔۔۔ چلو میں تمہیں کمرے تک چھوڑ دوں۔۔۔ جائش اسکی حالت سے بے خبر بتانے کے بعد اسے لے کر کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔"

رات کے ڈھائی بجنے والے تھے جبکہ وہ بستر پر لیٹی خیالوں میں کھوئی ہوئی تھی۔۔۔ جائش کے دور چلے جانے کا خیال ہی اسے اداس کر رہا تھا کیا ہوا اگر محبت یکطرفہ تھی وہ اسے اپنے سامنے دیکھ تو سکتی تھی اسکی آواز اسکی خوشبو اپنے ارد گرد محسوس کر سکتی تھی۔۔۔

"نہیں ایسا کیسے کر سکتے ہیں جائش وہ کیسے جاسکتے ہیں۔۔۔ بے چینی جب انتہا کو پہنچی تو ابلاج جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھتی بڑ بڑائی۔۔۔"

"ابلاج کیا بات ہے تم ابھی تک جاگ رہی ہو؟ یکدم کائنات بیگم کی آواز پر وہ بری طرح چونکی۔۔۔ وہ جو اسے ہی دیکھنے آئیں تھیں ابلاج کو جاگتے دیکھتیں حیرت زدہ رہ گئیں وہ کب رات کو دیر تک جاگنے کی عادی تھی۔۔۔"

"وہ مجھے ہاتھ روم جانا تھا۔۔۔ ابلاج بہانہ بناتے ہوئے انہیں بولی جو سنتے ہی اسکے نزدیک آئیں تھیں۔۔۔"

"میں نے کہا بھی ہے ایسا کچھ ہو تو کال کیا کرو، چلو آ جاؤ میں لے جاتی ہوں۔ کائنات بیگم خفگی سے بولتی ہوئیں ویل چیئر بیڈ کے قریب لائیں۔۔۔

ابلا ج خاموشی سے خود پر سے رضائی ہٹانے لگی۔۔

"صبح سے ہی موسم ابرے آلود تھا ایسے میں سب لڑکیاں ابلا ج کے ساتھ چھت پر ہنسی مذاق کے ساتھ موسم سے لطف اندوز ہو رہی تھیں۔۔۔

"ارے دلا اور بھائی کیا ہوا؟ صنم اسے آتے دیکھ کر پوچھنے لگی جو منہ بنا کر ابلا ج کے ساتھ ہی آ کر بیٹھ گیا تھا۔۔

وہ جو چھت پر رکھے جھولے پر بیٹھی تھی اسے دیکھنے لگی۔

"آخر مسئلہ کیا ہے جانش بھائی کے ساتھ۔۔۔ دلا اور کہتے ہوئے چپ ہوا ابلا ج کے ساتھ سب نے لاعلمی سے اسے دیکھا۔

"اب کیا ہوا ہے؟ ایرانے سوچنے والے انداز میں اس سے پوچھا۔۔

"ہونا کیا ہے ہم سب بیٹھے پکوڑوں اور چائے کے ساتھ بیٹھے لسٹ بنا رہے تھے جب اچانک آدھمکی محترمہ زاری صاحبہ ہونہ اپنے رویے کی معافی مانگنے ویسے ابلا ج آپ

آپ بھی تیار رہیں محترمہ خاص آپ کے لئے آئی ہیں معافی مانگنے۔۔ دلاور جل کر بتا کر
 بپ کی آواز پر موبائل پر متوجہ ہو گیا۔۔ جبکہ سب ایک دوسرے کو دیکھتیں رہیں۔۔
 "ہو سکتا ہے کل کا ہمارا اندازہ اسکے لئے غلط ہو ورنہ وہ خود کیوں معافی مانگنے
 آتیں۔۔۔ سب کو چپ دیکھ کر صنم نے اپنا اظہارِ خیال کیا۔۔۔
 "ہممم۔۔ کیا معلوم۔۔۔ ایرانے لاپرواہی سے کندھے اچکائے۔

"ابلاغ میں کل کے لئے بہت شرمندہ ہوں اسلئے آپ سے معذرت مانگنے چلی آئی پلیز
 مجھے معاف کر دیں سب میرے لئے پہلی بار تھا شاید اسی لئے میرا ردِ عمل ایسا تھا اور کچھ
 نہیں۔۔۔"

زاری لانگ اسکرٹ میں ملبوس اسکے سامنے کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولی۔۔
 "باندری۔۔ دلاور اسکی بات پر بڑبڑایا جسے ساتھ کھڑے محمش نے سنتے ہوئے اپنی
 مسکراہٹ دبائی تھی۔۔
 سب کزنز اس وقت چھت پر تھے سوائے حیدر اور ماہ رخ کے۔۔

"کوئی بات زاری ایسا ہو جاتا ہے تمہیں معافی مانگنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ میں ناراض نہیں ہوں۔۔۔ ابلاج ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بول کر جائش کو دیکھنے لگی جو سینے پر بازو لپیٹے ان دونوں کی طرف ہی متوجہ تھا۔

"آہ۔۔۔! شکر ہے آپ جلدی مان گئیں ورنہ میں تورات سے پریشان تھی کہ کیا کہوں گی کس منہ سے آپ سے یہ سب کہوں گی اور جانے آپ معاف کریں گی یا نہیں پر آپ بہت سویٹ ہیں۔۔۔ زاری کہتے ہوئے کرسی سے اٹھی۔۔۔

سب کی نظریں ان دونوں پر تھیں جبکہ دلاور کی بڑبڑاہٹ نے سب کے چہرے ہنسی ضبط کرنے کی کوشش میں سرخ کر دیے تھے۔۔۔

"منہ تو دیکھو ذرا۔۔۔ آہ جائش بھائی کی پسند کو ہو کیا گیا ہے آخر۔۔۔

"بس کر دو دلاور تم مرواؤ گے سب کو۔۔۔ مدثر سرگوشی میں اسے کہہ کر گھورنے لگا۔۔۔

"کیا میں آپ سب سے دوستی کر سکتی ہوں اگر برانہ لگے تو؟ زاری نے کہتے ہوئے سب کو دیکھا جبکہ ابلاج کی نظر جائش پر گئی تھی جو زاری کی بات سن کر نزدیک آیا تھا۔

"ضرور زاری ہم سب تمہارے دوست ہی ہیں کیوں سہی کہ رہی ہوں نہ؟ ابلاج نے کہتے ساتھ صنم غیرہ کو دیکھا جو مسکرتی ہوئی ان دونوں کے قریب آئیں تھیں۔

"دلاور تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ ابلاج جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئی دلاور کو دیکھ کر چونکی وہ جو کھڑکی کھولے کھڑا تھا چونک کر اسکی جانب متوجہ ہوا۔

"ابلاج آپ کی ضرورت تھی اس سے دوستی کرنے کی اب دیکھئے گا پوری شادی میں وہ یہاں ہوگی۔۔۔"

"اففف! دلاور اپنا دل اتنا سخت مت کرو وہ معافی مانگ تو چکی ہے پھر کیا مسئلہ ہو گیا ہے۔۔۔۔۔ ابلاج نے گہری سانس لیتے ہوئے اسے کہا جو دو زبانوں اسکے سامنے بیٹھا تھا۔۔۔"

"میں آپ کی طرح نہیں ہوں کسی پر فوراً اعتبار نہیں کرنا چاہیے آپ کو کیا لگتا ہے مجھے کچھ معلوم نہیں ہے آپ جائش بھائی کو پسند کرتی ہیں میں نے آپکی ڈائری میں انکی تصویر دیکھی تھی۔۔۔ دلاور کی بات سن کر اسے جھٹکا لگا۔۔۔"

"نہیں تم غلط سوچ رہے ہو ایسا کچھ نہیں ہے وہ تو جائش اس دن تصویریں دکھا رہے تھے تو یہیں رہ گئی تھی۔۔۔ تم بھی جانے کیا کیا سوچ رہے ہو پاگل۔۔۔ ابلاج بہانہ بناتی اسے یقین دلانے لگی جو اسے مشکوک نظروں سے گھور رہی تھی۔۔۔"

"مجھے آپکی بات پر یقین کیوں نہیں آ رہا؟"

"کیونکہ تم بد ہو ہو۔۔۔ چلو جاؤ تمہیں چھوٹے تایا ابوبلار ہے ہیں۔۔۔ ابلا ج مسکرا کر کہتی اسے بھجنے لگی جو گھورتے ہوئے اٹھ گیا تھا۔

"ٹھیک ہے لیکن اگر ایسا کچھ ہے بھی تو آپ مجھے بتائیں گی وعدہ کریں۔۔۔ دلاور نے کہتے ہی اپنا ہاتھ اسکے سامنے پھیلا یا ابلا ج نے مسکراتے ہوئے اسکا ہاتھ تھاما۔

"ہمم وعدہ۔۔۔ اب خوش دلاور علی صاحب؟ ابلا ج نے مسکراتے ہوئے اسے کہا۔۔

"بالکل۔۔۔ دلاور مسکراتے ہوئے کمرے سے نکل گیا۔۔۔ اسکے جاتے ہی ابلا ج اسٹڈی ٹیبل کی جانب بڑھی ہاتھ بڑھا کر آہستہ سے دراز کھولا سامنے ہی بلیک کلر کی ڈائری رکھی ہوئی تھی۔۔۔

ابلا ج نے سرد آہ بھرتے ڈائری نکال کر درمیان سے کھولی سامنے ہی جائش کی ہنستی ہوئی تصویر دیکھ کر ابلا ج نے دھیرے سے اپنی انگلیوں کے پوروں سے چھوا۔۔۔

اسے پتا ہی نہیں چلا کب آنکھ سے آنسوؤں لڑیوں کی صورت بہتے چلے گئے۔۔۔

عشق پاگل کر گیا تو کیا کرو گے سوچ لو
 سانحہ ایسا ہو تو کیا کرو گے سوچ لو
 ساتھ اس کے ہر قدم چلنے کی عادت کس لیے

چھوڑ کر وہ چل دیا تو کیا کرو گے سوچ لو
 شور باہر ہے ابھی اس واسطے خاموش ہو
 شور اندر سے اٹھا تو کیا کرو گے سوچ لو
 کر رہے ہو گھر نیا تعمیر اڑتی ریت پر
 یہ اچانک گر گیا تو کیا کرو گے سوچ لو
 لوٹ کر جانا تو ہے آخر سبھی کو اس طرف
 سو برس بھی جی لیا تو کیا کرو گے سوچ لو
 دھڑکنیں مدھم ہوئی جاتی ہیں اے چارہ گرو
 چاک دل کا سل گیا تو کیا کرو گے سوچ لو
 بند پلکوں میں ادھورے خواب بنتے ہو مگر
 کوئی ان میں آ بسا تو کیا کرو گے سوچ لو
 درد رتچے سب مقفل کر کے بیٹھے ہو مگر
 وہ اچانک آ گیا تو کیا کرو گے سوچ لو
 ڈوبتے سورج کا چہرہ اور اس کا نقش پا
 جب یہ منظر گم ہوا تو کیا کرو گے سوچ لو

-فاخرہ بتول

شادی کی تیاریاں اپنے عروج پر تھیں ایسے میں روز بروز بازاروں کے چکر لگ رہے تھے۔ جیسے جیسے دن قریب آرہے تھے سب کزنز آتے جاتے دلاور کو چھہ بیڑ رہے تھے جو خلاف توقع مسکرا کر جوابی حملہ نہیں کر رہا تھا یہی بات سب کو پریشان کر رہی تھی۔۔

ہفتے کا دن تھا ایسے میں صبح سے ہی گھر میں افراتفری کا عالم تھا آج سب صبح سے ہی انور صاحب کے پورشن میں جماتھے۔۔۔

"ارے اسے تو اٹھا لو۔۔۔ حیدر نے گھورتے ہوئے محمش کو دیکھا جو ڈھول کے اوپر سے پھلانگ کر جا رہا تھا۔۔ اس وقت سبھی لائنج میں تھے لان کے ساتھ گھر کو بھی سجایا جا رہا تھا۔۔ سب لڑکیاں بھی وہیں تھیں۔۔ ہر طرف سجاوٹ کا سامان بکھرا ہوا تھا۔۔

"ارے یار میں نیچے جا رہا ہوں دلاور کے ساتھ جائش سیڑیوں پر لڑیاں لگا رہا ہے۔۔

"ہاں تو چلے جانا پہلے اٹھاؤ اسے۔۔ حیدر اسکی بات سن کر کہتا آگے بڑھ گیا۔۔

"نف ہے ان پر بھی۔۔ آہ۔ محمش کہتے ہو اڈھول اٹھا کر آگے بڑھ گیا۔۔

"یار کچھ پلاہی دو میں بیچاری کب سے کام کر رہی ہوں۔۔۔ پیلے گیندے کے پھولوں کی لڑیاں گلے میں ڈالے ایرانے مسکراتے ہوئے صنم سے کہا جو ڈیگ میں اپنے موبائل کے ذریعے گانے لگانے بیٹھی تھی ایرا کی آواز پر ہاتھ کے اشارے سے منع کرنے لگی۔۔"

"تم خود ہی لے آؤ ایر اپنا ہی گھر ہے۔۔۔ ابلاج جو وہیں بیٹھی سب کی مووی بنا رہی تھی مسکراتے ہوئے ایرا سے بولی۔۔"

اس سے قبل وہ جواب دیتی صنم نے سراٹھایا۔

"اور نہیں تو کیا کوئی مہمان نہیں ہو سبھی تم جاؤ اور میرے لئے بھی کے آؤ۔۔۔ صنم کہتے ہوئے دوبارہ اپنے کام میں مشغول ہو گئی۔۔"

ایرا منہ پھولا کر کچن کی طرف بڑھنے لگی جب آمین کی آواز پر رکی۔۔۔

"یہ ادھر دو کہاں لے جا رہی ہو۔۔ آمین نے کہتے ہی اسکے گلے سے لڑیاں نکالیں۔۔"

"سوری مجھے خیال نہیں رہا۔ ایرا کے کہنے پر وہ اسے دیکھ کر آگے بڑھ گیا جبکہ ایرا حیرت سے اسے جاتا دیکھتی رہی۔"

"ارے واہ آج تو کچھ بھی نہیں کہا لگتا ہے سمجھدار ہوتے جا رہے ہیں چلو اچھا ہے۔ ایرا بڑبڑاتی ہوئی کچن کی طرف بڑھ گئی۔"

 السلام علیکم۔۔۔ میں آگئی۔۔۔ فارا کی پر جوش آواز پر سب اسے دیکھتے چیختے ہوئیں
 اس کے گلے لگیں ابلاج بھی وہل چیئر کے ساتھ آگے بڑھی جبکہ ایرا آوازوں سے کچن
 سے نکل کر اسے دیکھتے ہوئے تیزی سے آئی۔۔۔

سب نے مل کر پرتاک استقبال کیا۔

"و علیکم السلام۔۔۔ اور کیسی ہو؟ ابلاج نے مسکراتے ہوئے اس سے پوچھا جو دو زبانوں
 اسکے سامنے بیٹھی تھی۔۔۔

"بہت اچھی ہوں۔۔۔"
 "عمر بھائی آئے ہیں ساتھ اور ہمارا احمر شہزادہ کہاں ہے؟ سارا نے چہک کر پوچھا عمران
 سے بڑا ہونے کے ساتھ گھر کا داماد تھا تبھی سب عمر بھائی ہی کہہ کر مخاطب کرتے
 تھے۔۔۔

"سب نیچے ہیں آرہے ہیں میری دیورانی اور اسکی بہن بھی آئی ہے چلو تم سب ملواتی
 ہوں۔۔۔۔۔ فارا انھیں بتاتے ہوئے اپنی جگہ سے کھڑی ہی تھی۔

"تم سب چلو میں اور ایرا معراج کو بلا لاؤ مجھے نیچے لے جائے۔۔۔ ابلاج نے بیک وقت
 دونوں سے کہا فارا نے آگے بڑھ کر ابلاج کی پیشانی چومی تھی۔۔۔

فارا کے آنے سے گھر میں رونق دو بالا ہو گئی بسمہ اپنی بہن کا تعارف کروا رہی تھی دانیل
پہلی بار سب سے مل رہی تھی۔۔

جبکہ سب کو دانیل بہت پسند آئی تھی۔۔

"تم سب بچیاں جاؤ انجوائے کرو۔۔ جاؤ دانیل بیٹی آپ بھی چلی جاؤ۔۔ سدف بیگم
مسکراتے ہوئے اسے بولیں جو سارا کے ساتھ باتوں میں مصروف تھی۔۔

"جی ضرور آئی۔۔ دانیل چونک کر انہیں کہتی ہوئی سب کے ساتھ جانے لگی۔۔

"دانیل آپ چلیں پہلے پورا گھر دکھا دوں آپ کو... سارا اسکے قریب آتے ہوئے بولی
جس نے اثباب میں سر ہلایا تھا۔۔

"جائش چائے پیئیں گے؟ ابلاج صنم سے چائے کا کپ لیتے ہوئے جائش سے بولی جو
پاس ہی کھڑا سجاوٹ کے لئے لائٹوں کی لڑیں لے رہا تھا۔۔

جائش نے چونک کر اسے دیکھا جو کہہ کر چائے کا سپ لے رہی تھی۔

"ہاں ضرور مجھے اس وقت واقعی چائے کی طلب ہو رہی ہے۔۔۔ جائش نے کہتے ساتھ اسکے ہاتھ سے کپ لیا اس سے قبل وہ واپس مانگتی دانیں فارا کے ساتھ اس کے قریب آئی۔۔۔"

"مجھے فارا بھابھی نے بتایا تھا آپکی آنکھوں کا رنگ الگ الگ ہے مجھے بہت شوق تھا آپ سے ملنے کا۔۔۔ دانیں جائش کے جاتے ہی ابلاج سے بولی جو دھیرے سے مسکرائی تھی۔"

"خوشی ہوئی مل کر دانیں۔۔۔ ویسے فارا روکنے آئی ہونہ؟ ابلاج اسے کہتے فارا سے پوچھنے لگی۔۔۔"

NEW ERA MAGAZINES
Novels | Afsan | Articles | Books | Poetry | Interviews

"نہیں مہندی سے روکنے آؤں گی ویسے بھی ایک دو دن ہی تو رہ گئے ہیں۔۔۔ فارا جواب دیتی دانیں کی طرف پلٹی۔"

"تم ملی ہو ہمارے دو لہے صاحب سے؟ فارا نے مسکراتے ہوئے اس سے پوچھا جس نے نفی میں سر ہلایا تھا۔"

"او۔۔۔ کوئی بات نہیں کھانے پر ہو جائے گی۔۔۔ فارا کہہ کر ابلاج کے ساتھ ہی بیٹھ گئی۔۔۔"

"میں آتی ہوں۔"

"ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ داینین کہتے ہوئے نیچے کی طرف بڑھ گئی جبکہ فارا سے جواب دے کر ابلاغ سے باتوں میں لگ گئی۔

"معراج سب کو بلا کر لاؤ بولو کھانا لگ چکا ہے جلدی آجائیں۔۔۔۔۔ ماہ رخ ڈیش دسترخوان پر رکھتے ہوئے معراج سے بولی جو سر ہلاتا آگے بڑھ گیا تھا۔

"بھابھی یہ لیں بھئی آپکی گڑیا جاگ گئی ہے۔۔۔۔۔ مدثر ماہ رو کو گود میں اٹھائے اس کی طرف آیا جس نے گھورتے ہوئے اسے مارنے کے لئے ارد گرد کچھ تلاش نہ چاہا تھا۔

"کتنی بار کہا ہے مدثر جب وہ سو رہی ہو اسے تنگ مت کیا کرو۔۔۔۔۔ اب سمجھا لو خود مجھے کام ہے۔۔۔۔۔ ماہ رخ کہتی ہوئی دوبارہ کچن کی طرف بڑھ گئی جب سارا پلیٹس رکھتی ہوئی مدثر کو دیکھ کر مسکرا کر اسکے قریب آئی۔

لائیں اسے مجھے دے دیں۔۔۔

"نہیں تم انکا ہاتھ بٹاؤ ویسے یہ صنم اور ایر کہاں ہیں؟ مدثر نے کہتے ہوئے اس سے پوچھا۔۔۔

"وہ توفار اور داینین کے ساتھ ہیں۔۔۔۔۔ ویسے سب ہو چکا ہے اسے مجھے دے دیں آپ کھانا کھالیں۔۔۔

سار نے کہتے ہوئے دوبارہ اسے لینا چاہا۔۔ اس بار مدثر نے مسکرا کر ماہر کو اسکی گود میں دیا۔۔

"ہائے کتنی فکر کرتی ہو تم میری۔۔ مدثر کہتے ہوئے اسکا گال کھینچنے آگے بڑھا جس نے سینے پر ہاتھ رکھ کر فاصلہ قائم کیا تھا۔

"شرم نہیں آتی۔۔ سارا شرما کر اسے کہتی آگے بڑھ گئی۔۔

"آہ! یہ اتنا شرماتی کیوں ہے پتا نہیں شادی کے بعد بھی کہیں اسی طرف بھاگتی رہی مجھ سے تو۔۔ مدثر کی پیشانی پر یکدم یہ بل پڑے تھے سارا کا اس طرح کرنا اسے پسند نہیں تھا اور کہیں حد تک اس بات کا احساس اسکے دوست کرواتے تھے۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا جا رہا تھا جب دلاور کی نظریکدم دانین پر گئی تھی وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی دلاور کے دیکھتے ہی نظریں جھکالیں۔۔۔

"اہم ویسے پیاری ہے نہ۔۔ معراج کی سرگوشی پر دلاور نے چونک کر اسے دیکھا جو شرارت سے مسکرا رہا تھا۔۔

"بکو اس مت کر۔۔۔ دلاور نے اسے کہتے ہوئے دوبارہ اسے دیکھا جس نے گڑ بڑا کر سر جھکایا تھا۔

"ویسے یہ تمہیں کیوں دیکھ رہی ہے۔۔۔ ہا کہیں پہلی نظر کی محبت تو نہیں ہو گئی اگر ایسا کچھ ہو تو مجھے تو اسکی فکر ہو رہی ہے اگر بیچاری تمہیں دو لہے کے روپ میں دیکھ کر اپنی جان سے ہاتھ نہ دھو بیٹھے۔۔۔"

"معراج۔۔۔۔ کائنات بیگم کی آواز پر وہ جو دلاور کے ساتھ سرگوشی کر رہا تھا سیدھا ہو کر بیٹھتا کھانے کی جانب متوجہ ہوا جبکہ دلاور نے ایک بار پھر اسے دیکھا تھا جس نے ایک بار پھر نظریں چرائی تھی۔"

"پاگل لڑکی۔۔۔ آہستہ سے کہتا وہ کھانے کی طرف متوجہ ہو گیا تھا۔۔۔"

"یہ اتنا چڑیا سا کھانا کیوں کھایا جا رہا لڑکی۔۔۔ جائش اسکے ساتھ آکر بیٹھتے ہوئے"

اجانک بولا۔۔۔

"مجھے زیادہ بھوک نہیں ہے۔۔۔ ابلاج اسے دیکھتے ہوئے مسکرا کر بولی۔۔۔"

"اچھا لیکن مجھے تو بہت لگ رہی ہے۔۔۔ جائش کہتے ہوئے پلیٹ میں اور کھانا نکال کر

اسکی پلیٹ سے کھانے لگا جو کھانا بھولے اپنے نزدیک بیٹھے جائش کو دیکھ رہی تھی۔۔۔"

"کیا ہوا روک کیوں گئی کھاؤ نہ۔۔۔۔۔ جائش چونک کر اسے دیکھتے ہوئے نوالہ اسکی

طرف بڑھاتے ہوئے بولا جس نے نظر ہٹائے بغیر ہی اسکے ہاتھ سے نوالہ لیا تھا یکدم ہی

وہ ہوش میں آئی تھی گھبرا کر ایک نظر سب پر ڈالی جو کھانے اور باتوں میں مصروف تھے۔۔

ابلاج نے چور نظروں سے اسے دیکھا جو کھانے کی جانب متوجہ ہو چکا تھا۔۔

چلو بچیوں برتن سمیت لو اور سارے سب کے لیے قہوہ بناؤ۔۔ رفعت بیگم کہتی ہوئیں اٹھ گئیں۔۔

"صنم معراج کو بلا دو۔۔ ابلاج ایرا کو اپنے آگے سے برتن سمیٹتے ہوئے بولی۔۔

"وہ تو باہر لان میں چلا گیا ہے خیر میں بلا دیتی ہوں۔۔

"نہیں رہنے دو تم مجھے بیساکھی لادو میں خود چلی جاؤں گی۔۔ صنم کی بات سن کر ابلاج

جائش کو دروازے کے قریب فون پر بات کرتے ہوئے بولی ابلاج کی بات سن کر صنم

کے ساتھ ماہ رخ بھی حیران ہوئی تھی۔

"ابلاج یہ کیا کہہ رہی ہو اللہ نہ کرے اگر گر گئی تو۔۔

"ماہ رخ کچھ نہیں ہو گا میں جب تک خود سے ہمت نہیں کروں گی تو زندگی بھر کھڑی

ہونے کی ہمت بھی نہیں رہے گی ویسے بھی ڈاکٹر نے کہا ہے کوشش کرتے رہنے

چاہیے۔۔

"یہ میں کیا سن رہا ہوں کیا یہ ابھی ابلاج نے کہا ہے۔۔۔ حیدر گود میں ماہ رو کو لئے وہاں آتے ہوئے ابلاج کی بات سن کر خوشگوار حیرت میں بولا جو دھیرے سے مسکرائی تھی۔

"مجھے بہت اچھا لگ رہا ہے تم مثبت سوچ رہی ہو مجھے سن کر واقعی بہت خوشی ہوئی ہے لیکن دھیان سے۔۔۔ حیدر اسے سمجھا رہا تھا اتنے میں صنم بیسا کھی لے آئی تھی۔۔۔

ابلاج لبوں کو سختی سے بھینچے جائش کو دیکھنے لگی جو ہنوز وہیں کھڑا فون پر مسکرا کر باتیں کر رہا تھا ابلاج درد برداشت کرتی صنم کے ساتھ ہی آہستہ آہستہ آگے بڑھنے لگی۔۔۔

دونوں ابھی دوسری سیڑھی پر قدم رکھنے ہی والی تھی جب ابلاج کا پیر موڑ اس سے قبل وہ سر کے بل گرتی دو مضبوط ہاتھوں نے اسے تھام لیا۔۔۔

"انف! شکر جائش بھائی میں تو ڈر ہی گئی تھی۔۔۔ صنم آنکھیں پھیلائے جائش سے بولی ابلاج جو پہلے ہی اسے محسوس کر چکی تھی دھڑکتے دل کے ساتھ نظریں جھکا گئی تھی آہستگی سے سر گھما کر اسے دیکھا جو اسی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

"کیوں کرتی ہو ایسی حرکتیں اگر ابھی میں نہیں ہوتا تو خود کو چوٹ پہنچا لیتی۔۔۔ جائش نے کہتے ساتھ اسے دونوں بازوؤں میں اٹھالیا۔۔۔

"صنم تم جاؤ میں لے جاتا ہوں۔۔۔ جائش اسے کہتے سیڑیاں چڑھنے لگا جبکہ ابلاج ہنوز اسے دیکھنے میں محو تھی چونکی تو تب جب جائش نے اسے بیڈ پر بٹھایا تھا۔

"آشکر یہ۔۔۔ ابلاج نے چونک کر آہستہ سے کہا جس نے اسکی بات پر آبرو اچکائے تھے۔

"مجھے کبھی تمہارے شکر یہ کی ضرورت نہیں رہی ہے میری رنگین آنکھوں والی ابلاج۔۔۔ خیر چلو میں چلتا ہوں۔۔۔ جائش کہتے ہوئے اسکا گال تھپتھا کر کمرے سے نکل گیا۔۔۔

"اف!۔۔۔۔ ابلاج گہری سانس لے کر گرنے والے انداز میں لیٹ کر آنکھوں کو موند گئی۔۔۔

"پوچھ سکتا ہوں تم یہاں کیا کر رہی ہو؟ محمش نے جیسے ہی دروازہ کھولا صنم کو دیکھ کر خفگی سے پوچھنے لگا۔۔۔

"میں یہ پوچھنے آئی ہوں آپ کب تک مجھ سے خفا رہیں گے۔۔۔ صنم نے دونوں ہاتھ سینے پر باندھتے ہوئے اسکے نزدیک آتے ہوئے پوچھا جو مسکرا کر اسی کے انداز میں چوکھٹ سے پشت ٹیکا کر اسے بغور دیکھ رہا تھا۔

"واقعی تمہیں میری ناراضگی سے فرق پڑھتا ہے؟ محمش کہتے ہوئے اسکی طرف جھکنے لگا جو اسکے انداز پر گڑ بڑا گئی تھی دل کی دھڑکن یکدم تیز ہوئی تھی محمش اسکی حالت سے بے خبر نہیں تھا۔۔"

"اگر۔۔ اگر نہیں پڑھتا تو آتی یہاں۔۔ صنم نظریں چرا کر دھیرے سے کہتی پیچھے ہونے لگی جب محمش نے مسکرا کر اسکے دونوں کندھوں کو تھام کر اپنے نزدیک کیا۔"

"جانتی ہو اس وقت بالکل بھیگی بلی لگ رہی ہو۔۔ محمش شرارت بھرے لہجے میں اسکے شرم سے سرخ رخساروں کو دیکھتے ہوئے بولا۔۔"

"چھوڑیں پلیز۔۔"

"ایسے کیسے چھوڑ دوں تم تو معافی مانگنے آئی ہو نہ تو مانگو میں تمہارے قریب ہوں۔۔ صنم کے کہنے پر محمش محظوظ ہوتے ہوئے بولا۔۔"

"دیکھیں۔۔"

"دیکھ ہی تو رہا ہوں میری صنم۔۔ محمش ہنسی ضبط کرتے اسکے منمنانے پر کہتا فاصلہ مٹانے لگا۔۔"

"دو دیکھیں بھائی آپ کے گھر ماں بہن۔۔۔"

"واٹ!!!! صنم کی بات سننے ہی محمش کرنٹ کھا کر پیچھے ہٹا تھا سارا رومانس جیسے
بھک سے اڑن چھو ہوا جبکہ صدمے سے زبان گنگ ہو چکی تھی۔۔
صنم کو شدت سے اپنے غلط کہہ دینے پر افسوس ہوا تھا۔۔

آمین جولان میں چہل قدمی کر رہا تھا قدموں کی آواز پر چونکا۔۔
"ایرا تم کیا کر رہی ہو یہاں؟ آمین کے اچانک پلٹ کر اسے مخاطب کرنے پر وہ جو پیچھے
چلتی لمبے لمبے سانس لے رہی تھی گھبرا کر رخ موڑتی واپس جانے لگی جب آمین تیزی
سے لمبے لمبے ڈگ بھرتا اسکے سامنے آ کر اچانک سامنے آنے پر ایرا اس سے ٹکرائی
آمین نے یکدم اسے کمر سے تھاما۔

"سوری۔۔ آمین اسکے دیکھنے پر ہاتھ ہٹا کر پیچھے ہٹا تھا جو اسکے پکڑنے پر گھبرا گئی
تھی۔۔۔

"کہاں بھاگ رہی ہو اور اس وقت یہاں کیا کر رہی ہو؟ آمین اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے
لگا جو اپنا نچلا لب کاٹ رہی تھی۔۔

"وہ مجھے نیند نہیں آرہی تھی بس اسی لئے۔۔ آمین اسکی بات سنتا سر کو اثباب میں
جنبش دینے لگا۔۔

"ہم ٹھیک ہے ویسے بھی تمہیں ایک جگہ سکون سے بیٹھنا ہی کب آتا ہے جب دیکھو
ادھر ادھر بھٹک رہی ہوتی ہو۔۔۔ آئین کہتے ہوئے پلٹ کر جانے لگا ایرامنہ کھولے
حیرت سے بھاگتے ہوئے اسکے سامنے جار کی جو بروقت روکا تھا۔
"کیا مسئلہ ہے؟"

"میں نے پوچھا تھا یہ آپ سے جب آپ نے مجھے روکا تھا ویسے مجھے آج بتا ہی دیں کیا
میں نے آپ کی بھینس چرائی تھی جو مجھ سے اس قدر چڑھتے ہیں آپ؟ سب سے تو
اتنے اچھے سے بات کرتے ہیں صرف اکیلی میں ہی کیوں آپ کو ناپسند ہوں بتائیں مجھے
جواب دیں ورنہ میں آپ کو جانے نہیں دوں گی۔۔۔ ایرا آج سارا ڈر ایک طرف کیے
آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بولتی چلی گئی جو اسکے انداز پر حیران ہوا تھا۔
"میں تمہیں جواب دینے کا پابند نہیں ہوں سمجھی اب ہٹو سامنے سے۔۔۔ آئین سخت
لہجے میں کہتا اشارہ کرنے لگا جو ہونٹ بھینچے ہٹنے کے بجائے اسکے نزدیک ہوئی تھی۔۔
سراٹھا کر اسے دیکھا جس کی پیشانی پر بل پڑے تھے۔
"نہیں جاؤں گی نہ ہی ہٹوں گی جو کرنا ہے کر لیں۔۔۔
"تم مجھے غصہ دلارہی ہو ایرا انور۔۔۔ آئین نے گھورتے ہوئے اسے جواب دیا جو ہنوز
اسے دیکھ رہی تھی۔۔"

"کیا کر لیں گے زیادہ سے زیادہ ڈانٹیں گے ہی نہ تو ٹھیک ہے شروع ہو جائیں اپنی ساری بھڑاس نکال لیں میں بھی تو سنوں آمین مر تضحیٰ کے دل میں میرے لئے کتنی نفرت ہے...۔۔۔ ایرا سنجیدہ سے کہتی ایڑیاں اٹھا کر اسکے دونوں کندھوں پر ہاتھ رکھ چکی تھی۔۔"

آمین اسے دیکھتا رہا پھر تیکھی مسکراہٹ کے ساتھ اسکی تھوڑی نرمی سے تھامی..

"میرے بارے میں غلط اندازے لگانا بند کرو ایرا میں اپنے خاندان کے کسی فرد سے نفرت نہیں کرتا اور تم بھی اسی خاندان کی فرد ہو نفرت کے لئے دل و دماغ میں صرف ایک ہی جذبہ ہونا چاہیے۔۔۔ ہاں مجھے تمہاری حرکتوں سے چڑ ضرور ہے لیکن تم اسے نفرت کے زمرے میں نہیں تول سکتی سمجھی؟ اپنی باپ مکمل کرتا آمین اسکا گال تھپتھپا کر ساتھ سے گزر گیا جبکہ ایرا کی سٹی گم ہو چکی تھی۔۔"

کپکپاتے ہاتھ کو اٹھا کر اس نے اپنے گال کو چھوا بھی اسے آمین کے ہاتھ کا لمس شدت سے محسوس ہو رہا تھا۔

"سو سوری وہ گھبراہٹ میں منہ نے نکل گیا تھا سوری محمش۔۔۔ صنم گڑ بڑا کر پیچھے کی جانب قدم اٹھاتے ہوئے بولی جو کھا جانے والی نظروں سے اسے گھورتا آگے بڑھ رہا تھا۔

"میں محمش مصطفیٰ جو پانچ مہینے پہلے ہی صنم علی سے منگنی کر چکا ہوں وہ آج مجھے اپنا بھائی بول رہی ہے۔ واہ سبحان اللہ کتنا خوش نصیب ہوں نہ میں؟ محمش لطیف کا طنز کرتا اپنا ہی مذاق اڑا رہا تھا صنم کا دل کیار و نا شروع کر دے۔۔

"محمش وہ سب غلطی۔۔۔ اس سے قبل وہ بات مکمل کرتی محمش جھٹکے سے مڑ کر اندر جاتے ہی دروازہ زور سے بند کر چکا تھا جبکہ صنم ڈر کر اچھل پڑی۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"محمش صرف ایک بار میری بات سن لیں۔۔۔ صنم دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی جو بیڈ پر بیٹھا ہوا تھا۔۔

"مجھے کوئی بات نہیں سنی سمجھی نکلو میرے کمرے سے۔۔۔ محمش جھٹکے سے کھڑا ہوتا گھورتے ہوئے بولا جو جانے کے بجائے اسکے سامنے آکھڑی ہوئی تھی۔۔

"میں آپ کی ناراضگی ختم کرنے آئی تھی اور آپ ہیں کہ اور ناراض ہو گئے ہیں پلیز ناراضگی ختم کر دیں۔۔۔۔۔ صنم بولتے بولتے روہانسی ہو گئی تھی۔۔۔۔۔ محمش اسے بغور دیکھتا رہا جس نے سر جھکا لیا تھا۔

"اہ! اچھا ٹھیک ہے رونے کی ضرورت نہیں ہے لیکن میں صرف ایک شرط پر مانوں گا اگر منظور ہے تو ٹھیک ہے ورنہ بھول جاؤ معافی۔۔۔۔۔ محمش لا پرواہی سے کہتے ہوئے کندھے اچکا کر اسکے نزدیک آیا جو اسکی بات سن کر مسکرا کر اسے دیکھنے لگی تھی۔۔۔۔۔ مجھے منظور ہے۔۔۔۔۔"

"ارے پہلے سن تو لو ورنہ بعد میں شرط سن کر انکار کر دیا تو۔۔۔۔۔ محمش اسکے جھٹ مان جانے پر مسکراتے ہوئے بولا صنم کی مسکراہٹ یکدم غائب ہوئی۔

"ایسی بھی کیا شرط ہے جسے سن کر میں انکار کروں گی۔۔۔۔۔ صنم نے مشکوک نظروں سے محمش کو دیکھ کر قدم پیچھے کی جانب بڑھائے تھے جبکہ محمش مسکراتا ہوا اسکے نزدیک جا رہا تھا۔۔۔۔۔"

"تم ڈر رہی ہو شرط لگانے سے؟"

"نن نہیں ہر گز نہیں میں کیوں ڈروں گی بھلا؟ محمش کے پوچھنے پر صنم روکتی ہوئی چہرہ اٹھا کر اسکی آنکھیں میں دیکھ کر بولی جس کی مسکراہٹ گہری ہو گئی تھی۔

"تو ٹھیک ہے پھر۔۔ میری شرط یہ ہے کہ۔۔۔۔۔"

"ابلا ج بیٹا ابھی تک کیوں جاگ رہی ہو؟ کائنات بیگم کمرے میں داخل ہو تیں ابلا ج کو اسٹڈی ٹیبل پر بیٹھا دیکھ کر حیران ہوئیں۔۔۔"

وہ جو ڈائری کھولے جائش کا نام اپنے نام کے ساتھ لکھنے میں مگن تھی یہاں تک کے پورا صفحہ دونوں ناموں سے بھر چکا تھا آواز پر اچھل پڑی تیزی سے ڈائری بند کر کے دراز میں ڈالی۔۔۔

"جی جی امی میں بس سونے ہی لیٹ رہی تھی۔۔۔ ابلا ج ہڑبڑا کر کہتی ہوئی بیڈ کی طرف بڑھنے لگی۔۔۔"

"ابلا ج میری جان کیا ہوا ہے تم تو کبھی اتنی دیر تک نہیں جاگتی ایک ہفتے سے تمہاری یہ عادات مجھے فکر میں مبتلا کر رہی ہیں۔ کائنات بیگم اسکے سامنے دوزانوں بیٹھتے ہوئے بولیں جس کی آنکھوں کے نیچے سیاہ حلقے بننے لگے تھے۔۔۔"

"ایسا کچھ نہیں ہے امی مجھے واقعی رات کو جلدی نیند نہیں آرہی ہے شاید صبح میں دیر سے جاگ رہی ہوں اس لئے ایسا ممکن ہے آپ میری بالکل فکر مت کریں کل سے ایسا نہیں ہوگا۔۔۔ ابلاج انھیں تسلی دیتے ہوئے انکے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے مسکرائی کائنات بیگم کو نہ چاہتے ہوئے بھی اسکی بات ماننی پڑی ابلاج ایسی ہی تھی جب تک وہ اپنی مرضی سے کچھ بتانا نہ چاہے تب تک کوئی اسکے دل کا راز نہیں جان سکتا تھا اور سب کے پوچھنے پر وہ یونہی تسلی دیتی رہتی تھی۔

"اچھا ٹھیک ہے۔۔۔ آرام کرو میں چلتی ہوں۔۔۔ کائنات بیگم پیشانی چومتیں کمرے سے چلی گئیں انکے جاتے ہی ابلاج نے آگے بڑھ کر دروازہ لاک کیا کمرے کی لائٹ بند کر کے دوبارہ اپنی ڈائری نکال کر ٹیبیل لیمپ کی روشنی میں اپنے مشغلے میں مصروف ہو گئی۔

ابلاج جائش

ابلاج جائش

ابلاج جائش۔۔۔ آہ! مم میرے جائش۔۔۔ ابلاج بڑبڑاتی ہوئی قلم رکھ کر کرسی سے پشت ٹیکا کر آنکھوں کو موند کر دوبارہ بڑبڑانے لگی۔۔۔

"جائش میرے جائش ہاں جائش کی ابلاج ہے میں انکی ہوں۔۔۔ میں۔۔۔ یکدم ہی اس نے جھٹکے سے آنکھیں کھولیں۔

(میری گرل فرینڈ ہے پیاری ہے نہ) جائش کی آواز کانوں میں گونجنے لگی۔۔
 (میری گرل فرینڈ ہے پیاری ہے نہ) ایک بار پھر ابلاج کے کانوں میں آواز گونجی۔۔
 "جائش میرے ہیں زاری میرے۔۔

"نہیں ابلاج جائش تمہارے نہیں ہیں۔۔ ابلاج جو بڑ بڑانے لگی تھی آواز پر سربری طرح چونک کر دیکھا سامنے ہی وہ اسے اپنے پورے قد سے کھڑی نظر آئی حیرت سے آنکھیں مزید پھیل گئیں جبکہ آنکھوں سے آنسو رواں ہونے لگی

"نہیں وہ میرے ہیں۔۔۔ کپکپاتے لبوں کے ساتھ اس نے اپنی بات دوہرائی
 "ہاہاہا۔۔۔ اپنی حالت دیکھو زرا کیا تم اسکے لائق بھی ہو؟ تم تو اپنے پیروں پر بھی نہیں چل سکتی ہو تمہیں تو دیکھتے ہی بندے کو ہنسی آسکتی ہے ہمدردی ہو سکتی ہے لیکن محبت نہیں ابلاج۔۔۔ محبت تم جیسی معذور لڑکی کے لئے نہیں بنی۔۔

"نن نہیں انہیں ایسے مت کہو مم میرے جائش مم۔۔۔

"ہاہاہا سہی کہہ رہی ہیں زاری بھابھی

آپ میرے بھائی کے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چل سکتی ہیں ایک ایجوکیٹڈ بولڈ لیڈی ہیں لیکن یہ چیچ چیچ ہمیں ہمدردی ہے اس سے بچاری کو ہاتھ روم جانے کے لئے بھی کسی کی مدد چاہیے ہوتی ہے۔۔۔ فار ازاری کے گلے میں باہیں ڈال کر اسے بولی ابلاج نے کرب سے آنکھوں کو میچ کر جیسے ہی کھولا خود کو کمرے میں تنہا دیکھ کر گہری لمبی سانس لیتے سر میز پر گراتے چہرہ چھپا لیا۔۔۔

"شام کا وقت تھا ایسے میں چائے کے ساتھ ساتھ سب خوش گپیوں میں بھی مصروف

تھے۔۔۔

"اور دلاور بیٹا کیسا لگ رہا ہے دو لہا بننے جا رہے ہو دل میں بم باری ہو رہی

ہوگی۔۔۔۔ آمین نے شرارت بھرے لہجے میں دلاور سے کہا جو پھیکا سا مسکرا دیا تھا۔۔۔

"کاش یہ سوال تم لوگ مجھ سے کرتے خیر چلو اب بھی پوچھ لو کہ حیدر بھائی شادی کے

بعد کیسا لگ رہا ہے تو میں بتانا چاہوں گا کہ یہاں تو گولہ باری ہو چکی ہے میرے دل

میں۔۔۔ ہائے میرا دل ان حملوں کو سہہ رہا ہے آج بھی۔۔۔۔ حیدر نے سینے کو مسلتے

ہوئے سرد آہ بھرتے ہوئے کہا جب ماہ رخ خاموش رہنے کا اشارہ کرتی اسکے پیچھے آ

کھڑی ہوئی۔۔۔

ابلاج اور محمش نے مسکراتے ہوئے حیدر کو دیکھا۔

"یہ تو بہت دکھ کی بات ہے ویسے شادی کے ڈیڑھ سالوں میں ہی اتنا دکھ آخروجہ کیا ہو سکتی ہے میری اتنی پیاری اور معصوم بہن اتنی بری بھی نہیں ہے۔ ابلاج مسکراتے ہوئے ایک نظر اپنی بہن کو دیکھ کر حیدر سے بولا جس کی سرد آہیں بڑھتی جا رہی تھیں۔

"ارے لڑکے خدا کا خوف کھاؤ تمہاری وہ بہن پیاری ہو سکتی ہے لیکن معصوم تو بہ

استغفر اللہ میں تو شکر کرتا ہوں کے سیڑیاں چڑھتے اترتے ہی میکا آجاتا ہے ورنہ تو میرے روز باروز چکر لگ رہے ہوتے اسے منانے کے چکر میں اب تم ہی لوگ بتاؤ بچی

رویے تو میری غلطی میں کپڑے ہاتھروم میں چھوڑ دوں تب ناراض ہو جاتی ہے

مطلب اس بات پر بیچارے اتنے پیارے شوہر سے کون روٹھتا ہے اور پھر مجھے اس

رینگتے کیڑے کے ساتھ سونا پڑھتا ہے۔۔ حیدر بولا تو بولتا ہی چلا گیا جبکہ پیچھے کھڑی ماہ

رخ نے اپنے قہقہے کا گلا گھونٹنے کے لئے اپنے لبوں پر ہاتھ جمالیا تھا۔

سب کا حال ماہ رخ سے مختلف نہیں تھا جبکہ دلاور خود کو رینگتا کیڑا کہے جانے پر جھٹکے

سے اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔

"حیدر بھائی آپ مجھے رینگتا کیڑا کہہ رہے ہیں؟

"سیچ ہی تو کہا ہے... جائش کبھی سونا اسکے ساتھ ساری رات ہلتا رہتا ہے ایک بار تو اس نے میرے منہ پر اپنا بھاری بازو اتنی زور سے مارا مجھے لگا میری ناک ہی ٹوٹ گئی۔۔ حیدر اسکے کہنے پر آرام سے جائش کو بتانے لگا بے ساختہ سب کا قہقہہ بلند ہوا اس سے قبل دلاور کچھ بولتا حیدر کی نظر اپنے پیچھے کھڑی ہنستی ہوئی ماہ رخ پر گئی۔۔

"تم۔۔۔ تم کب آئی۔۔۔"

"ہا ہا ہا۔۔۔! آپ کبھی نہیں سدھریں گے ویسے میں نے سب سن لیا ہے۔۔۔ ماہ رخ ہنوز ہنستی ہوئے حیدر سے کہہ رہی تھی جو مسکرا بھی نہیں سکا تھا۔

"ہاں تو کیا کہہ رہے تھے میں معصوم نہیں ہوں؟ مطلب آج بھی بقول آپ کے رہتے کیڑے کے مہمان کیوں نہیں بنتے؟ ماہ رخ کہتے ہوئے ہنستی ہوئی جانے لگی۔۔

"ہا ہا ہا۔۔۔ یہ ابھی میں نے کیا سنا آج آپ پھر میرے ساتھ کمرانشین ہونے والے ہیں۔۔۔ ہا ہا ہا۔۔۔ دلاور ماہ رخ کی بات سن کر معراج کے ہاتھ ہاتھ مار کر ہنستے ہوئے اسے چڑانے لگا جو تیزی سے ماہ رخ کے پیچھے گیا تھا۔۔

چلو تم لوگ باتیں کرو میں چلا۔۔۔۔۔ جائش مسکرا کر بولتا اٹھ کر اندر بڑھ گیا جب کائنات بیگم وہاں آئیں۔

"معراج بیٹا سنو ذرا۔۔۔ کائنات بیگم نے آکر اسے کہا جو مدثر سے باتیں کر رہا تھا جبکہ دلاور موبائل میں مصروف تھا۔۔۔

جی امی کہیں؟ معراج انکے قریب آتے ہوئے بولا۔۔۔

"بیٹا اپنی ابلج آپنی کودیکھ کر آؤ ایرا مہندی لگوار ہی ہے اسے کہو کل لگوانی ہے تو بھی ٹھیک ہے لیکن ابھی لگوانی ہے تو بتادے میں وہیں بھیج دیتی ہوں لڑکی کو۔۔۔

"ٹھیک ہے میں ابھی جاتا ہوں۔۔۔ معراج کہتے ہوئے مسکرا کر اندر کی جانب بڑھ گیا جبکہ کائنات بیگم مسکرا کر وہیں بیٹھ گئیں۔۔۔



مہندی لگا کے رکھنا ڈولی سجا کے رکھنا۔

مہندی لگا کے رکھنا ڈولی سجا کے رکھنا۔۔۔

"ہٹاؤ یہ گانا ایر اور نہ میں آکر تمہاری مہندی خراب کر دوں گی۔۔۔ سارا نے گھورتے ہوئے ایر اسے کہا جو دوبارہ سے وہی گانا گا چکی تھی۔۔۔

"ہاں ایک ہی گانا بار بار مت لگاؤ ایر اور نہ مجھے نیند آنے لگے گی۔۔۔ صنم نے بھی یکدم اسے کہا۔۔۔

"میں تو ہٹا ہی رہی تھی۔۔۔ ایرادوں کو دیکھتے ہوئے گانا بدلنے لگی جبکہ دوسرے ہاتھ پر مہندی لگ چکی تھی۔

"ٹھک ٹھک! یکدم دروازے پر دستک ہوئی۔۔ سارا جوا بھی انتظار میں بیٹھی ناول پڑھ رہی تھی اٹھ کر دروازے تک گئی۔

"آمین بھائی کیا ہوا؟ سارا کی آواز پر ایرا چونکی۔۔

"ایرا کو بھیجنا۔۔ آمین اپنی گدی کو سہلاتے ہوئے سارا سے بول کر نظر چرانے لگا جس نے گردن موڑ کر ایرا کو آواز دی تھی ایرا کے ساتھ سارا اور صنم بھی حیران تھی پہلی بار ایسا ہورہا تھا کہ آمین ایرا کو بلارہا تھا ورنہ سب اسکا رویہ ایرا سے جانتے تھے۔۔۔

کمرے میں داخل ہوتے ہی ابلاغ کو کمرے میں نہ پا کر وہ آگے بڑھا با تھر روم کا دروازہ تھوڑا سا کھولا ہوا تھا۔۔ جس کا مطلب وہ یہاں نہیں تھی۔

گہری سانس لیکر وہ اسٹڈی ٹیبل پر رکھی کتابوں کو دیکھنے لگا جب نظر ایک دو ڈائجسٹ کے نیچے رکھی ڈائری پر گئی دھیرے سے مسکرا کر اس نے تجسس کے ہاتھوں ڈائری اٹھا کر جیسے ہی کھولی اندر سے تصویر پھسل کر اسکے قدموں پر آگری چونک کر اس نے

حیرانگی سے اپنے قدموں کے پاس الٹی پڑی تصویر دیکھی آئبر واچکاتے جھک کر تصویر اٹھا کر جیسے ہی سیدھی کی حیرت سے آنکھیں مزید پھیل گئیں لیکن جیسے ہی تصویر کے نیچے "جائش کی ابلج" لکھا دیکھا نظریں وہیں ساکت رہ گئیں۔۔۔ یوں جیسے اسکے ساتھ سب تھم گیا ہو۔۔۔

"ابلج یہاں کیا کر رہی ہو یار میں تمہیں کہاں کہاں ڈھونڈ رہا تھا اور محترمہ یہاں بیٹھی ہے؟ جائش کی آواز پر وہ جو بالکنی میں آسمان پر نظریں مرکوز کیے بیٹھی تھی چونک کر اسکی جانب متوجہ ہوئی۔۔۔

"آوہ میں کمرے میں بور ہو رہی تھی سوچا آپ کمرے میں ہوں گے لیکن آپ بھی نہیں تھے۔۔۔

"ہممم میں سب کے ساتھ لان میں تھا ویسے اچھا کیا مصروفیت کی وجہ سے اپنی پیاری سے دوست سے گپ شپ ہی نہیں کر سکا۔۔۔ جائش اسکی بات سن کر کرسی پر بٹھتے ہوئے مسکرا کر اسے دیکھ کر بولا جس کی نظریں اسی پر تھیں۔۔۔

"کچھ کہنا تھا مجھ سے؟ ابلج اسے دیکھتے ہوئے دھیرے سے پوچھنے لگی جس نے لمبی سانس لیتے نظروں کا زاویہ اسکے ہاتھوں پر کیا تھا۔۔۔

"ہاں کہنا تو ہے۔۔۔ جائش کہتے ہی اسکے چہرے کے قریب اپنا چہرہ لایا جو سانس روکے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔"

"تم اچھی طرح جانتی ہو مجھے بچپن سے تمہارے ہاتھوں میں مہندی اچھی لگتی ہے پھر کیوں چھپ کر بیٹھی ہو ابلاج؟"

"نہیں ایسا کچھ۔۔۔ جائش کی بات مکمل ہوتے ہی وہ بمشکل بولی تھی جائش کی پسند کو وہ کیسے رد کر سکتی تھی ہمیشہ اسی کی وجہ سے ہی تو وہ پورے دل سے مہندی لگواتی تھی اور دھونے کے بعد مہندی کا رنگ سب سے پہلے اسے دکھاتی تھی۔۔"

"میں جانتا ہوں تمہیں جب تم ادا اس ہوتی ہو تو اسی طرح سب سے چھپتی پھرتی ہو چہرہ دیکھو کیسے آنکھوں کے نیچے حلقے ہو رہے ہیں یار۔۔۔"

اسکی بات بیچ میں کاٹتے ہوئے جائش متفکر سا کہتے اسکی پیشانی چھو کر دیکھ رہا تھا جس نے آنکھوں کو موند کر اسکے لمس کو شدت سے اپنی پیشانی پر محسوس کیا تھا۔۔

"آہ! میں اب ٹھیک ہوں جائش۔۔"

"پکی بات ہے؟ جائش اسے دیکھتے ہوئے بولا جس نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا تھا۔

"بالکل پکی بات ہے چلیں چلتے ہیں مہندی لگوانے۔۔۔ ابلاج مسکرا کر اسے بولتی بالکنی

سے گزرتے کمرہ عبور کرتے باہر نکلے ہی تھے جب جائش کا موبائل بجا۔۔

"ایک منٹ۔۔۔ جائش نے کہتے ہی موبائل اٹھایا۔۔۔"
 "ہیلو۔۔۔ وعلیکم السلام ہاں زاری۔۔۔ کیا؟ تم۔۔۔ تم یہاں ہو۔۔۔ جائش حیرت زدہ
 سازاری سے پات کر رہا تھا جبکہ ابلاج اسکا نام سنتے ہی سختی سے آنکھوں کو میچ گئی۔

 "آمین بھائی آپ نے بلایا؟ ایرا پکن میں آتی آمین سے بولی جو برنر کے پاس کھڑا تھا..
 "ہاں وہ مجھے چائے کی طلب ہو رہی تھی۔ آمین چونک کر ہچکچاتے ہوئے اسے بولا
 جس نے اسکی بات پر اپنا مہندی والا ہاتھ سامنے کیا تھا۔ آمین نے اسے دیکھا جس کہ
 گورے گورے ہاتھوں پر مہندی خوب بیچ رہی تھی۔۔۔
 "آں ہاں جانتا ہوں میں بس مدد چاہتا ہوں تم مجھے بتادو پہلے کیا ڈالنا ہے۔۔۔ آمین کہتے
 ہوئے اسے دیکھنے لگا جو اسکی بات سن کر مسکراہٹ چھپا رہی تھی۔

"آپکو چائے بنانی نہیں آتی؟"

"تمہیں حیرت ہو رہی ہے؟"

"بالکل، مجھے لگاسب کی طرح آپکو بھی چائے تو بنانی آتی ہوگی لیکن خیر میں بتا دیتی
 ہوں۔ دو بدو ایک دوسرے سے بات کرتے دونوں برنر کے قریب آکر کھڑے
 ہوئے

"ویسے صرف آپکو پینی ہے؟ ایرانے بوتل سے پانی انڈیلتے ہوئے چونک کر پوچھا جو اسکے دیکھنے پر گڑ بڑا کر نظریں چرا گیا تھا۔

"ہاں مجھے ہی چاہیے ویسے بھی سب علی چاچو کے پورشن میں ہیں وہ زاری بھی آئی ہوئی ہے۔۔ آمین تفصیل سے جواب دیتا کیبنٹ کھولنے لگا۔

"زاری آپی آئی ہیں لیکن ہم سے کیوں نہیں ملیں؟ ایرانے حیرت سے آمین سے پوچھا جس نے کیبنٹ بند کرتے ہوئے اسے دیکھا تھا۔

"آہ! کیا تم بھول گئی ہو وہ جائش بھائی کے باس کی بیٹی ہے یعنی ایک امیر ترین خاندان کی بیٹی جسے دوستوں کی ضرورت نہیں ہوگی اور اگر پھر بھی وہ یہاں آرہی ہے تو یقیناً تم لوگوں کے لئے نہیں۔۔۔ سنجیدگی سے کہتا وہ چینی پتی کی بوتلیں سلیپ پر رکھنے لگا۔

"مگر انہوں نے خود دوستی کی تھی ہم سے ہم نے دعوت نامہ تھوڑی بھیجا تھا کہ پلیز آئیں اور آکر دوستی کر لیں کیونکہ ہم تو مرے جا رہے تھے۔۔۔ ایرامنہ بسور کر کہتی بوتل اسکے سامنے کر چکی تھی جس نے مسکرا کر اسے دیکھ کر بوتل لے کر ڈھکن کھولا تھا۔

"خیر مجھے لگتا ہے ہم ایک دوسرے کے لئے کافی ہیں۔۔ کیوں سہی کہہ رہا ہوں؟ آمین نے کہتے ساتھ اسے دیکھا جو اسکے دیکھنے پر مسکرائی تھی۔

"ٹھیک کہا لیکن میں اور آپ دوست تو نہیں ہیں۔۔۔۔"

"ہم۔۔۔ دوست نہ سہی لیکن دشمن بھی نہیں ہیں۔ آمین اسکی بات سن کر سر کو
اشباب میں جنبش دیتے ہوئے بولا جبکہ ایراچور نظروں سے اسے دیکھ کر رہ گئی کہاں وہ
بات نہیں کرتا تھا اور اب۔۔۔"

"تم جاؤ باقی میں کر لوں گا۔۔۔ آمین کی آواز پر وہ چونک کر سر ہلا کر کچن سے نکال گئی
تھی۔"

"آہ ایرا میڈم بہت شوقین ہو دوستیاں کرنے کی تمہیں تو میں بتاؤں گا اور ساتھ اس
خبیث شخص کو بھی جو تمہیں اپنے جال میں پھنسانے کی کوشش میں ہے۔۔۔ دروازہ کو
دیکھتے وہ دانت پیس کر بڑ بڑا رہا تھا۔۔۔"

کچھ دن قبل وہ جو انور صاحب کے کہنے پر اسے کالج لینے گیا تھا ایرا کو زین کے ساتھ دیکھ
کر غصے میں بنائے واپس چلا گیا تھا۔۔۔ زین جو آمین کے دوست کا بھائی تھا جس سے اسکی
اب دوستی ختم ہو چکی تھا وجہ زین کا بھائی غلط لوگوں میں اٹھنے بیٹھنے لگا تھا۔۔۔

"ماشاء اللہ ابلاج آپنی بہت ہی خوبصورت لگ رہی ہے آپ کے ہاتھ میں مہندی تو۔۔۔ صنم نے سچے دل سے اسکی تعریف کی جو دھیرے سے مسکراتی اپنے ہاتھوں کو دیکھنے لگی تھی۔۔۔ جب کمرے کا دروازہ کھولا۔

"لو بھئی ماہ رخ بھا بھی بھی آگئیں۔۔۔ سارا کے اچانک بتانے پر صنم کے ساتھ ابلاج نے بھی مڑ کر دیکھا جب ماہ رخ کے پیچھے ہی زاری اندر داخل ہوئی۔۔۔ ابلاج کے چہرے سے یکدم ہی مسکراہٹ غائب ہوئی تھی۔۔۔

"ابلاج آپنی مہندی دکھائیں۔۔۔ کمرے میں سب اپنی باتوں میں مصروف تھیں ابلاج چور نظروں سے زاری کو بھی دیکھ رہی تھی جو مہندی لگوانے کے ساتھ اپنی تصویر ماہ رخ سے بنوار ہی تھی۔۔۔

"ایرا مجھے نیند آرہی ہے بہت وقت ہو گیا ہے۔۔۔ ابلاج نے گہری سانس لیتے ایرا سے بولا جو آپ ہی آپ مسکرا رہی تھی ابلاج کی آواز پر چونک کر اسکی طرف متوجہ ہوئی تھی۔۔۔

"آں۔۔۔ ٹھیک ہے چلیں آپکو لے چلتی ہوں۔۔۔ ایرا اٹھ کر اسے کمرے سے نکل کر سیڑیوں کی جانب جا رہی تھی جب آواز پر مڑی جبکہ ایرا ابلاج کو روکنے کا کہتی معراج کو بلانے گئی تھی۔۔"

"جائش دیکھیں تو کیسی لگ رہی ہے؟ زاری کمرے سے نکلتی جائش کو ہاتھ دکھاتے ہوئے چہک کر بول رہی تھی۔۔"

"تم نے یہ دکھانے کے لئے بلایا تھا مجھے؟ جائش کچھ ناگواری سے زاری سے بولا تھا جس نے اسکے لہجے کی پرواہ کیے بغیر مسکرا کر سر ہلایا تھا۔"

"ہاں اور کیا میں نے پہلی بار مہندی لگوائی ہے وہ بھی آپکے کہنے پر۔۔۔ زاری کی بات سنتے ہی ابلاج کو دھچکا لگا تھا۔۔"

کیا واقعی یہ خواہش جائش کی تھی۔۔۔

"میں آگیا ابلاج آپنی چلیں۔۔ معراج وہاں آتے ہوئے کہتا جھک کر ابلاج کو گود میں اٹھا کر سیڑیاں چڑھ گیا۔۔ معراج کی آواز پر جائش نے جھٹکے سے انھیں دیکھا تھا ابلاج کو دیکھ کر جائش نے سختی سے اپنے لبوں کو بھیر لے لیا تھا زاری نے پیشانی پر بل ڈالے باری باری دونوں طرف دیکھا تھا جب سرخ ہوتی آنکھوں کے ساتھ جائش جا رہا نہ طریقے سے زاری کے قریب آیا۔۔۔"

"کیا حرکت تھی یہ زاری؟ میں نے تو نہیں کہا تھا ان سب کا تم نے خود خواہش ظاہر کی تھی اسلئے کہہ دیا کہ لگوا لو۔۔"

"کیا ہو گیا ہے اگر میں نے کہہ دیا ہے تو آپ ات۔۔۔۔۔"

"جو بھی ہے لیکن جو بات ہمارے درمیان ہوئی ہی نہیں اسکا ذکر ہی کیوں کیا جائے خیر ڈرائیور کو کال کرو آکر لے جائے۔۔ جانش اسکی بات کاٹ کر بولا۔۔"

"آہ! ٹھیک ہے پھر آئندہ خیال رکھوں گی ویسے آپ چھوڑ دیں مجھے گھر۔۔۔۔۔ زاری بمشکل غصہ ضبط کرتے ہوئے بولی جس نے نفی میں جنبش دی تھی۔"

"ابھی تو ممکن نہیں ہے مجھے ابھی سب کے ساتھ جانا ہے خیر تم کال کر لو۔۔۔۔۔ جانش انکار کرتا واپس پلٹ گیا جبکہ زاری نے غصے سے پیر زور سے زمین پر پٹخا۔۔"

"ہا! جانش مرتضیٰ تمہیں تو ہر قیمت پر پانا ہے چاہے اسکے لئے کچھ بھی کرنا پڑے۔۔۔۔۔"

.....

"تمہارا شکر یہ معراج۔۔۔۔۔ ابلا ج آہستہ سے بیٹھے ہوئے بولی جو اسکی بات سن کر خفگی سے وہیں بیٹھ گیا تھا۔"

"شکر یہ کی کیا بات ہے ابلا ج آپ؟ آپ بہن ہیں میری اگر میں اس حالت میں ہوتا تو آپ میری دیکھ بھال نہیں کرتیں کیا اور یہ شکر یہ غیروں سے کریں مجھ سے آئندہ ایسا

کچھ کہا تو ناراض ہو جاؤں گا۔۔۔ ابلاج اچھا خاصا برامانتے ہوئے بولا تھا ابلاج نے محبت سے اسکے ہاتھ کو تھام لیا۔

"ٹھیک ہے اب نہیں کہوں گی لیکن ایک بات ضرور کہنا چاہوں گی۔۔۔ ابلاج کی بات پر معراج چونکا

"وہ کیا۔۔"

"یہی میں تمہاری طرح تمہیں گود میں نہیں اٹھاتی۔۔۔ معراج کے پوچھنے پر آنکھیں پٹ پٹا کر ابلاج نے کہا یکدم کمرے میں دونوں کے قہقہے گونجے۔۔۔"

"ہا ہا ہا ہا۔۔۔ کوئی بات نہیں چلیں میں چلتا ہوں۔۔۔ شب بخیر۔۔۔ معراج ہستے ساتھ اسے کہتا کمرے سے نکل گیا۔۔"

ابلاج ہنوز اسی طرح دیر تک ہنستی رہی یہاں تک کے آنسوؤں سے چہرہ بھیگ چکا تھا۔
 "زاری تم کیوں آگئی۔۔۔ کیوں۔۔۔۔۔ مم مجھ میں اب برداشت کی سکت نہیں ہے میں اندر ہی اندر ختم ہوتی جا رہی ہوں مجھے اچھا نہیں لگتا۔۔۔ مجھے بالکل اچھا نہیں لگتا۔۔۔ سن رہی ہو۔۔۔۔۔ بیک وقت ہنستے اور روتے ہوئے ابلاج کروٹ کے بل لیٹ گئی تھی۔"

"جائش اگر مجھ سے محبت کرتے ہوں پھر کیا کرو گی تب بھی مجھے جانے کا کہو گی ابلان انور؟ اتنی خد غرض ہو تم خود کے لئے تم انکی خوشیوں کی پرواہ بھی نہیں کرو گی؟ زاری کی آواز پر وہ جھٹکے سے اٹھ بیٹھی ارد گرد نظر گھما کر کمرے کا جائزہ لیا جہاں کوئی نہیں تھا سسک کر اس بے سر جھکا یا تھا۔

"نہیں میں خد غرض نہیں ہوں سنا تم نے میں خد غرض نہیں ہوں چودہ سال کی عمر سے اپنی محبت کو دل میں دفنائے بیٹھی ہوں صرف جائش کہ لئے کہ وہ مجھ جیسی لڑکی کے مستحق نہیں ہیں صرف انکی وجہ سے آج تک خاموش رہی ہوں۔۔۔۔ میں خد غرض کیسے ہو سکتی ہوں۔۔۔ میں کبھی انکی خوشیوں کے بیچ رکاوٹ نہیں بنوں گی کبھی نہیں سنا تم نے کبھی بھی نہیں۔۔۔ ابلان ہنوز اسی کیفیت میں بڑ بڑاتی دوبارہ سمٹ کر لیٹ گئی۔۔۔

میرا وجود اگر راستے میں حائل ہے
تم اپنی راہ نکالو.. پھلانگ جاؤ مجھے!
ار ترضی نشاط!!

صبح سے گھر میں رونق لگی ہوئی تھی چونکہ آج دلاور کا نکاح تھا تبھی فارا بھی صبح سے ہی دانیل اور عمر کے ساتھ آگئی تھی جبکہ بسمہ نے شام تک آنا تھا۔۔۔

سب اپنی اپنی تیاریوں میں مصروف تھے حیدر ماہر کو گود میں اٹھائے دلاور کے کمرے میں داخل ہوا جہاں پہلے ہی مدثر اور جائش موجود تھے۔۔۔

"مدثر ذرا اسے سمجھا لو مجھے بڑے پاپا بلار ہے ہیں۔۔۔ حیدر نے بتاتے ساتھ ماہر کو اسے دینا چاہا جو اپنا سفید شلوار قمیض پکڑے ہاتھ روم کی جانب جا رہا تھا۔

"ارے مجھے کپڑے بدلنے ہیں پہلے ہی دیر ہوگی ہے ایسا نہ ہو مجھے وقت ہی نہ ملے آپ میری جان کو جائش کو دے دیں میں تیار ہو جاؤں۔۔۔ مدثر کہتے ہوئے ہاتھ روم میں گھس گیا تھا۔

"حیدر اسے مجھے دے دو۔۔۔ جائش جو خود بادامی رنگ کا شلوار قمیض پہنے تیار تھا کہتے ہی ماہر کو گود میں لے کر اسکے رخساروں پر بوسہ دیتے حیدر کے ساتھ ہی کمرے سے

نکل گیا تھا

دائین تیز تیز سیڑیاں چڑھتی جا رہی تھی جب اچانک کسی سے زور کا تصادم ہوا اس سے قبل دائین گرتی کسی نے تیزی سے اسکی کمر کو دونوں بازو ڈال کر اپنی جانب کھنچا تھا۔۔۔

دائین کی پیشانی زور سے اسکے سینے سے لگی کہ کچھ لمحوں کے لئے دائین نے سختی سے آنکھوں کو میچ لیا تھا۔۔۔

جب اپنے نزدیک دلاور کی آواز پر وہ ہوش میں آئی تھی۔۔۔
نظر اٹھا کر جیسے ہی دلاور پر نظر پڑھی دھک سے رہ گئی سانس روکے وہ اسے دیکھنے لگی جس نے بے تاثر چہرے کے ساتھ اسے چھوڑا تھا۔۔۔

"سوری۔۔۔ دلاور کہتے ہوئے جانے لگا جب دائین بے اختیار اسے پکار بیٹھی۔۔۔

دلاور نے کچھ حیرت سے دائین کو دیکھا تھا جواب سٹپٹا گئی تھی۔۔۔
"جی؟"

"آوہ میں نے آپ کو پہلے بھی دیکھا تھا وہاں بازار میں یاد ہے جب آپ اپنی منگیترا کو ایک لہنگا پسند کر رہے تھے؟ دائین اسکے دیکھنے پر جو سمجھ آیا بولتی چلی گئی دلاور نے اسکی بات کو نا سمجھی سے سن کر جیسے ہی اسکے لہنگے پر نظر ڈالی پیشانی پر شکنوں کا جال سا بن گیا۔۔۔

"تو اسکا کیا مطلب سمجھوں محترمہ؟ اور آپ یہ پہن کر کیا ثابت کرنے آئی ہیں؟ دلا اور

ناگوری سے اسے کہہ کر پلٹ گیا جبکہ دانیل ساکت کھڑی کی کھڑی رہ گئی۔۔

"آہ! یہ یہ میں نے کیا کر دیا پتا نہیں وہ میرے بارے میں کیا سوچ رہے ہوں گے افس

افس بیوقوف دانیل کچھ تو خیال کرتی اس بندے کا نکاح ہے آج اور تم ہو کہ واقعی

تف ہے تم پر۔۔۔۔۔ دانیل خود کو کوستی سیڑیاں چڑھ گئی۔۔

آج دلا اور اور لیزا کا نکاح اور مہندی کی تقریب تھی جو لیزا کے کہنے پر یہیں رکھوائی گئی

تھی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE

گھر کی سبھی لڑکیاں ابلاغ کے کمرے میں جمائیں تیار ہونے کے باوجود کسی کی تیاری

مکمل ہونے میں نہیں آرہی تھی یہی وجہ تھی کہ آج ابلاغ کے صبر کا امتحان لیا جا رہا تھا

وہ جو صفائی پسند تھی اپنے کمرے میں پھیلے میک اپ کپڑوں کا پھیلاوا خاموشی سے دینے

کے ساتھ ایرا کو گھورنے لگی جو اسکا وارڈروب کھولے جانے کیا ڈھونڈنے کی کوشش

میں تھی۔

"یار ماہ رخ بھابی پلینز میرے بال تو باندھ دیں۔۔۔۔۔ صنم ہاتھ میں برش تھا مے ماہ رخ

کے کہہ رہی تھی جو سارا کولائزر لگا رہی تھی۔۔

"دومنٹ روک جاؤ پہلے اسے لائٹنگ لگا دوں۔۔"

"صنم ادھر آؤ میں بنا دیتی ہوں تمہارے بال۔۔۔ ابلاج اسے دیکھ کر بولی جس نے اسے دیکھا تھا۔"

"میں ہیل میں کیسے نیچے بیٹھوں گی ابلاج۔۔۔ صنم نے اپنے ہیل کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا جب فارا کمرے میں داخل ہوئی۔۔"

"ارے فارا میرے بال بنا دو۔۔۔ صنم نے اسے کہا جس نے اثباب میں سر ہلایا۔۔۔ ماہ رخ نے ایک نظر صنم کو دیکھ کر ابلاج کو دیکھا جو کھڑکی کے قریب جا کر باہر دیکھ رہی تھی۔۔"

"ابلاج آؤ میں تمہاری کھجوری چٹیا باندھ دوں۔۔۔ ماہ رخ مسکراتے ہوئے کہتی اسکے پیچھے آکر کھڑی ہو گئی۔۔"

"نہیں پہلے آپ تیار ہو جائیں۔۔"

"میں تیار ہوں یار آ جاؤ۔۔۔ ماہ رخ نے کہتے ہوئے اسکے بالوں میں برش پھیرنا شروع

کر دیا صنم نے اپنا نچلا لب کچلا اسے ابلاج سے اس طرح انکار نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔"

"ابلاج۔۔۔ صنم نے دھیرے سے اے پکارا جس نے چونک کر اسے دیکھا تھا۔۔"

"کیا بات ہے؟ ابلاج نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا جو شرمندہ نظر آرہی تھی

"سوری میں واقعی ہیل میں نہیں بیٹھ سکتی تھی تبھی انکار کیا تھا۔۔ آپکو برا تو نہیں لگا؟"
 "ارے نہیں اس میں برا لگنے والی کیا بات ہے پہلے ہی سب میری وجہ سے یہاں ہوہاں
 بس پلیز کمرے کا ستیاناس مت کر دو دیکھو تو کیسے سامان بستر پر پھیلا یا ہوا ہے۔۔ ابلاغ
 نے مسکرا کر کہتے اپنے کمرے کے حال پر رحم دلایا جس پر سب ہنس دی تھیں۔۔"

"کیا بات ہے مصطفیٰ بھائی کچھ پریشان ہیں؟ علی صاحب اپنے بھائی کو دیکھتے ہوئے بولے
 جو اپنا موبائل جیب میں رکھتے ہوئے انکے قریب آئے تھے۔۔"
 "ہاں لیکن فکر مت کرو سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔ مصطفیٰ صاحب نے کہتے ساتھ انکے
 کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے تسلی دی۔۔"

"ٹھیک ہے لیکن اگر پریشانی زیادہ ہو تو مجھے بتائے گا ہم مل کر کوئی حل نکال لیں
 گے۔۔ علی صاحب مسکرا کر بولتے نمبر ملانے لگے گھر کے سبھی افراد لان میں آچکے
 تھے مہمانوں کی آمد بھی شروع ہو چکی تھی۔۔"

"ارے علی فون کرو کہاں رہ گئے ہیں مولوی صاحب بھی آچکے ہیں۔۔۔ مرتضیٰ
 صاحب اپنے دونوں بھائیوں کہ پاس آکر بولے جو انہیں کو فون کر رہے تھے۔۔
 "کوئی فون نہیں اٹھا رہا۔۔ علی صاحب متفکر کہتے دوبارہ نمبر ملانے لگے۔۔"

"بہت خوبصورت لگ رہی ہو بالکل معصوم سی شہزادی ہو جیسے۔۔۔۔۔ جائش کی آواز پر ابلاج نے چونک کر اسے دیکھا جو اسکے سامنے دو زانوں آکر بیٹھا تھا۔۔۔ جبکہ ابلاج اسکو دیکھتی چلی گئی جو خود کسی شہزادے سے کم نہیں لگ رہا تھا۔۔۔

"اچھا مذاق ہے ویسے آپکی گرل فرینڈ نہیں آئی؟ ابلاج طنزیہ انداز میں مسکراتی اس سے پوچھنے لگی جو سنجیدگی سے اسے ہی دیکھ رہا تھا ابلاج کے کہنے پر جائش نے اسکے دونوں ہاتھ تھام چکا تھا جو اپنا ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

"میں ایسے مذاق نہیں کرتا ابلاج۔۔۔ تمہیں ایک مشورہ دوں؟ خود کو میری نظروں سے دیکھنا شروع کرو گی تو یقین جانو تمہیں اپنا آپ بہت خوبصورت لگے گا ہا میری گرل فرینڈ کے آنے کا تو آہی جائے گی۔۔۔ آہ! بہت ہی گہرا رنگ آیا ہے ہمیشہ کی طرح۔۔۔ جائش جواب دیتا اسکے ہاتھوں کو دیکھ رہا تھا آتے جاتے مہمان مسکراتے ہوئے دونوں کو دیکھ رہے تھے جو ارد گرد کی پرواہ کیے بغیر اسکے ہاتھوں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

"جانش۔۔۔ زاری کی آواز پر بیک وقت دونوں نے چہرہ گھما کر سامنے کھڑی زاری کو دیکھا جو آدھے کندھے (half shoulder) گھیر دار میکسی میں تیار کھڑی بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔"

"زاری ہیلو۔۔ تم اکیلی آئی ہو؟ جانش کھڑا ہوتے ہوئے اس سے ملتے ہوئے بولا۔۔
"ڈیڈ اور مام بھی آئے ہیں چلیں۔۔ زاری ایک نظر ابلاج کو مسکرا کر سر کے اشارے سے سلام کرتی جانش سے بولی۔۔"

ابلاج دونوں کو ساتھ دیکھ کر زبردستی مسکراتی وہاں سے آگے چلی گئی۔۔۔

"سنو شرط یاد ہے نہ؟ محمش نے اسکی طرف جھک کر پوچھا جو گجرے پہن رہی تھی۔۔
"بالکل یاد ہے محمش جی لیکن صرف ایک ہفتہ۔۔۔ صنم نے کہتے ساتھ مسکرا کر اسے دیکھا جو گہری نظروں سے اسی کا جائزہ لے رہا تھا۔۔"

"ٹھیک ہے لیکن ولیمے کے اگلے دن سے ایک ہفتہ شروع ہوگا۔۔"

"لیکن مجھے کل قسط۔۔"

"ایک سیکنڈ تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے کل برات ہے اور تم ہو کے ناول اور قسطوں میں پھنسی ہو؟ میری بات کان کھول کر سن لو جب تک شادی ختم نہیں ہوتی کچھ بھی

نہیں لکھو گی۔۔۔ محمش اسکی بات سنتے ہی دھمکی دیتا آگے بڑھ گیا جبکہ صنم گہری سانس بھر کر رہ گئی۔

"ہونہہ میرے معصوم ناولز کے دشمن۔

سبھی مہمان آچکے تھے صرف دو لہن والوں کا انتظار ہو رہا تھا ایسے میں علی صاحب کے ساتھ گھر کے سبھی افراد پریشان ہو گئے تھے دلاور ل اُونج میں بیٹھلیز اکا آیا میج بے یقینی سے پڑھ رہا تھا جب معراج اور محمش اسکے قریب آئے۔۔

"یار کوئی فون نہیں اٹھا رہا اللہ نہ کرے کوئی مسئلہ ہی نہ ہو گیا ہو۔۔۔

محمش متفکر سے کہتا وہیں اسکے پاس بیٹھا جب ابلاج اور حیدر بھی وہیں آگئے تھے۔۔۔ گھر والوں کے ساتھ ساتھ مہمانوں میں چہ میگیاں ہونے لگیں تھیں۔

"مجھے لگتا ہے ہمیں وہاں جانا چاہیے۔۔۔ کیا کہتے ہو تم لوگ؟ حیدر نے کہتے ہوئے ان

سب کو دیکھا جب دلاور نے جھکے سر کے ساتھ موبائل حیدر کی جانب بڑھاتے سر

اٹھایا۔۔

دلاور کو دیکھ کر سب گنگ رہ گئے جو سرخ انکارے ہوتی نظروں سے حیدر کو دیکھ رہا تھا جبکہ چہرہ آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا دانیل جو بسمہ کے ساتھ اندر آرہی تھی ٹھٹھک کر روک گئی۔۔

"سب ختم ہو گیا حیدر بھائی سب کچھ ختم ہو گیا وہ۔۔ وہ مجھ جیسے بیوقوف چپکو شخص سے شادی نہیں کرنا چاہتی۔۔۔ وہ مجھ سے محبت نہیں کرتی کیونکہ میں ایک بیوقوف ہوں۔۔۔"

"دلاور۔۔"

"نن نہیں جائش بھائی میں ایک سمجھدار لڑکی کے لائق نہیں ہوں مجھے اپنی جیسی بیوقوف سے شادی کرنی چاہئے کیونکہ میں اس ہی کے لائق ہوں۔۔۔ دلاور روتے ہوئے جائش کو روکتے ہوئے سر جھکا گیا سب کے ساتھ دانیل بھی دلاور کی حالت پر رو دی۔۔۔"

لاؤنج میں اس وقت جامد خاموشی تھی۔۔ گھر کے سبھی افراد وہاں جماتے سب کی نظریں دلاور پر لگی تھیں جو اپنے باپ کا فیصلہ سن کر پانچ منٹ سے ایک ہی زاویے پر بیٹھا تھا۔۔۔

"دلاور بہت باتیں بنیں گی سوچ لو بیٹا لوگوں کی زبانیں کبھی بند نہیں ہوتی ہیں۔۔۔۔ علی صاحب کی آواز نے جیسے سکوت میں چاک کیا تھا جبکہ دلاور کو اپنا آپ اس وقت بیکار لگ رہا تھا یہ احساس ہی بہت تکلیف دہ تھا کہ اسکی ذات کو ٹھکرا دیا گیا تھا۔ مصطفیٰ صاحب نے اشارے سے سب کو باہر جانے کو کہا جبکہ عمر فارا کے ساتھ وہیں کھڑے دلاور کے جواب کے منتظر تھے۔۔۔"

"دلاور بسمہ کو جانتے ہو سب کہ سامنے ہی ہے دانیل اسی کی بہن ہے اور اسی کی طرح ہی بہت اچھی ہے دیکھو تو کیسے اتنے سے وقت میں کیسے سب سے گھل مل گئی ہے۔۔۔ فارا نے اسے دیکھ کر قائل کرنا چاہا جو انکی بات پر بند دروازے کو دیکھنے لگا جہاں دانیل بے چینی سے چکر کاٹ رہی تھی۔۔۔"

"آہ ٹھیک ہے لیکن پہلے مجھے دانیل سے بات کرنی ہے۔۔۔ دلاور گہری سانس بھرتا ایک نظر اپنی ماں بہنوں کو دیکھ کر بولا۔۔۔"

دلاور کے نیم رضامندی پر سب نے سکون بھری سانس لی تھی۔۔۔

"ہاں سہی ہے لیکن جلدی بات کرنا مولوی صاحب اور مہمان انتظار میں ہیں۔۔۔ علی صاحب نے کہتے ساتھ باہر کی جانب قدم بڑھا دیے۔"

"بسمہ نے جیسے ہی کمرے کا دروازہ کھولا فارا کے ساتھ کھڑے دلاور کو دیکھ کر مسکرائی۔۔۔"

"دلاور کچھ بات کرنا چاہتا ہے اگر تم اجازت دو تو۔۔۔۔"

"ہاں کیوں نہیں یہ اچھا ہے ایک بار دونوں بات کر لیں۔۔۔۔ فارا کہ کہنے پر بسمہ نے نرم لہجے میں مسکرا کر کہا وہ اپنی بہن کہ فیصلے سے بہت خوش اور مطمئن تھی اسے ہمیشہ سے ہی فارا کا بھرپور اہتمام بہت پسند تھا۔۔۔"

بسمہ کہ کہتے ہی فارا نے دلاور کو دیکھا۔۔۔

"ہم چلتی ہیں پھر۔۔۔۔ بسمہ فارا سے کہتی ہوئی ایک نظر دانین پر ڈال کر باہر نکل گئی دونوں کہ جاتے ہی دلاور نے اندر آتے ہی اسے دیکھا جو اسی لمگے میں تیار کھڑی تھی۔۔۔"

"میں لیزا سے محبت کرتا ہوں کیا تم جانتی ہو؟ دلاور یکدم ہی سپاٹ لہجے میں بولا جس نے گہری سانس لیتے سر کو اٹھاب میں جنبش دی تھی۔۔۔"

"اور وہ آپ سے محبت نہیں کرتی تھی کیا آپ اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں؟ دانین کے اچانک اسکے نزدیک آکر دو بدموچھنے پر دلاور کچھ بول نہ سکا۔۔۔"

"خیر اگر آپ یہ باور کروانے آئے ہیں کہ لیزا آپکی آخری محبت ہے جس کی جگہ آپ کسی کو نہیں دیں گے تو فکر مت کریں میں اپنی جگہ خود بنا لوں گی۔۔۔ دانیل کی بات سن کر دلاورا سے دیکھتا رہ گیا ہاں وہ اسے یہی سب کہنے آئے آیا تھا دلاورا کو امید نہیں تھی وہ اسے یوں لاجواب کر دے گی پہلی بار وہ دانیل سے متاثر ہوا تھا۔۔۔"

"دیکھتے ہیں پھر۔۔۔۔۔ دلاورا نے تیکھی مسکراہٹ کے ساتھ اپنا ہاتھ مصافحے کے لیے بڑھایا تھا جس نے مسکراتے ہوئے اسکا ہاتھ تھام لیا تھا۔۔۔۔۔"

دلاورا کے راضی ہوتے ہی ایک بار پھر محفل میں رونق لوٹ آئی تھی سب خوش تھے جبکہ مہمان تجسس میں۔۔۔

کچھ ہی دیر میں دلاورا اور دانیل کا نکاح ہو چکا تھا جہاں سب خوش تھے وہی دلاورا دانیل کے خوشی سے جگمگاتے چہرے کو ناگواری سے گھور رہا تھا۔۔۔

"بہت دانت نکل رہے ہیں کل آؤ تو پھر بتانا ہوں۔۔۔"

رات گئے تک مہندی کی تقریب چلتی رہی ایسے میں سب نے مل کر خوب ہلا گلا کیا۔۔۔ سب کہ ساتھ ابلاج بھی زاری کو جائش کے ساتھ دیکھ رہی تھی جو اسکا پیچھا نہیں چھوڑ رہی تھی۔۔

"رافعت تم بھی تیاری شروع کر دیں اپنے بیٹے کی۔۔۔ مہمان عورت نے رافت بیگم سے معنی خیز لہجے میں کہا ابلاج جو اپنی امی وغیرہ کہ ساتھ وہیں بیٹھی تھی دھک سے رہ گئی۔۔۔"

"کیا مطلب ہے تمہارا نادیہ میں سمجھی نہیں؟ رافت بیگم نے نا سمجھی سے انھیں کہا جو ہنوز مسکرائے جارہی تھیں۔۔"

"ارے اس میں نا سمجھی والی کون سی بات کر دی رافت سب کہ سامنے ہی تو ہے۔۔۔ دیکھو تو کیسے وہ لڑکی تمہارے بیٹے کہ ساتھ ساتھ ہے میری مانو تو نکال چڑھو، ہی لو امیر خاندان کی خوبصورت پڑھی لکھی لڑکی ہے اس سے پہلے ہاتھ سے نکل جائے۔۔۔" امی میں جارہی ہوں ویسے بھی تقریب ختم ہو گئی ہے۔۔

وہ عورت اور بھی کچھ کہہ رہی تھی لیکن ابلاج کا ضبط بکھر رہا تھا۔۔

"میں لے چلتی ہوں میری جان چلو۔۔۔ کائنات بیگم دھیمے لہجے میں کہتیں اٹھ کر
ابلا ج کے ساتھ اندر جانے لگیں جب پلٹ کر جائش کہ ساتھ زاری کو دیکھ کر ٹھنڈی
سانس بھری۔۔۔"

"ابلا ج میں آتی ہوں معراج کو بلا کر۔۔۔ کائنات بیگم اسے کہتیں باہر نکل گئیں۔۔۔"

ابلا ج جو معراج کا انتظار کر رہی تھی جائش کو آتا دیکھ کر وہاں سے جانے لگی جس نے
جھک کر اسکی ویل چیئر کو روکا تھا۔۔۔

"کہاں چل دی۔۔۔"
"تھک گئی ہوں اب سونا چاہتی ہوں۔۔۔ ابلا ج بنا جائش کی جانب دیکھے بولی وہ اسے
نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔ جبکہ جائش اسکی بات سن کر اسے لے کر اندر جانے لگا تھا جو
سٹپٹا گئی تھی۔۔۔"

"میں خود چلی جاؤں گی۔۔۔"

"ہاں میں جانتا ہوں لیکن سب دلاور کے ساتھ ہیں اسلئے میں ہوں نہ۔۔۔ جائش
کہتے ہوئے اندر بڑھ گیا۔۔۔"

"آہ! چلو اب آرام سے سو جاؤ۔۔۔ جانش اسے بیڈ پر بیٹھا کر مسکرا کر بولا اس سے قبل ابلان کچھ بولتی کمرے کا دروازہ کھولتے ہی رفعت بیگم اندر داخل ہوئیں۔۔۔

"امی آپ خیریت تو ہے سب؟ جانش انھیں دیکھتے ہی پریشان ہو گیا تھا۔

"کچھ نہیں وہ تمہیں نیچے زاری کے والد صاحب بلارہے ہیں وہ لوگ جارہے ہیں۔۔۔ رفعت بیگم نے مسکرا کر اسے بتایا جو ایک نظر ابلان کو دیکھ کر کمرے سے نکل گیا تھا۔

جانش کہ جاتے ہی رفعت بیگم مسکراتے ہوئے ابلان کہ پاس آ بیٹھیں جو انہیں کی جانب متوجہ تھی۔۔۔

"آں۔۔۔ وہ سمجھ نہیں آرہا کہاں سے بات شروع کروں۔۔۔

"بڑی امی ایسی بھی کیا بات ہے جو اتنا ہچکچار ہی ہیں؟ ابلان نے انکے ہاتھ کی پشت پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

"آہ! دیکھو ابلان میری جان اپنی بڑی امی کو غلط مت سمجھنا میں نے اس دن تمہاری ڈائری انجانے میں دیکھ لی تھی۔۔۔ رفعت بیگم کا اتنا بتانا تھا کہ ابلان کا چہرہ لٹھے کی مانند سفید پڑھ چکا تھا اتنے سالوں سے جو بات وہ دل میں دفنا کر رکھے ہوئے تھی اس طرح معلوم ہو جائے گی وہ تو تصور بھی نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔

"دیکھو ابلاج مجھے تمہارے لئے واقعی دکھ ہے میری جان لیکن حقیقت سے منہ نہیں موڑا جاتا نہ موڑنا چاہیے۔۔۔۔۔ جائش میرا بڑا بیٹا ہے باپ کہ بعد وہی ہے جو اپنی ماں اور بھائی کا خیال رکھے گا تم سمجھ رہی ہونہ میری بات میں تم سے پیار کرتی ہوں لیکن میں اپنی اولاد سے کہیں زیادہ پیار کرتی ہوں بڑی بہو ہی سب سمجھالتی ہے۔۔۔۔۔ تم میری بات سمجھ رہی ہونہ میری جان؟

"ج جی جی بڑی امی میں میں سمجھ سکتی ہوں۔۔۔ ابلاج کا پورا وجود کپکپا رہا تھا سفید ہوتے لبوں کے ساتھ اس نے انہیں جواب دیا تھا جو اسکی حالت کی پرواہ کیے بغیر آگے ہو کر اسکی پیشانی چوم کر اپنی جگہ سے کھڑی ہو چکی تھیں۔

"مجھے خوشی ہوئی ابلاج تم واقعی بہت پیاری اور سمجھدار ہو۔۔۔۔۔ خیر کیا تم مجھے وہ ڈائری اور تصویر دے سکتی ہو؟ رفعت بیگم کی بات سنتے ہی ابلاج کو شدت سے اپنی سانس روکتی محسوس ہوئی تھی جبکہ ابلاج کی خاموشی کو دیکھ کر وہ خود ہی آگے بڑھ کر دراز سے ڈائری نکال چکی تھیں۔۔۔۔۔

"ب بڑی بڑی امی اگر میں چل چلنے لگوں گی ت تو کیا م۔۔۔۔۔ ابلاج سن ہوتے دماغ کے ساتھ انکے ہاتھ میں ڈائری دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی ایک لمحے کہ لئے رفعت بیگم کا دل کیا کہ ڈائری اسکے حوالے کر دیں لیکن اگلے ہی پل اپنی بہن کی باتیں ذہن میں

گردش کرنے لگیں جو ابلاج اور جائش کو دیکھ کر رفعت بیگم کو خبردار کرتیں ایک
معدور لڑکی کے بہو ہونے کے نقصان گنواچکی تھیں۔۔

"شاید۔۔۔ بے خیالی میں اسے جواب دیتیں وہ کمرے سے نکل گئیں جبکہ ابلاج انکے
"شاید" پر وہ دیوانوں وار بستر سے اتر کر کھڑی ہونے کی کوشش میں دھڑام سے منہ
کے بل گری کے زمین سے پیشانی زور سے ٹکرا گئی۔۔
ابلاج بری طرف پسینے سے شرابور کانپ رہی تھی۔۔

حیدر مجھے تو ابھی بھی یقین نہیں آرہا لیزا نے جو کیا اور پھر دینین سب کسی فلم جیسا لگ رہا
تھا مجھے تو۔۔۔ ماہ رخ حیدر کے سینے سے لگی اسے کہہ رہی تھی جو صوفے پر نیم دراز
بیٹھا سوچوں میں گم تھا۔۔

"ہممم دیکھ لو بہت وقت سے تم کوئی فلم دیکھنا چاہتی تھی اور دیکھو گھر پر ہی سر پرانز دے
دیا۔۔ حیدر بات کو مذاق کا رخ دے گیا جبکہ ماہ رخ جو آج حیدر پر مہربان ہو رہی تھی
سراٹھا کر گھورنے لگی۔۔

حیدر اسکے گھورنے پر گڑ بڑا گیا۔۔

"آپکو مذاق لگ رہا ہے یہ سب بیچارے دلاور کے ساتھ لیزا نے بالکل اچھا نہیں کیا میرے سامنے آئی تو قیمہ بنا دوں گی اسکا تو۔۔۔ ماہ رخ گھورتے ہوئے کہتی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔"

"آہ! اچھا سہی ہے لیکن پلیز میں اس موضوع پر کوئی بات کرنا ہی نہیں چاہتا جو ہو گیا سو ہو گیا اور تم جا کدھر رہی ہو ادھر میرے پاس واپس آؤ۔۔۔ حیدر سنجیدگی سے کہتا آخر میں منہ بنا کر بولا جس نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔"

"اچھا خاصا رومانٹک ماحول تھا اور تم ہو بد ذوق عورت۔۔"

"کیا؟ کیا کہا میں بد ذوق ہاں یہ ادھر ہماری ایک سالہ بد ذوق نظر نہیں آرہی آپکو۔۔۔ ہونہہ خود میں تو جیسے رومانس ہی رومانس بھرا ہے۔۔۔ حیدر کی بات سن کر ماہ رخ کو آگ بگولہ ہو گئی تھی جب حیدر اسکے غصے کو دیکھ کر اٹھ کر ایک ہی جست میں اپنی طرف کھینچ کر گلے لگا چکا تھا۔۔"

"چھوڑیں مجھے۔۔۔"

"ارے میری جان بھڑکتا ہوا شعلہ غصے کی اگلی قسط صبح دے دینا بھی بس میری سنو۔۔ حیدر نے کہتے ہی اسکی کندھے پر پیار کیا وہ جانتا تھا ماہ رخ اس حرکت پر شرم سے کچھ کہہ نہیں سکے گی۔۔"

"ماہ رواٹھ جائے گی۔۔ ماہ رخ غصہ بھولے مَنمنائی تھی جو اسکی نہیں سن رہا تھا۔۔"

"آپ خفا تو نہیں ہیں؟ سارا نے نظریں جھکا کر شرمیلی مسکراہٹ سے مدثر سے پوچھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"اوں ہوں اتنی پیاری منگیتر سے بھلا کون ناراض رہ سکتا ہے ویسے بہت ہی خوبصورت لگ رہی ہو کیا خیال ہے کل نکاح کے ساتھ ہی رخصتی بھی کروالی جائے۔۔۔"

"شرم کریں۔۔۔ مجھے ابھی بی اے کرنا ہے اسکے بعد۔۔۔"

"اسکے بعد کچھ نہیں سمجھی شرافت سے شادی کر لو ورنہ زبردستی نکاح کر کے لے جاؤں گا۔۔۔ مدثر اسکی بات کاٹ کر بولا جو ابھی سیکنڈ ایئر کی طالب علم تھی۔

"اور اگر میں نہیں جاؤں پھر۔۔"

"لگتا ہے زبردستی کا مطلب سہی سے جانتی نہیں ہو تم کیا خیال ہے آج ہی مطلب نہ سمجھا دوں تمہیں؟ سارا کے کہنے پر مدثر اسکے نزدیک آتے ہوئے بولا جو اسے پیچھے کرتی جانے لگی تھی۔

"اب کہاں چل دیں مادام پہلے ہی اتنی مشکل سے آتی ہو۔۔۔"

"صبح جلدی اٹھنا ہے اسلئے شب بخیر۔۔۔ سارا مسکرا کر جواب دیتی تیزی سے وہاں سے بھاگی جبکہ مدثر گہری سانس بھر کر رہ گیا تھا۔۔"

"ابلا ج آپ کیسے گر گئیں تھیں آپ؟ ایر اپریشان سی کبھی ہاتھ دیکھتی تو کبھی پیشانی جہاں زمین پر پیشانی لگنے سے ایک طرف سے سرخ ہو رہی تھی۔۔"

"میں بس کھڑے ہونے کی کوشش کر رہی تھی۔۔"

"اففف! ابلا ج آپ کی ڈاکٹر نے کہا تھا نہ ایک دم سے زور نہیں ڈالنا ہے اور آپ بیساکھی کے بغیر ہی کھڑی ہونے کی کوشش کر رہی تھیں جانتی ہیں نہ ڈاکٹر نے سختی سے منع کیا تھا اس سے پنڈلی کی ہڈی اور متاثر ہو سکتی ہے۔۔ ایرا کی بات سن کر ابلا ج نے خوفزدہ نظروں سے اپنی بہن کو دیکھا تھا۔"

"کیا ہو ابلا ج آپ کی گھبرائیں مت انشاء اللہ ایک دن آپ اپنے پیروں پر کھڑی ہوں گی۔۔ ایرا نے ابلا ج کو گلے لگاتے ہوئے بھیگی آواز میں کہا جس نے اسٹڈی ٹیبل کی طرف دیکھتے کرب سے آنکھوں کو میچ لیا تھا۔۔"

"بڑی امی میرے سینے کا سہارا چھین لیا آپ نے۔۔ ابلا ج سوچتی خود کو بمشکل رونے سے روکنے لگی۔۔"

 اگلے دن بارات تھی۔۔ گھر میں ہر کوئی مصروف نظر آ رہا تھا جبکہ دلاور اپنے کمرے میں اندھیرا کیے بیٹھا تھا جب کمرے کا دروازہ کھلا ساتھ ہی کمرہ روشنی میں نہا گیا تھا۔
 "کیا ہے محمش بند کرو اسے۔۔۔۔ دلاور کے بیزاری سے کہنے پر وہ بنا سنے آ کر گرنے والے انداز میں بیٹھتا سے دیکھنے لگا۔

"کیا ہے ایسے کیوں دیکھ رہے ہو؟

"کچھ خاص نہیں لیکن مجھے یقین نہیں آ رہا ایک تمہاری بہن ہے جسے میرا خیال نہیں اور ایک یہ دانی ہے مجھے تو ایسا لگ رہا تھا جیسے ایک کے ساتھ ایک فری آفر چیزوں کے ساتھ ہوتی ہے ویسے ہی تمہاری زندگی میں ہو گئی ہے ایک منگیترا کے ساتھ دوسری بالکل فری۔۔۔ محمش کے کہتے ہی اندر آتا آمین ہنستا چلا گیا جبکہ دلاور نے اسکی گدی دبوچ لی۔۔

"بڑی خوشی ہو رہی ہے ہاں ابھی بتاتا ہوں۔۔ دلاور اسے دبوچے کہہ رہا تھا جو بھرپور مزاحمت کر رہا تھا۔۔

آمین وہیں کھڑا محظوظ ہو رہا تھا جب شور سن کر ایراجو وہیں سے گزر رہی تھی بھاگتی ہوئی جوش سے اندر داخل ہوئی تھی۔۔

"ارے واہ آپ لوگ لڑ رہے ہیں۔۔۔۔۔ م میرا مطلب کیوں لڑائی کر رہے ہیں؟ ایرا کی نظر جیسے ہی آئین پر گئی گڑ بڑا کر رہ گئی جبکہ ایرا کو وہاں دیکھ کر دلاور نے محمش کو چھوڑ دیا تھا کیونکہ ایرا انورا نجانے میں ہی سہی لیکن بندے کو پھنسا کر رنو چکر ہو جاتی تھی۔۔"

"سدھر جاؤ ایرا کسی دن تمہاری پٹائی کر دوں گا میں۔۔۔ محمش نے کہتے ساتھ آگے بڑھ کر اسکا کان پکڑا تھا آئین کی نظر محمش کے ہاتھ پر ٹک گئی جس سے اس نے ایرا کی کلائی تھامی تھی۔"

"آہ! میں جا رہا ہوں اور تم سب تیار ہو جاؤ۔۔۔ آئین تیز آواز میں کہتا تیزی سے وہاں سے نکلا تھا جبکہ ایرا نے سنجیدگی سے آئین کو وہاں سے جاتے دیکھا۔"

دلہن کے روپ میں سچی سنوری وہ سب لڑکیوں کے گھیرے میں بیٹھی شرمیلی مسکراہٹ سے سب کی باتوں سے لطف اندوز ہو رہی تھی جبکہ ابلاغ سنجیدہ سی بیٹھی زاری کو دیکھ رہی تھی جس کہ آج انداز ہی بدلے ہوئے تھے پوری تقریب میں وہ جائش کہ ارد گرد منڈلاتی نظر آرہی تھی بلیک ساڑی میں پارلر سے تیار ہوئی وہ بہت حسین لگ رہی تھی جبکہ ابلاغ خود بے بی پنک کلر کے شرارے میں فرنیچ چٹیا بنائے

کسی سے کم نہیں لگ رہی تھی لیکن وہ جانتی تھی جو کمی اس میں تھی وہ ہر چیز پر حاوی تھی۔۔

"دائین گھبرا نامت دلاور بہت اچھا ہے اسے وقت لگے گا لیکن سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔"

"ارے بھابھی آپ تو ایسے بول رہی ہیں جیسے دلاور بھائی کہ ساتھ جنگ ہونے جا رہی ہے۔۔۔ صنم ماہ رخ کی بات سن کر اسے بولی جس پر سب مسکرانے لگیں تھیں۔

"یہ کوئی نارمل شادی تو نہیں ہوئی بالکل فلمی ہوئی ہے اسلئے سمجھانا ضروری ہے صنم تم نہیں سمجھو گی۔۔"

"لیکن اگر فلموں کی طرح ہوئی ہے تو دلاور بھائی کہیں آتے ہی غصہ کریں گے اور کہیں گے اٹھو یہاں سے اور آئندہ میری چیزوں کو ہاتھ بھی مت لگانا۔۔۔ سارا ماہ رخ کی بات سن کر نقل اتارتے ہوئے بولی۔۔

"ہا ہا ہا۔۔ تم لوگ بھی نہ اللہ نہ کرے اب چلو اٹھو سب بیچاری کو ڈراؤ مت۔۔۔ ماہ رخ ہستے ہوئے بولتی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔"

سب کے جاتے ہی دانیں ارد گرد کا جائزہ لینے لگی کمرے کو خوبصورتی سے پھولوں سے سجایا گیا تھا۔۔۔

دانیں نے اپنے موبائل میں وقت دیکھا جہاں ایک بجنے والا تھا۔۔۔ اسے بیٹھے بیٹھے آدھا گھنٹہ گزر چکا تھا لیکن ابھی تک دلاور کمرے میں نہیں آیا تھا بیٹھے بیٹھے کمرے میں درد شروع ہو چکا تھا۔۔۔

"اففف تھوڑی دیر لیٹ جاتی ہوں۔۔۔ خود سے کہتی وہ ابھی لیٹی ہی تھی جب دروازہ کھول کر دلاور اندر داخل ہوا دانیں نے چونک کر دروازے کی سمت دیکھا تو جلدی سے سیدھی ہو بیٹھی جبکہ دلاور اسے دیکھ کر تیزی سے آگے بڑھا تھا کہ دانیں اسکے انداز پر گھبرا کر پیچھے کی جانب کھسکی تھی۔۔۔

"تم میری بات غور سے سنو شرافت سے یہاں سے اٹھ کر صوفے پر لیٹو یا نیچے زمین پر۔۔۔ دلاور نے گھورتے ہوئے دانیں سے کہا جو پورے بستر پرے بقول دلاور کے پھیل کر بیٹھی تھی۔۔۔

"کیوں میں کس خوشی میں کہیں جاؤں ایک تو آپکی عزت بچائی ہے یہ نہیں ہو سکا کہ جھوٹے منہ ہی شکر یہ ادا کر دیں لیکن نہیں آپ تو آتے ہی ظالم ہیر و کی طرح میرے

ساتھ سلوک کرنے لگے سارا سہی کہہ رہی تھی۔۔۔ دانیل حیرت زدہ سی دلاور کو دیکھ کر وہ بولی تھی جو سارا کے نام پر چونکا تھا۔۔۔

"ایک منٹ کیا مطلب ہے اس بات کا ہاں میں نے کون سا آ کر تمہارا گلاد بادی ہے؟

دلاور نے گھورتے ہوئے آگے بڑھ کر بستر پر گھٹنار کھا جبکہ دانیل کی آنکھیں پھیل گئیں۔۔۔۔۔

"آپ سیدھے کھڑے رہ کر بات کریں مجھ سے چلیں پیچھے ہٹیں۔۔۔ دانیل ہاتھ کہ اشارے سے پیچھے ہونے کو کہتی خود بستر کہ کنارے تک پہنچ گئی تھی۔۔۔

"دیکھو تم۔۔۔

"آپ دیکھیں میرا مطلب ہے سنیں میرے ساتھ ایسے ظلم نہیں کر سکتے۔۔۔ ایک تو آپ کی عزت۔۔۔۔۔ آ آ

دانیل جو بولنے کے ساتھ کھسک کر اس سے دور ہوتی کنارے تک پہنچ گئی تھی کہتے کہتے دھڑام سے نیچے گر گئی جب کہ خود کو بچانے کہ چکر میں پھولوں کی لڑیوں کو پکڑنا چاہا وہ بھی ہاتھ میں آچکی تھیں۔۔۔

دلاور جو اسی کو دیکھ رہا تھا اسکے گرنے پر چھت پھاڑقمقہ لگاتا گرنے والے انداز میں نیم دراز ہو کر ہنسنے جا رہا تھا۔۔

"ہاہا ہا ہا مجھے یہ انداز بہت پسند آیا بہت اچھے طریقے سے تم نے مجھے جگہ دی ہے بہت شکر یہ ہاہا ہا۔۔ دلاور ہنستے ہوئے کہتا اسے دیکھنے لگا جس کا چہرہ شرمندگی سے سرخ ہو گیا تھا۔

"اس میں شکر یہ والی کیا بات ہے میں تو با تھر و م جانے کے لئے اتری ہوں کپڑے بھی تو بدلنے ہیں مجھے۔۔۔ دانیل جلدی جلدی شہر ار اسمیٹ کراٹھتے ہوئے کہہ رہی تھی جبکہ دلاور اسی کی جانب متوجہ تھا۔۔

"واقعی میں نے پہلی بار کسی کو ایسے اترتے دیکھا ہے خیر کافی درد بھر انداز ہے اترنے کا۔ دلاور کہنی کے بل سکون سے لیٹا مسکراہٹ دباتے ہوئے بولا۔۔

"ہنہ اپنا اپنا طریقہ ہے۔۔ دانیل اسے دیکھ کر لب بھنج کراٹھتے ہوئے بولی۔۔۔ اففف! میری کمر۔۔۔ میں آرہی ہوں ابھی۔۔ دانیل کراہ کر کمر پے ہاتھ رکھتی

آہستہ آہستہ جانے لگی جب اس نے اپنی کمر میں بازو حائل ہوتے محسوس کیا دانیل بری طرح چونکی۔۔

"یہ مت سمجھنا کہ اچانک مجھے تم بہت پسند آگئی ہو میں دوبارہ کسی کو اپنے دل سے کھینے کی اجازت نہیں دوں گا بس مدد کر رہا ہوں۔۔۔۔۔ دلاور سنجیدگی سے کہتا ہے لے کر آگے بڑھنے لگا جبکہ دانیل گہری سانس لے کر رہ گئی۔

"جیسے میں تو مر ہی جاؤں گی۔۔۔"

"کچھ کہا؟ دانیل کی بڑ بڑاہٹ پر دلاور نے چونک کر پوچھا جو اسکی بڑ بڑاہٹ نہیں سن سکا تھا۔۔"

"نہیں کچھ بھی تو نہیں۔۔ آہ! کہاں جا رہے ہیں چھوڑ کر مجھے اندر تک آپکی مدد درکار ہے۔۔۔ اسکے چھوڑنے پر دانیل کراہ کر بولتی پچتائی تھی جبکہ دلاور نے گھورتے ہوئے اسے دیکھا تھا

"میرا مطلب بس یہ ڈوپٹہ اتار کر آپ صوفے پر رکھ دیں۔۔۔"

دانیل گڑ بڑا کر اپنا ڈوپٹہ سسیفتی پنوں سے آزاد کروانے لگی جب دلاور نے آگے بڑھ کر اسکے دونوں ہاتھ ہٹا کر خود نکالنے لگا دلاور کہ یکدم قریب آنے پر دانیل کی دھڑکن تیز تیز دھڑکنے لگی جبکہ شرم سے گال تمتمانے لگے دلاور کی اچانک اسکے چہرے پر نظر گئی تھی پیشانی پے بلوں کا اضافہ ہوا تھا۔۔

"تم شرم رہی ہو؟"

"نہیں ہاں نہیں تو۔۔۔۔۔ دلاور کے اچانک پوچھنے پر دانیل نے اسے دیکھ کر گڑ بڑا کر جواب دیا تھا۔۔

"ہونہہ اچھا شرمالیتی ہو۔۔ کوشش جاری رکھو کبھی تو تمہاری اداؤں سے گھائل ہو ہی جاؤں گا۔۔۔ دلاور تلخی سے کہتا گال تھپتھپا کر پلٹ کر وارڈروب سے شب خوابی کا لباس لے کر کمرے سے نکل گیا تھا جبکہ دانیل ہنوز کھڑی اس سنگدل کو دیکھتی رہ گئی تھی۔۔۔

صبح اسکی آنکھ دروازے پر ہوتی دستک پر کھولی۔۔۔

"آجائیں۔۔۔۔۔ ابلاغ نے اٹھتے ہوئے ڈوپٹہ اڑھتے ہوئے اجازت دی جب دروازہ کھول کر جائش اندر داخل ہوا۔۔۔

"صبح بخیر سب خیریت تو ہے ابھی تک سو رہی ہو؟ جائش اندر آتا حیرت سے اسے دیکھ کر بولا تھا جس نے نظر پھیر کر وقت دیکھا تھا۔۔۔

"رات کو دیر سے سونے کی وجہ سے شاید آنکھ نہیں کھلی۔۔۔ ابلاغ نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

"ہاں بالکل ایسا ہی ہوا ہے خیر میں ایرا کو بھجتا ہوں۔۔۔ جائش مسکرا کر کہتا جانے کہ لئے پلٹا جب ابلاج نے اسے روکا۔۔۔

"آپ اس وقت کیوں آئے تھے کوئی کام تھا؟

"نہیں چاچو سے کوئی کام تھا میں تو بس دیکھنے آیا تھا تمہیں۔۔۔ جائش مسکرا کر بتانا کمرے سے نکل گیا جبکہ ابلاج گہری سانس بھرتی اسٹڈی ٹیبل کی جانب دیکھنے لگی۔۔۔

"آہ!! مجھے ڈاکٹر سے ملنا تھا۔۔۔ ابلاج خود سے کہتی ایرا کا انتظار کرنے لگی۔۔۔

"ارے واہ آج تو شاندار ناشتہ بنا ہے۔۔۔ معراج دسترخوان پر سبے ناشتے کو دیکھ کر چہک کر بولتا نیچے بیٹھا تھا گھر کہ سبھی افراد میز پر ساتھ نہیں بیٹھ سکتے تھے تبھی سب دسترخوان پر ہی ساتھ بیٹھ کر کھاتے تھے۔۔۔

"ظاہر ہے کل ہی دلہن آئی ہے۔۔۔ سارا مسکرا کر بتاتی اسکے ساتھ ہی بیٹھ گئی تھی مدثر نے مسکرا کر سارا کو دیکھا تھا جبکہ معراج سد ف بیگم کی جانب متوجہ ہو گیا تھا۔

گھر کے سبھی افراد وہاں آچکے تھے سوائے دلا اور دانیل کہ اس سے قبل کوئی بلانے جاتا دونوں خود ہی وہاں آگئے تھے۔۔۔

دانیل بسمہ کو دیکھتے ہی بھاگنے کہ انداز میں اس سے گلے ملی۔۔۔

"کیسی ہو داینین؟"

"بالکل ٹھیک ہوں میں۔۔۔۔ داینین بسمہ کہ پوچھنے پر مسکراتے ہوئے بولی کہ بسمہ مطمئن ہو گئی تھی۔۔۔۔"

"داینین اور دلاور تم دونوں کہ لئے میز پر ناشتہ لگوا یا ہے تم وہیں آ جاؤ اور بسمہ تم بھی۔۔۔۔ فوزیہ بیگم نے دونوں کو بیٹھتا دیکھ کر یکدم ٹوکا تھا سب نے چونک کر انھیں دیکھا جبکہ سب کو اپنی طرف دیکھتا پا کر انہوں نے رفعت بیگم اور سد ف بیگم کو دیکھا تھا۔۔۔۔"

"مجھے لگا ہم سب ساتھ ناشتہ کریں گے۔۔۔۔ داینین کے اچانک کہنے پر سب مسکرانے لگے۔

"ہاں کیوں نہیں ضرور وہ بس آج پہلا دن ہے تو تم جھجھکو نہیں تبھی کہا ہے ورنہ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔۔ سد ف بیگم جلدی سے صفائی پیش کرنے لگیں جبکہ دلاور خاموشی سے داینین کو دیکھ رہا تھا۔۔۔"

"ایسی کوئی بات نہیں ہے امی جھجک کیسی پوری شادی میں آپ سب کہ ساتھ ہی رہی ہوں، میں تو ابلا ج آپ کی کہ ساتھ بیٹھوں گی بسمہ آپ کی اگر میز پر بیٹھنا چاہتی ہیں تو کوئی مسئلہ

نہیں ہے۔۔ داینن مسکرا کر کہتی ہوئی ابلا ج کہ پاس جا بیٹھی وہ ایسی ہی تھی گھل مل جانے والی۔۔۔۔

جبکہ دلا اور جو دلچسپی سے اسے دیکھ رہا تھا ابلا ج کہ پاس بیٹھنے پر اسے گھور کر رہ گیا تھا۔۔

رات کو ولیمہ تھا ایسے میں داینن اور گھر کی سبھی لڑکیاں اور عورتیں پارلر جا رہی تھیں سوائے ابلا ج اور کائنات بیگم کہ۔۔۔

"آپ دونوں کیوں نہیں جا رہی ہیں؟ جائش دونوں کہ نزدیک آتے ہوئے پوچھنے

لگا۔۔۔
 "امی آپ چلی جائیں۔۔۔"

"کیوں محترمہ تم کیوں روک رہی ہو چلو تم بھی آجائیں چاچی اس کی مت سنیں یہ بیوقوف ہے۔۔ جائش اسے گھورتے ہوئے ٹوکتا اسے لیکر آگے بڑھ گیا سب دونوں کو دیکھ کر مسکرا رہے تھے جائش اسکی کوئی بات نہیں سن رہا تھا۔۔۔

"جائش یہ کیا طریقہ ہے بیٹا جب وہ نہیں جانا چاہتی تو زبردستی نہیں کرنی چاہے۔۔۔
 رفعت بیگم نے نیچی آواز میں گھورتے ہوئے کہا جسے کوئی پرواہ نہیں تھی۔۔۔

"اُبڑی امی مجھے معلوم ہے میں چاہتا ہوں وہ آج سب کے ساتھ جائے اور آپ فکر مت کریں آدم بیزار لوگوں کے ساتھ زبردستی ہی کرنی چاہیے۔۔۔ جائش شرارت بھرے لہجے میں کہتا مسکرا کر ابلاج کو دیکھنے لگا جو اسی کو گھور رہی تھی۔۔۔"

ولیمے کی تقریب اپنے عروج پر تھی دانیل دلاور کے ساتھ مووی بنوار ہی تھی سب کزنز وہیں جماتھے ابلاج نے مڑ کر جائش کو ڈھونڈنا چاہا لیکن وہ وہاں کہیں نہیں تھا۔۔۔

تم تھوڑی دور ہو کر کھڑی نہیں ہو سکتی ہو؟ دلاور کی سرگوشی میں دانیل نے شرارت سے اسکے بازو میں ہاتھ ڈال کر کندھے پر سر رکھا تھا جب ہوٹنگ پر خود ہی شرمائی تھی۔

"بے شرم۔۔۔"

"کچھ کہا؟ دانیل نے اسکی بڑبڑاہٹ پر چونک کر پوچھا جس نے مسکرا کر اسے دیکھا تھا۔۔۔"

"ہاتھ چھوڑو میرا۔۔۔"

"اہم کیوں شرم آرہی ہے مجھ سے؟ دلاور کی بات سن کر دانیل نے آنکھ مار کر اسے کہا تھا۔"

"اچھا تو نہیں چھوڑو گی؟"

"بالکل بھی نہیں۔۔۔ دانیل نے دو بدو جو اب دیتے سر کو نفی میں ہلایا تھا۔"

"ٹھیک ہے پھر اب بھگتو۔۔۔ دلاور نے مسکرا کر کہتے اپنا بازو چھڑوا کر کمر کو مضبوطی

سے پکڑ لیا تھا دانیل نے دھک دھک کرتے دل کے ساتھ اسے دیکھا جو آرام سے کھڑا

سب کو جواب دے رہا تھا۔۔۔"

NEW ERA MAGAZINE

"مر ترضی صاحب آپ تو جانتے ہی ہیں میری بیٹی دبئی جا رہی ہے اور میں چاہتا ہوں

جائش کی پروموشن کر کہ دبئی والی برانچ میں بھیج دیا جائے سیلری بھی بڑھ جائے گی

آپ کا کیا خیال ہے؟ زاری کہ والد صاحب حال میں جائش کے والد کہ ساتھ بیٹھے

انہیں بتا رہے تھے جائش جو زاری کہ ساتھ ادھر ہی آ رہا تھا لب بھینچ گیا۔۔۔"

"کیا ہوا جائش روک کیوں گئے؟"

"سر کو کیا ضرورت تھی ابو کو بتانے کی اب دیکھنا گھر میں کل تک سب کو معلوم ہو جائے گا۔۔۔ جائش ناگواری سے زاری سے کہتا وہاں سے چلا گیا جبکہ زاری نے غصے سے مٹھیاں بھینچ لیں تھیں۔۔۔"

"محمش میرا دل کر رہا ہے دوبارہ شادی کر لوں تم کیا کہتے ہو اس بارے میں؟ حیدر ماہ رخ کو دیکھتے ہوئے محبت سے بولا جب آمین نے ماہ رخ کو آواز دے کر اپنی طرف بلا یا۔۔۔"

"صبر کریں حیدر بھائی میری بہن کہ سامنے دوبارہ یہ بات دوہرائے گا۔۔۔ آمین کہ کہنے پر حیدر نے صدمے سے دونوں بہن بھائی کو دیکھا جبکہ محمش اور مدثر نیچے چہرہ کی اپنی ہنسی دبا رہے تھے۔۔۔"

"کیا دوہرا ہے؟ ماہ رخ نے آتے ساتھ باری باری سب کو دیکھ کر پوچھا جو آمین کی آخری بات سن چکی تھی۔۔۔"

"ارے یار سالے صاحب سالوں والی حرکتیں مت کرو میں تو یہ کہہ رہا تھا کہ ماہ رخ سے دوبارہ شادی کا اور تم لوگ ہو کہ بچے کی جان کہ پیچھے لگ گئے ہو۔۔۔۔۔ حیدر جوش میں کہتا رہا ہوا تھا جو سب اسکی حالت پر قہقہہ لگا چکے تھے۔۔۔"

"کیا بد تمیزی ہے خردار جو میرے پیارے میاں کو تنگ کیا کسی نے۔۔۔ چلیں آئیں
حیدر ہم چلتے ہیں کھانا کھانے۔۔۔ ماہ رخ مسکراہٹ ضبط کرتی حیدر کا ہاتھ پکڑ کر آگے
بڑھ گئی سب حیرت سے میاں کی بیگم کو دیکھ رہے تھے جو آج کچھ زیادہ ہی مہربان
ہو رہی تھیں۔۔۔"

"یہ انقلاب کب آیا؟ آمین حیرت سے سرگوشی میں بولا محمش نے شانے اچکا دیے۔

ہیلو مدثر کیا بات ہے آپ اور یہاں؟ مشعل کی آواز پر وہ جو پلیٹ پکڑے جا رہا تھا
خوشگوار حیرت سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔
"ارے تم یہاں کیسی ہو؟ مدثر اسے دیکھتے ہی آگے بڑھ کر ملا تھا یہ دیکھے بغیر کہ سارا جو
اسے آتا دیکھ رہی تھی لڑکی کے ہاتھ پکڑنے پر نظر پھیر گئی جبکہ مشعل جو چست میکسی
میں ملبوس تھی اپنے ہاتھ پر مدثر کے انگوٹھے کو سہلاتے محسوس کرتی ادا سے مسکرائی
تھی۔۔۔"

"میرے کزن کا ولیمہ ہے ویسے تم شادی پر نہیں دکھی مجھے۔۔۔ مدثر نے ہنوز اسکا
ہاتھ پکڑے ہوئے کہا جو خود بھی ہاتھ نہیں چھوڑ رہی تھی۔۔۔"

دور بیٹھی سارا نے دوبارہ انھیں دیکھا جب معراج کی آواز پر اسکی جانب متوجہ ہوئی
تھی۔۔

"کیا ہوا معراج؟"

"سارا آپ کو بڑی امی بلارہی ہیں۔۔۔۔۔ معراج کہ کہنے پر سارا چونک کر سر ہلا کر آگے
بڑھ گئی جب معراج نے سجدگی سے مدثر کو اس لڑکی کے ساتھ باہر کی طرف بڑھتے
دیکھ کر اسکے پیچھے گیا اس سے قبل وہ ان تک پہنچتا دونوں گاڑی میں بیٹھ کر آگے بڑھ
گئے تھے۔۔۔۔۔"

"انف میں تو بہت تھک گئی ہوں۔۔۔۔۔ دانی کمرے میں داخل ہوتے ہی گرنے
والے انداز میں صوفے پر بیٹھی تھی دلاور جو اسی کہ پیچھے ہی آ رہا تھا منہ بنا کر کوٹ اتار
کر بیڈ پر رکھتے رکھتے یکدم روکا آنکھوں میں شرارت بھرے ہاتھ میں پکڑے کوٹ کو
اسکے اوپر اچھل دیا وہ جو سکون سے آنکھوں کو موندے ہوئے تھی ہڑ بڑا کر پیٹ سے
آنکھیں کھولتی حیرت سے اپنے چہرے سے کوٹ پکڑ کر دلاور کو گھورنے لگی جو گنگناتے
ہوئے ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتا وارڈروب کھول کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔"

"بندے کو ادھر ادھر بھی دیکھ لینا چاہیے بھولیں مت آپکے ساتھ ایک عدد دلہن موجود ہے۔۔۔۔۔ دانیل کہنے کہ ساتھ آگے بڑھ کر وارڈ روم سے ہیٹنگز نکال کر کوٹ ٹانگنے لگی جبکہ دلاورد لچپسی سے اس پانچ فٹ تین انچ کی دلہن کو دیکھ رہا تھا جو اسکے آگے چھوٹی سی لگ رہی تھی۔۔۔"

"تم بھی مت بھولو میں بھی دولہا ہوں وہ بھی ہنڈ سم لیکن کسی کو قدر ہی نہیں ہے میری کیونکہ میں بیوقوف ہوں۔۔۔ ہونہہ! ہکدم ہی دلاور نے تلخی سے کہا تھا وہ جو مسکراتے ہوئے اسکی بات سن رہی تھی اسکی آخری بات پر رخ موڑ کر اسے دیکھنے لگی۔۔۔"

"اپ واقعی خود کو بیوقوف سمجھتے ہیں؟ دانیل پٹ بند کرتی سینے پر ہاتھ باندھ کر سنجیدگی سے پوچھنے لگی۔۔۔"

"ہاں کیونکہ میں نے ایسی لڑکی سے دل لگایا جسے کبھی بھی مجھ سے محبت ہی نہیں تھی۔۔۔ جانتی ہو یہ احساس کتنا تکلیف دہ ہوتا ہے ہاں ایک طرف محبت بہت اذیت پہنچاتی ہے تم نہیں سمجھو گی کیونکہ تم اس درد سے نا آشنا ہو ابھی۔۔۔"

"اور اللہ نہ کرے کہ مجھے کبھی اس سے آشنائی ہو لیکن ہاں اگر محبت ہوئی بھی تو بھی مجھے اب کھونے کا خوف نہیں ہوگا۔۔۔۔۔ دانیل دو بد و دو معنی لہجے میں جواب دیتی دلاور کو دیکھنے لگی جو سر ہلا کر پلٹ گیا تھا۔۔۔"

"مس لیز ایک بار میرے سامنے آ جاؤ پھر بتاتی ہوں تمہاری ساری بتیسی توڑ دوں گی
ہو نہہ ہائے میرے ہنڈ سم دولہا کیاروگ لے بیٹھے ہیں۔۔۔ دانیں بڑ بڑاتی با تھر و م کہ
دروازے کو بیچارگی سے دیکھنے لگی جہاں دانیں صاحبہ کہ ہنڈ سم دلہا گئے تھے۔۔۔"

سیڑیوں پر بیٹھی وہ مدثر کہ بارے میں سوچ رہی تھی جو اس لڑکی کہ ساتھ ہال سے ہی
غائب تھا۔۔۔

"کون تھی وہ؟"

"سارا آپ ابھی تک جاگ رہی ہیں؟ معراج کی آواز پر سارا چونکی جو نیچے آتے فاصلے پر
اسکے ساتھ آ کر بیٹھا تھا۔۔۔"

"ہاں وہ بس نیند نہیں آرہی تھی خیر تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ سارا زبردستی مسکرا کر اس
سے پوچھنے لگی دونوں کی عمروں میں دو سال کا فرق تھا معراج کی طرح وہ بھی بھائی بہن
میں تیسریے نمبر پر تھی معراج بیس سال کا تھا جبکہ سارا بائیس سال کی تھی۔۔۔"

"مجھے بھی نیند نہیں آرہی تھی۔۔۔ معراج اسکے چہرے کو دیکھتا شانے اچکا کر موبائل
استعمال کرنے لگا۔۔۔"

"ہم! مجھے چلنا چاہیے لیٹوں گی تو نیند آہی جائے گی شب بخیر! سارا لب کچلتی اٹھ کھڑی ہوئی جب معراج نے اسکی کلائی تھامی سارا کو جھٹکا لگا۔۔۔"

"سارا! بھی بھی وقت ہے سوچ لیں مجھے آپکی فکر ہے تبھی کہہ رہا ہوں میں نے خود سنا۔۔۔۔۔"

"خبردار معراج مجھے کچھ نہیں سننا تم نے وہاں کیا سنا مجھے اس سے کوئی سروکار نہیں ہے بڑی امی نے بہت بڑی غلطی کی تھی اس دن تمہیں انکے دفتر بھیج کر۔۔۔ سارا جھٹکے سے اپنی کلائی اسکے ہاتھ سے آزاد کروا کر سخت لہجے میں کہتی تیزی سے وہاں سے چلی گئی تھی جو وہ اسے باور کروانا چاہتا تھا وہ تصور بھی نہیں کرنا چاہتی تھی جبکہ معراج نے غصے سے دیوار پر ہاتھ مارا۔۔۔"

"مدثر بھائی آپکے لائق نہیں ہیں کیوں نہیں سمجھتیں وہ دھوکہ دے رہے ہیں آپکو اففف۔۔۔۔۔ معراج غصے سے بڑبڑاتا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔"

"مشعل چلو میں تمہیں گھر چھوڑ دوں پھر گھر جاؤں گا۔۔۔۔۔ مدثر اپنے کوٹ کا بٹن بند کرتا صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا وہ جو اسی کہ کندھے پر سر رکھے بیٹھی ہوئی تھی منہ بنا کر اٹھی۔۔۔۔"

"میں یہاں سے نہیں جاؤں گی جب تک آپ مجھے جواب نہیں دے دیتے۔۔۔ مشعل
 نروٹھے پن سے بولتی سینے پر بازو لپیٹ کر منہ پھولا کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔
 "میں کہیں نہیں جا رہی جب تک آپ مجھے جواب نہیں دے دیتے آخر کب ہاں کب
 آپ گھر والوں سے بات کریں گے کب تک ہم اسی طرح سب سے چھپ چھپ کر
 ملتے رہیں گے مدثر؟ کہیں ایسا تو نہیں آپ میرے ساتھ صرف وقت گزاری۔۔۔
 "مشعل منہ سے کوئی بیہودہ بات مت نکالنا تم جانتی ہو میں بہت پسند کرتا ہوں تمہیں
 کبھی تنہائی کا فائدہ نہیں اٹھایا۔۔۔ تم میری آئیڈیل ہو یا بس مجھے تھوڑا وقت دو میں
 سہی وقت کا انتظار کر رہا ہوں اگر ابھی میں نے جا کر سارا سے منگنی ختم کی تو محمش اور
 صنم کہ رشتے میں مسئلہ نہ ہو جائے اور یہ میں ہر گز نہیں چاہتا میرا چھوٹا بھائی اپنی منگیتر
 سے بہت زیادہ محبت کرتا ہے پلیز سمجھو میرے لئے یار۔۔۔ مشعل کہ بھڑکنے پر مدثر
 نے اسے کندھوں سے تھام کر اپنے نزدیک کر کے بے بسی سے کہا تھا جو خفگی سے اسے ہی
 دیکھ رہی تھی۔

"اتنی ہی فکر تھی تو کیوں کی تھی اس دبو سے منگنی۔۔۔

"تم جانتی ہو اچھی طرح میں نے اس وقت اپنی ماں کہ کہنے پر یہ سب کیا تھا کیونکہ اگر
 میں انکی بات نہیں مانتا تو وہ میری شادی کہ پیچھے پڑھ جاتیں وہ تو اچھا تھا کہ سارا پڑھ رہی

"وعلیکم السلام۔۔۔ آپ آج آفس نہیں گئے؟

"اہ! نہیں کل سے جاؤں گا... تم بتاؤ ناشتہ کر لیا۔۔۔

"ہمم کر لیا ہے۔۔۔ جائش کہ کہنے پر ابلاج کہ لبوں پر تبسم بکھرا تھا۔۔۔

"گڈ گرل۔۔۔۔۔ چلو باہر چلتے ہیں۔۔۔۔۔

"نہیں میں کہیں نہیں جا رہی اور اس وقت کہاں جانا ہے؟ ابلاج زبان کہ ساتھ سر کو

بھی نفی میں ہلا رہی تھی جبکہ جائش اسکی بات ان سنی کرتا کائنات بیگم کو بتانے گیا

تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"بہت ڈھیٹ ہیں آپ۔۔۔۔۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا؟ ابلاج کہ کہنے پر جائش بیچ پر بیٹھتے ہوئے مزے سے بولا

دونوں اس وقت گھر کے قریب پارک میں موجود تھے۔۔۔ جائش کی بات پر وہ مسکرائی

تھی جب جائش نے سنجیدگی سے اسے دیکھا تھا۔۔۔

"اے رنگیں آنکھوں والی ایک بات پوچھوں؟ جائش کہ کہنے پر وہ اسکی جانب متوجہ

ہوئی تھی جو اسی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

"کیا پوچھنا ہے؟

"یہی کہ تم کبھی کھل کر نہیں ہنستی۔۔۔۔"

"یہ کس نے کہا آپ سے ایسا تو کچھ نہیں ہے۔۔۔ ابلاج دھیرے سے مسکراتی اسے بولی تھی جو ہنوز اسے تک رہا تھا۔۔"

"اچھا واقعی لیکن مجھے تو کبھی محسوس نہیں ہوا کہ تم ہنستی بھی ہو رہی بات کسی کہ بتانے کی تو کیا مجھے اتنا غافل سمجھا ہے؟ جائش کی بات پر اسکا دل چاہا کہ کہہ دے کہ ہاں آپ غافل ہیں میری دیوانگی سے میری یکطرفہ محبت سے۔۔۔۔"

"اُسکریم کھاؤ گی؟"

"ہاں ضرور۔۔۔۔۔ جائش کہ پوچھنے پر اس نے جھٹ کہا تھا جائش کہ پیسوں سے چیز خریدنا سے ہمیشہ اچھا لگتا تھا اور جائش یہ بات اچھے سے جانتا تھا نہیں جانتا تھا تو صرف خود کہ لئے اسکی دیوانگی نہیں جانتا تھا۔۔۔۔۔"

جائش کہ جاتے ہی دولڑکے جو کب سے انہی کی جانب متوجہ تھے جائش کہ جاتے ہی دونوں اسکی طرف بڑھے جب جائش کو آتے دیکھ کر روک گئے لیکن جیسے ہی جائش نے ابلاج کی جانب کور نیٹو آسکریم بڑھائی ہی تھی یکدم کسی نے اسکے ہاتھ پر حملہ کیا تھا اس سے قبل وہ سمجھتے جائش کہ ہاتھ سے دونوں آسکریم کون رنو چکر ہو چکی تھیں ابلاج

کی حلق سے بے ساختہ چیخ برآمد ہوئی تھی لیکن اگلے ہی لمحے ابلاج کہ ساتھ جائش کو بھی جھکتا گا کیونکہ ایسی جرّت دوہی بندے کر سکتے تھے۔۔۔

"ان دونوں کی ایسی کی تیسی۔۔۔۔۔ جائش دونوں کہ دیکھتے ہی انکے پیچھے بھاگا تھا جبکہ ابلاج انکی بچکانہ حرکت پر بے تحاشا ہنسنے لگی۔۔۔

"تیز بھاگو محمش۔۔۔۔۔ بھاگو۔۔۔۔۔ دلاور محمش سے کہتا بھاگتے ہوئے کون کو کھول بھی رہا تھا جبکہ جائش جو پیچھے بھاگ رہا تھا ابلاج کہ ہنسنے پر مڑ کر اسے دیکھنے لگا جو انکی حرکت پر ہنوز ہنس رہی تھی۔۔۔

"تم دونوں کو تو گھر آ کر بتانا ہوں چور کہیں کہ۔۔۔۔۔ جائش دونوں کو دھمکی دیتا ابلاج کی طرف بڑھا تھا جو اسے قریب آتے دیکھ کر سنجیدہ ہو چکی تھی۔۔۔

"ارے یار مجھے دیکھ کر ہنسا بند کر دیا اتنا برا ہوں میں۔۔۔۔۔ جائش شرارت سے کہتا اسکی ناک دبا کر دوزانوں بیٹھا تھا۔۔۔

"کتنا پیارا کیل ہے ماشاء اللہ۔۔۔۔۔ عقب سے آتی کسی عورت کی آواز پر اچانک ہی دونوں چونکے تھے۔۔۔

عورت دونوں کو اپنی جانب متوجہ دیکھ کر مسکرا کر نزدیک آئی تھیں۔۔۔

"ارے ماشاء اللہ تمہاری آنکھیں تو بہت پیاری ہیں لگتا ہے بہت محبت کرتا ہے تم سے۔۔۔ وہ عورت خود ہی دونوں کو دیکھ کر اندازے لگا رہی تھیں ابلاج نے انہیں ٹوکنا چاہا جب جائش نے اسکے ہاتھ پر دباؤ ڈالا۔ یہ اشارہ تھا کہ کہنے دو۔۔۔"

"شکریہ آپکا اچھا اب ہم چلیں گے۔۔۔۔۔ جائش انکے چپ ہوتے ہی کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔"

عورت دونوں کو دعاہیں دیتی وہاں سے آگے بڑھ گئیں تھیں وہ کافی دیر سے ان دونوں کو دیکھ رہی تھیں۔۔۔ انکے جاتے ہی جائش ہنستے ہوئے اسے لئے گھر کی جانب بڑھ گیا جبکہ ابلاج کہ کانوں میں انکی باتوں کی بازگشت ہونے لگیں۔۔۔

Novels | Afsana | Articles | Books | Poetry | Interviews

"کہاں گئے تھے آپ؟ جانتے ہیں ہمیں ابھی جانا ہے۔۔۔ دانیل دلاور کو دیکھتے ہی خفگی سے کہتی اپنے بیگ میں دو تین سوٹ رکھ رہی تھی۔۔۔"

"ابھی کون سی دعوت ہوتی ہے شام تک جائیں گے ایک تو وہاں رکنے جا رہی ہو مجھے زبردستی لیکر شام تک سکون سے بیٹھو سمجھی ورنہ۔۔۔۔۔ دلاور آسکریم کھانا بیڈ پر نیم دراز ہوتے ٹی وی لگا چکا تھا جس نے اسکی بات پر ہاتھ میں پکڑا ڈوپٹہ اسکی جانب اچھالا تھا۔۔۔"

"ورنہ کیا؟ میں ڈرتی نہیں ہوں آپ سے ہونہہ ذرا جو شرم آجائے۔۔۔ داینین نے
 نروٹھے پن سے اسے مزے سی آئی سکرمیم کھاتے دیکھا جو ختم ہونے والی تھی۔۔
 "ایک سیکنڈ میں نے کون سی بے شرمی کر دی ہے بیچارے شریف لڑکے پر الزام مت
 لگاؤ توبہ استغفر اللہ دوراتیں اس صوفے پر گزارے ہیں حالانکہ تمہیں سونا چاہیے
 تمہارے سائز کا ہے لیکن نہیں۔۔۔ اللہ ہی ہدایت دے کیسی ظالم حسیناؤں سے پالا پڑا
 ہے۔۔۔ دلاور منہ بسورتا اونچی آواز میں بڑ بڑائے جارہا تھا جبکہ داینین صدمے سے
 اسے دیکھتی رہ گئی

صنم جو ارد گرد دیکھتی ہاتھ میں ٹرے تھامے دلاور کہ کمرے کہ سامنے سے گزر رہی
 تھی آوازوں پر گھبرا کر دروازے کی جانب بڑھنے لگی جب اچانک دروازہ کھولتے ہی
 گرتا پڑتا دلاور باہر آیا تھا لیکن اپنی بہن کو دیکھ کر کرنٹ کھا کر سیدھا ہوتا اپنے بالوں میں
 ہاتھ پھیرتا کھسیانی مسکراہٹ کہ ساتھ وہاں سے غائب ہوا تھا۔۔
 "اس بندر یا کو تو بعد میں دیکھتا ہوں۔۔

سارا جو بمشکل اپنی ہنسی روکے اپنے بھائی کو دیکھ رہی تھی جو بڑ بڑا رہا تھا اسکے وہاں سے
 جاتے ہی ہنستی چلی گئی۔۔۔ چلو جی یہ بھی حیدر بھائی کی لائن میں آگئے

صنم سب سے نظر بچا کر گھر میں داخل ہوئی تیز تیز قدم اٹھاتی وہ محمش کہ کمرے کی جانب بڑھی تھی۔۔۔

محمش کہ کمرے کہ سامنے کھڑی اس نے دستک دی تھی دلاور کی شادی کی وجہ سے اس نے ایک ہفتے کی چھٹی لی ہوئی تھی۔۔۔

دوسری دستک پر محمش نے دروازہ کھول کر سر تا پیرا سے دیکھا تھا۔۔۔
"کیا بات ہے آج آپ یہاں کیسے تشریف لے آئی ہیں؟ محمش کہہ رہے ہی صنم نے
ٹرے کو اسکے سامنے کیا تھا۔۔۔

"اپنی شرط کا پہلا دن۔۔۔ میرے ہاتھ کا بنانا شتہ نوش فرمائیں منگیترا صاحب۔۔۔ صنم
نے چڑ کر اسے کہا تھا محمش کا قہقہ بے ساختہ تھا لیکن صنم اور چڑ گئی تھی۔۔۔
"اب یہاں تک لے ہی آئی ہو تو آ جاؤ اندر۔۔۔ محمش بمشکل اپنی ہنسی روکتا اندر گیا تھا
مجبوراً سے بھی پیچھے جانا پڑا۔۔۔

"اگلے دن جائش جیسے ہی آفس میں داخل ہوا زاری کو اپنی کرسی پر بیٹھا دیکھ کر ٹھٹھک
کر روکا تھا۔۔۔

"اگلے دن جائش جیسے ہی آفس میں داخل ہو زاری کو اپنی کرسی پر بیٹھا دیکھ کر ٹھٹھک کر روکا تھا۔۔۔۔۔ جو اسے دیکھتے ہی مسکرا کر اٹھ کر اسکی جانب بڑھی تھی۔۔

"ہیلو۔۔۔۔۔ میں کب سے انتظار کر رہی تھی آپکا۔۔۔۔۔

"کس لئے؟ میرا مطلب ہے کچھ کام تھا؟ جائش کو اچانک ہی یاد آیا تھا سامنے کھڑی لڑکی کون تھی اس لئے سمجھل کر وجہ پوچھنے لگا۔۔۔

"ہاں دراصل کل میری برتھڈے پارٹی ہے اور آپکو لازمی آنا ہے۔۔۔

"او پیپی برتھڈے لیکن میں نہیں آسکوں گا مجھے کل ضروری کام ہے

سوری۔۔۔۔۔ زاری کہ لاڈ سے گلے میں باہیں ڈال کر کہنے پر جائش نے کہتے ساتھ اسکے ہاتھ ہٹائے تھے۔۔۔۔۔ وہ یہاں کام کرتا تھا اسکی غلطی نہ بھی ہو تب بھی کوئی بعید نہیں کہ

یوں اسے دیکھ کر نوکری سے نکال دیتے۔۔۔

جبکہ زاری کو اسکا انکار اور گریز کرنا بہت ناگوار گزرا تھا۔۔۔

"کیوں آخر؟ ایسا بھی کیا ہے جو آپ میرے اتنے خاص دن پر آنے سے انکار کر رہے

ہیں؟ خود پے ضبط کر کے وہ اس سے پوچھنے لگی جس کہ ماتھے پر بل پڑے تھے

"اف! بچوں والی حرکتیں مت کرو زاری میں جانتا ہوں ہم نے ساتھ پڑھا ہے لیکن

اس کا یہ مطلب نہیں کہ تم جو چاہو گی وہ میں کرتا جاؤں گا؟ دیکھو زاری میں بہت عام سا

انسان ہوں جسکی زندگی تمہاری طرح ناز نخرے اٹھا کر نہیں کی گئی ہے۔۔۔۔ میں یہاں کام کرنے آتا ہوں جسکے لئے مجھے پیسے ملتے ہیں یہاں کوئی کسی پر احسان نہیں کر رہا لیکن تم نے جو اپنے باپ کو بتا کر تماشا بنوایا ہے اسکے بعد بھی تم مجھ سے یہ امید لگا رہی ہو کہ میں تمہارے رنگ ڈھنگ میں ڈھل کر اپنی اوقات بھول جاؤں تو معاف کرنا میں ان مردوں میں سے نہیں ہوں جو پیسے کمانے کے لئے عورتوں کا سہارا لیتے ہیں۔۔۔۔ ہا میں تو آج سر کو منع کرنے والا تھا لیکن چلو یہ بھی اچھا ہے کہ تم خود ہی اب انہیں منع کر دینا۔۔۔۔ جائش گہری سانس خارج کرتے سخت لہجے میں بولتا لمحے بھر کو چپ ہوا تھا جبکہ زاری آنکھیں پھیلائے ساکت کھڑی اسے دیکھ رہی تھی یقین نہیں آ رہا تھا کہ یہ وہی جائش تھا جو اس سے مسکرا مسکرا کر باتیں کرتا تھا۔۔۔

"ایک بات اور تم میری دوست ہو لیکن سب سے بڑی حقیقت یہ بھی ہے کہ تم اس کمپنی کہ مالک کی بیٹی ہو اسلئے پہلی اور آخری بار سمجھا رہا ہوں دوستی کو دوستی تک ہی محدود رکھو ورنہ تمہارا تو کچھ نہیں جائے گا لیکن میری نوکری ہاتھ سے ضرور چلی جائے گی۔۔۔۔ چلتا ہوں ایک بار پھر سے پیپی بر تھڈے۔۔۔۔ جائش دو ٹوک بات کرتا واپسی کہ لئے چلا گیا تھا فلحال وہ اس وقت یہاں رہ کر کوئی تماشا نہیں بنوانا چاہتا تھا۔۔۔۔"

جائش کہ جاتے ہی زاری ہوش میں آتی طیش میں باہر نکلتی اپنے باپ کہ پاس جا رہی تھی جو اس وقت میٹنگ میں مصروف تھے لیکن اسے کوئی پرواہ نہیں تھی۔۔۔۔

۔۔۔۔ "سارا۔۔۔۔ معراج کی آواز پر سارانے چونک کر اسے دیکھا جو یقیناً فٹ بال کھیل کر آ رہا تھا۔۔۔۔

"کیا ہوا؟ سب کی موجودگی میں اس نے ڈرتے ڈرتے اسے دیکھا سے ڈرتا ہوا سب کہ سامنے مدثر کا ذکر نہ چھیڑ دے جبکہ وہ اسکے تاثرات دیکھتے ہی سمجھ گیا تھا اسلئے اسے مطمئن کرنے کہ لئے دھیرے سے مسکرایا تھا۔۔۔۔

"مجھے بھی چائے لادیں جب تک میں کپڑے بدل لوں۔۔۔۔ معراج کہتے ہوئے وہاں سے چلا گیا تھا جبکہ مدثر جو وہیں سب کہ ساتھ بیٹھا ان دونوں کی طرف متوجہ ہوا تھا کسی خیال کہ آتے ہی پر اسرار طریقے سے مسکرایا تھا۔۔۔۔

سارانہ سہی لیکن معراج یہ کام بخوبی کر سکتا تھا۔۔۔۔۔ خود کلامی کرتا وہ اٹھ کر اسکے پیچھے گیا تھا۔۔۔۔

"ایر امیرے کمرے میں ادا بھی۔۔۔ آئین عجلت میں سختی سے حکم دے کر لمبے لمبے ڈگ بھرتا دروازہ بند کرتا وہاں سے نکل گیا تھا ایراجو فوزیہ بیگم کہ کمرے میں انکے دھولے ہوئے کپڑے ترتیب سے رکھ رہی تھی بری تھی گھبرا گئی۔۔۔"

"انہیں کیا کام ہو سکتا ہے مجھ سے؟ ایرا بھی سوچ ہی رہی تھی جب آئین ایک بار پھر وہاں آیا لیکن اس بار وہ آتے ہی اسکا ہاتھ پکڑ کر کچھ بھی بولے بنا اپنے ساتھ کمرے کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔"

ایراجو اسکے حکم پر ہی گھبرا گئی تھی آئین کی حرکت پر ششدر رہ گئی تھی بھلا ایسا بھی کیا تھا جو وہ خود اسے لے کر اپنے کمرے میں جا رہے تھے۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کمرے میں داخل ہوتے ہی آئین نے اسکا ہاتھ چھوڑ دیا تھا۔۔۔

"مجھے تم سے کچھ پوچھنا ہے۔۔۔ آئین چلتا ہوا اسکے سامنے آیا تھا جو پہلے ہی اسکی حرکتوں سے الجھن کا شکر ہو رہی تھی۔۔۔"

"مجھ سے؟"

"کیا مطلب ہے تم سے؟ کمرے میں کوئی اور بھی نظر آ رہا ہے تمہیں؟ بے ساختہ ایرا کی بات پر غصے سے اس نے کہا تھا جو لب کچل کر رہ گئی تھی۔۔۔"

"میری بات سنو ایرازین سے دور رہو سمجھ آرہی ہے میری بات۔۔۔۔،۔۔ آمین
یکدم ہی اسکے نزدیک آکر سختی سے اسے کہہ رہا تھا جو زین کہ نام پر بری طرح چونکی
تھی۔۔

"آپ کیسے جانتے ہیں اسے اور وہ بہت اچھا ہے ہر کام میں مدد کرتا ہے میری بے وجہ
کیوں میں ایسا کروں۔۔۔۔ ایرا کہ تاثرات کہ ساتھ لہجے میں بھی حیرت تھی۔
ایرا کہ منہ سے زین کی تعریف نے اسے آگ بگولہ کر دیا تھا آگے بڑھ کر بازؤں سے
تھام کر اس نے اسے اپنے نزدیک کیا تھا ایرا کو اپنے بازؤں پر اسکے ہاتھوں کی سخت
گرفت نے ڈرا دیا تھا اسکے پکڑ کی شدت سے وہ بخوبی اندازہ لگا سکتی تھی کہ وہ اس وقت
کتنے غصے میں تھا۔۔

"ایرا انور جب کسی بارے میں نہیں پتہ ہو تو ہمیں چاہیے خود کو عقلمند ثابت کرنے کی
کوشش نہ کی جائے ورنہ بعد میں نقصان اٹھانا پڑھ جاتا ہے۔۔ اب اگر مجھے پتہ چلا کہ تم
پھر اس سے ملی ہو تو انجام کہ لئے تیار رہنا۔۔۔ آمین سپاٹ و سرد لہجے میں کہتا اسے
دیکھنے لگا جسکی سانس رکی ہوئی تھی آمین جو اسے دیکھنا گوارا نہیں کرتا تھا آج خود اسکے
نزدیک تر کھڑا بری طرح اس کا دل دھڑکا رہا تھا۔۔۔

"اب جاسکتی ہو تم۔۔۔ گہری نظروں سے اسے دیکھ کر آمین اسے چھوڑ کر کمرے سے جا چکا تھا جو ہنوز اپنے بازؤں پر اسکا لمس محسوس کر رہی تھی۔۔۔"

 "ڈیڈ اس نے میری بہت بے عزتی کی ہے۔۔۔۔"

"ریلیکس زاری میری جان رونا بند کرو میں نے کہا ہے نہ وہ ضرور کل آئے گا۔۔۔ زاری روتے ہوئے اپنے باپ سے بولی جو اپنی بیٹی کی آنکھوں میں آنسو برداشت نہیں کر پارہے تھے اپنی اکلوتی لاڈلی بیٹی کو کبھی اونچی آواز میں ڈانٹا نہیں تھا اور آج وہ ایک ایسے شخص کے لئے رو رہی تھی جو انکے لئے ایک ملازم کی حیثیت رکھتا تھا صرف اپنی لاڈلی کی وجہ سے وہ ایک ملازم کہ گھر گئے تھے۔۔۔ زاری نے اپنے باپ کی بات سن کر نفی میں سر ہلایا۔۔۔"

"وہ نہیں آئیں گے ڈیڈ اور وہ دبئی والی آفر بھی ٹھکرا کر چلے گئے ہیں۔۔۔۔ مجھے تو لگتا ہے ضرور وہ اس معذور کارٹون ٹائپ لڑکی کے لیے یہ سب کر رہے ہیں ہاں یہی بات ہوگی ورنہ کل تک تو ہم دونوں کتنا خوش تھے۔۔۔۔ ہاں ڈیڈ ضرور وہی ہے اس سب کے پیچھے پلیز آپ اسے ہم دونوں کے بیچ میں آنے سے روکیں پلیز ڈیڈ۔۔۔۔ زاری عجیب لہجے میں اپنے باپ کے ہاتھ تھام کر کہتی انکے گلے لگ کر رونے لگی۔۔۔"

"زاری تم ایک فضول شخص کہ لئے خود کو ہلکان مت کرو تمہیں اس سے بھی اچھا۔۔۔"

"نہیں ڈیڈ صرف اور صرف جائش وہ کیسے مجھے ٹھکرا سکتے ہیں کیا کمی ہے مجھ میں۔۔۔ اپنے باپ کی بات کاٹی وہ غرورانہ انداز میں گھورتے ہوئے باپ سے کہہ رہی تھی جو سوچ میں پڑھ گئے تھے۔۔۔"

"آہ! ٹھیک ہے مجھے بتاؤ کس لڑکی کی بات کر رہی تھی تم؟ بالآخر وہ کچھ سوچتے ہوئے اپنی بیٹی سے پوچھنے لگے تھے۔۔۔۔۔"

"ماہ رخ سنو میں جا رہا ہوں۔۔۔۔۔ حیدر سنجیدگی سے اسکے عقب میں آکر کھڑا ہوا تھا۔۔۔"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اب کہاں جا رہے ہیں؟ ماہ رخ نے چونک کر اسے دیکھا جو کچھ پریشان لگ رہا تھا۔۔۔"

"پاپا کہ پاس جا رہا ہوں دکان پر۔۔۔۔۔"

"سب خیریت ہے آپ کچھ پریشان لگ رہے ہیں؟ ماہ رخ اسے دیکھ کر پوچھنے لگی جو ضرورت سے زیادہ سنجیدہ نظر آ رہا تھا۔"

"ہاں سب ٹھیک ہے پریشان مت ہو آدھے گھنٹے تک آ جاؤں گا۔۔۔ حیدر زبردستی مسکرا کر جھک کر اسکا گال چوم کر کمرے سے نکل گیا۔۔۔۔۔"

انور چاچو سے گاڑی چابی لے کر جیسے ہی گاڑی میں بیٹھا جائش کو دیکھ کر روکا دونوں ایک دوسرے کو دیکھ چکے تھے۔۔۔

"حیدر بھائی کہاں جا رہے ہو؟ جائش نے قریب آ کر پوچھا۔۔

"کچھ کام ہے آ رہا ہوں آدھے گھنٹے تک تم بتاؤ کہاں سے آرہے ہو؟

"یہ لینے گیا تھا؟ حیدر کہ پوچھنے پر جائش نے دونوں ہاتھوں میں تھامے شاپرزدیکھائے تھے۔

"ہیں؟ یہ کس کے لئے؟ کس کی سالگرہ ہے جلدی سے بتا دو۔۔۔ ایسے مت گھورو

میرے بھائی ابھی مجھے واقعی یاد نہیں آ رہا۔۔۔ حیدر حیرت سے پوچھتا اسکے گھورنے پر

بیچارگی سے بولا تھا۔۔۔

"ہاہاہا! چلیں ٹھیک ہے ابلاج کی برتھڈے ہے کل آپکو یاد نہیں یہ بات میں اسے بعد

میں آرام سے بتاؤں گا۔۔۔ جائش ہنستے ہوئے اسے تنگ کرنے لگا تھا۔۔۔

"ارے یار مت کرو وہ ناراض ہو جائے گی مجھ سے خیر چلو میں چلتا ہوں تب تک سب

کو غبارے پھلانے کا کام دے دو۔۔۔ حیدر کہتا ہوا گاڑی اسٹارٹ کر چکا تھا۔۔

"چلیں ٹھیک ہے ویسے دلاور بھی آنے والا ہو گا دانیل کو لے کر۔۔۔ جائش مسکرا کر کہتا اندر کی جانب بڑھ گیا جبکہ حیدر تیزی سے وہاں سے نکلا تھا پندرہ منٹ کہ سفر میں بلاخر ایک گھر کہ سامنے گاڑی رکی تھی۔۔۔

حیدر گاڑی سے اتر کر لمبے لمبے ڈگ بھرتا دروازے تک پہنچ کر بیل بجا چکا تھا جب ایک ہی بیل پر دروازہ جھٹکے سے کھلا تھا وہ جو بھی تھے بے قراری سے آنے والے کہ لئے منتظر تھے۔۔۔

حیدر انھیں دیکھتے ہی مسکرایا تھا۔۔۔

"پاپا۔۔۔۔۔ تین سالہ بچہ حیدر کو دیکھتے ہی تیزی سے آکر سکی ٹانگوں سے لپٹ گیا تھا حیدر نے جھک کر سرعت سے اسے اپنی گود میں اٹھا کر اسکے ٹماٹر جیسے نرم و ملائم گالوں کو چوم کر اپنے گلے سے لگایا تھا۔۔۔

"پاپا کی جان۔۔۔۔۔ کیسا ہے میرا" حیرم حیدر "

"السلام علیکم۔۔۔۔۔ کیسی ہیں آپ؟ حیدر حیرم کو پیار کرنے کہ بعد سامنے کھڑی چھبیس سالہ لڑکی سے بولا جو ان دونوں کو دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔۔۔

"وعلیکم اسلام۔۔۔۔ میں ٹھیک ہوں حیدر بھائی اندر آجائیں۔۔۔۔ حورم نے مسکرا کر جواب دیتے سے اندر آنے کا راستہ دیا تھا جو اندر داخل ہوتا ایک بار پھر حیرم کو پیار کرتا سے حورم کو دے کر کمرے کی طرف بڑھ گیا تھا۔۔۔۔"

"السلام علیکم۔۔۔۔ ہم آگئے واپس غریبوں۔۔۔۔ دلاور لاؤنج میں داخل ہوتا باہیں پھیلا کر زور و شور سے اعلان کرتے ہوئے آیا پیچھے ہی دانیل نے گھور کر دلاور کو دیکھا تھا جس نے اسے وہاں بھی سکون سے رہنے نہیں دیا تھا۔۔۔"

"وعلیکم اسلام۔۔۔۔ غریبوں کے مہا غریب تشریف لاکے ہیں۔۔۔ آجاؤ اب جلدی سے یہ غبارے پھلاؤ تب تک میں اور آمین رین لگاتے ہیں۔۔۔۔ جائش دلاور کو جواب دیتا ایک نظر سب پر ڈالتا ربن کھولنے لگا۔۔۔"

"ہاہاہا! آجاؤ بھئی مہا غریب کام پر لگو۔۔۔۔ مدثر ہنستے ہوئے اسے بولا۔۔۔۔ جس نے مدثر کہ ساتھ دانیل کو بھی گھورا تھا۔۔۔"

"تمہیں بڑی ہنسی آرہی ہے بھولو مت شوہر ہوں تمہارا اس حساب سے تم بھی وہی ہو جو میں ہوں اب آؤ مدد کرو میری۔۔۔"

"اب یہ کس نے کہا۔۔۔ تم نے وہ کہاوت نہیں سنی حور کہ ساتھ لنگور۔۔۔۔۔ محمش جو کب سے خاموش تھا چڑانے والے انداز میں بولا تھا سب نے اسکی بات پر قہقہہ لگایا تھا اس سے قبل دلاور جو ابی حملہ کرتا صنم جو اسی کہ ساتھ برتھڈے کا بنز لگوار ہی تھی بھائی کو لنگور کہنے پر تڑپ گئی۔۔۔

"محمش۔۔۔۔۔"

"صنم۔۔۔۔۔ محمش نے بھی اسی کہ انداز میں صنم کا نام لیا جس پر سب ہنس کر اپنے اپنے کام میں لگ گئے تھے جبکہ صنم ناک چڑھا کر رہ گئی تھی۔۔۔

"سارا مجھے کچھ بات کرنی ہے آپ سے۔۔۔ معراج اسکے ساتھ بیٹھتے ہوئے بولا جسے دھاگہ بندھنے کا کام دیا ہوا تھا۔۔۔

"معراج اگر مدثر کہ متعلق کوئی بات ہے تو پلیز مجھے کوئی بات نہیں سننی۔۔۔

"سارا مصروف سی اسے پہلے ہی وارن کر چکی تھی جو افسوس سے اسے دیکھ کر رہ گیا تھا۔۔۔

"مجھے حیرت ہے آپ پر اتنا کچھ بتانے پر بھی آپ یہ کہہ رہی ہیں۔۔۔ معراج کی بات پر اس نے گھورتے ہوئے معراج کو دیکھا دونوں قالین پر بیٹھے سرگوشی میں باتیں کر رہے تھے مدثر سرسری نظر دونوں پر ڈال کر دوبارہ اپنے کا میں لگ گیا تھا۔

"ہاں میں جانتی ہوں وہ کسی اور سے شادی کرنا چاہتے ہیں لیکن میں اپنی وجہ سے اپنی بہن کی خوشیوں میں رکاوٹ کا سبب نہیں بن سکتی ہوں یہی سننا چاہتے تھے ناں بس ہوگی اب تسلی یا اور کچھ کہنا ہے؟ سارا ضبط سے کہتی دوبارہ اپنے کام کی طرف متوجہ ہو گئی جبکہ معراج حیرانگی سے اسے دیکھتا چلا گیا۔۔۔

حیدر جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا اپنے ہم عمر شخص کو بستر پر نیم دراز دیکھ کر مسکراتے ہوئے سلام کرتا اسکے قریب بیٹھا۔۔۔

وہ جو آنکھیں موندے ہوئے تھا آواز پر چونک گیا آہستہ سے آنکھیں کھولتے خوشگوار حیرت سے اسے دیکھ کر اٹھنے لگا جب حیدر نے اسے وہیں روک دیا۔۔۔

"لپتے رہو یار حیدر۔۔۔۔ حیدر نے اسے روکتے ہوئے کہا۔۔۔۔ دونوں اسکول کہ دوست تھے جن کی دوستی عمر کہ ساتھ گہری ہو گئی تھی یہ اتفاق ہی تھا کہ دونوں کہ نام بھی ایک ہی تھے دونوں ہی بائیک ریسنگ کہ شوقین تھے حیدر درانی جس نے اپنی ہی

یونیورسٹی فیلو سے محبت کی شادی کی تھی جسے حیدر کہ سب گھر والے بھی جانتے تھے۔۔۔

"یاد آگئی تمہیں کہ ایک عدد دوست بھی ہے جو دو مہینے سے بستر پر پڑا ہے۔۔۔ حیدر درانی نے روٹھے لہجے میں اسے دیکھا تھا جو مسکرا رہا تھا۔۔۔

"مجھے بھابھی کا فون آیا تھا کہ تمہارا دوست بستر پر ہڑے پڑے پاگل ہو چکا ہے آکر اسکی عقل ٹھکانے لگا دو بس اسلیے میں آگیا۔۔۔ حیدر بے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا جو سنتے ہی شدید ناراضگی میں چہرہ پھیر گیا تھا جبکہ حیدر اسکے ناراض ہونے پر قہقہہ لگا کر ہنس دیا تھا۔۔۔

یکدم دروازہ کھولا تھا ساتھ ہی حورم اور حیرم دونوں اندر داخل ہوئے تھے حورم نے چائے کہ ساتھ لوازمات لا کر کمرے میں موجود ٹیبل پر رکھے تھے جبکہ حیرم بھاگتے ہوئے حیدر کی گود میں چڑھ گیا تھا۔۔۔

"بھابھی ان سب کی ضرورت نہیں تھی۔۔۔ حیدر نجل سا ہوتا اسے بولا تھا۔۔۔

"بہت ہی ناشکرے انسان ہو یا تمہیں تو خوش ہونا چاہیے یہ سب مل رہا ہے ورنہ میری طرح روز کچھڑی کھانا پڑے نہ پھر تمہیں ان سب کی اہمیت کا اندازہ ہو۔۔۔ حیدر درانی نے کہتے ساتھ حورم کو دیکھا جو مسکرائے جا رہی تھی۔۔۔

"پاپا بسکٹ۔۔۔ حیرم نے حیدر کہ گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے ٹیبل کی جانب متوجہ کیا۔۔"

"ہاں پاپا کی جان چلو ہم کھاتے ہیں تمہارے ڈیڈی تو کچھڑی کھائیں گے۔۔۔۔ حیدر اسے چڑاتے ہوئے حیرم کو لیے اٹھ کر صوفے پر جا بیٹھا جگہ حیدر دورانی ہنوز اسے گھور رہا تھا۔۔۔"

"ہاں ہاں کھاؤ پاپا اور پاپا کا بیٹا۔۔۔ حیدر درانی منہ پھولا کر بولا اسکے چڑنے پر حیدر اور حورم ہنس دیے جب کہ وہ دونوں کو گھور کہ رہ گیا تھا۔۔"

"ایر اسنو۔۔۔۔۔ ابلاغ جو ماہ رخ کہ پاس بیٹھی باتیں کر رہی تھی ایرا کو اندر باہر ہوتے دیکھ کر اپنے نزدیک بلا یا تھا۔۔"

"جی آپ؟ ایرا اسکے پاس بیٹھتے ہوئے بولی جو ہنوز کسی گہری سوچ میں ڈوبی ہوئی تھی۔۔۔"

"کیا بات ہے اتنی بے چین کیوں لگ رہی ہو؟"

"نہیں تو ایسی تو کوئی بات نہیں ہے وہ پیپرز ہونے والے ہیں نہ بس اسی کی ٹینشن ہے۔۔ ایرا بہانہ بناتے ہوئے بولی جس نے حیرانگی سے ایرا کی بات سنی تھی۔۔"

"لیکن وہ تو پانچ مہینے بعد ہیں نہ؟ ابھی سے کیوں اتنی ٹینشن لے رہی ہو؟ ابلاج نے حیرانگی سے پوچھا تھا ماہ رخ جو ماہ رو کو کندھے سے لگائے تھپتھپا رہی تھی وہ بھی اسے دیکھنے لگی جو اسکی بات سن کر گڑ بڑا گئی تھی۔۔

"ارے ہاں میں تو بھول ہی گئی تھی یونہی ٹینشن لے رہی تھی میں تو اچھا پھر میں جاتی ہوں۔۔۔ ایرا گڑ بڑا کر مسکراتے ہوئے وہاں سے اٹھ کر جلدی سے غائب ہوئی تھی ابلاج اور ماہ رخ نے الجھ کر ایک دوسرے کو دیکھا تھا۔۔۔

"حیدر کیوں مایوس ہوتے ہو یا تم جلد ٹھیک ہو جاؤ گے دیکھو کتنی تیزی سے بہتر ہو رہے ہو ورنہ جب ایکسیڈنٹ ہوا تھا کتنی بری حالت تھی تمہاری۔۔۔ حیدر اسے سمجھاتے ہوئے بولا جس نے مسکرا کر اسے دیکھا تھا۔۔۔

"ہاں سہی کہہ رہے ہو لیکن اسکی وجہ سے حورم کو سب سمجھا لیا پڑھ رہا ہے یہ سب مجھ سے برداشت نہیں ہوتا ابو (سسر) ہر تین مہینے مجھے پیسے دیتے ہیں اور یہ چیز مجھ سے برداشت نہیں ہوتی وہ بیچارے پہلے ہی حسنیٰ کی پڑھائی کا خرچہ اتنی مشکل سے کرتے ہیں ہا! کاش میرے والدین حیات ہوتے تو میں کبھی ان سے پیسے نہ لیتا۔۔۔ یہ سب میری غلطی ہے حورم ہمیشہ منع کرتی رہی ٹریک پر جانے سے لیکن تم جانتے ہو یہ شوق

زنجیر بن جاتے ہیں پھر شرط پر اچھے خاصے پیسے مل جاتے تھے۔۔۔ حیدر درانی دکھ سے کہتا سانس لینے کہ لئے روکتا دوبارہ بولنا شروع ہوا جبکہ حیدر اسے ہی دیکھ رہا تھا۔
 "تم اس وقت نہیں ہوتے تو شاید میں اپنے بچے کو بھی کھو بیٹھتا تم نے بہت ساتھ دیا ہے ہمارا اللہ تم جیسا مخلص دوست ہر کسی کو دے۔۔۔ بہت شکریہ یار ہر چیز کہ لئے۔۔۔ حیدر درانی مسکراتے ہوئے اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا جس نے آگے بڑھ کر اسے گلے لگایا تھا۔

"بس کریا اب رلاؤ گے کیا۔ ویسے جس دن حیرم نے مجھے پایا بولنا شروع کیا نہ یہ میرے لئے بہت خوبصورت شکریہ تھا۔۔۔ اسلئے پلیز اب شکریہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ حیدر کہہنے پر وہ مسکرایا تھا۔

"بھئی تاپا ہوا سکے ویسے ماہ رخ بھا بھی کو بتایا نہیں ابھی تک؟
 "یار کیوں بچے کی جان کہ دشمن بنے ہو محترمہ نے تمہیں دیکھتے ہی جا کر کمرے سے بے دخل کر دینا ہے مجھے۔۔۔ حیدر اسکی بات پر گھورتے ہوئے بولا جس پر دونوں ہنس دیے۔۔۔

"ایک بار مجھے ٹھیک ہونے دو خود آکر بتاؤں گا کہ کیسے ایکسیڈنٹ ہوا لیکن حیدر میری مانوں تو تم بھی ان سب کو چھوڑ دو۔۔۔ حیدر درانی شرارت سے کہتے آخر میں سنجیدہ ہوا جس نے کچھ سوچتے ہوئے سر ہلانے پر اکتفا کیا تھا۔۔

"لیکن ایک شرط پر مانوں گا؟ حیدر کچھ سوچتے ہوئے بولا جس نے اچھنبے سے اسے دیکھا

تھا

"کیسی شرط؟

حیدر نے ہاتھ میں تھامے پیسے اسکے ہاتھ پر رکھے۔۔

"اس بار انکل سے پیسے مت لینا۔۔

"لیکن تم۔۔۔

"چپ رہو یا میں کسی سے بھی لے لوں گا لیکن تمہارے پاس صرف میں ہی میکے سے

ہوں۔۔۔ حیدر اسے ٹوکتا شرارت سے بولا جس کی آنکھوں میں نمی جھلملائی تھی۔۔

حورم جو دروازے پر کھڑی تھی آنکھ کا کنارہ پوچھتی باہر نکل گئی تھی اسے معلوم تھا یہ

وقت بہت مشکل تھا حیدر اور اسکا باپ دونوں ہی اپنی اپنی جگہ بے بس تھے۔۔

"آآآ!! داینین جو آخری غبارہ باندھ رہی تھی کان کہ قریب آواز پر چیخ مار کر اپنی جگہ سے اٹھی لیکن جیسے ہی دلاور پر نظر پڑی خونخار نظروں سے اسے دیکھنے لگی جو غبارے کو تھوڑا سا پھولا کر دونوں طرف سے کھینچ رہا تھا جس سے آواز پیدا ہو رہی تھی۔۔۔ سب دلاور اور داینین کو دیکھ کر محظوظ ہو رہے تھے کون کہہ سکتا تھا بچوں کی طرح حرکتیں کرنے والے یہ میاں بیوی تھے۔۔۔"

"جائش بھائی میں یہ غبارہ لے لوں؟ داینین نے ہاتھ میں تھامے غبارے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا جس نے جھٹ سے اجازت دی تھی۔۔۔"

"شکریہ۔۔۔ اور آپ میں چھوڑوں گی نہیں آپکو۔۔۔ داینین جائش سے کہتی دلاور کو دھمکاتی اسکی جانب بھاگی جو ہر چیز پھلانگ کر بھاگا تھا جبکہ داینین اسکے پیچھے بھاگی تھی۔ دونوں کو بھاگتے دیکھ کر سب کہ قہقہے چھوٹ گئے۔۔۔"

ہنستے ہوئے آمین کی نظر ایر پر پڑی جو موبائل میں جھکی تھی۔۔۔۔۔

"یار کیا کر رہی ہونچے کی جان لوگی۔۔۔ دلاور بھاگتے ہوئے کمرے میں آتے ہی بستر پر جا کھڑا ہوا جبکہ داینین کہ ہاتھ سے غبارہ چھوٹ گیا۔۔۔"

"دلاور میرے بستر سے نیچے اتریں ساری چادر برباد کر دی ہے۔۔۔ دانیل گھورتے ہوئے اسے بولی جس نے سر جھکا کر چادر دیکھی تھی۔۔۔

"ایسا بھی کیا ہے چادر میں خراب ہونے کے لئے ہی تو ہوتی ہے۔۔۔۔۔ دلاور اسے تپاتے ہوئے کہتا اچھل کر بستر پر لیٹا دانیل مارنے کے لیے آگے بڑھی لیکن اگلے ہی لمحے دلاور کہ اٹھ کر بیٹھنے پر روک گئی۔۔۔

"دیکھو تو پوری چادر پر جا بجا سلوٹیں کتنی حسین لگ رہی ہیں۔۔۔۔۔ دلاور شرارت سے اسکے چہرے کو دیکھتے ہوئے بولا تھا دانیل اسکا بازو پکڑ کر اسے اٹھانے لگی جس نے جھٹکے سے اسے خود پر گرایا تھا دانیل کی توجان ہی نکل گئی تھی۔۔۔

"ایک بے زرسی چادر پر ہنڈسم شوہر کو گھورنا بند کرو کیا آنکھوں سے نکل جاؤ گی۔۔۔ دلاور نے کہتے ساتھ ہاتھ بڑھا کر اسکے بال پیچھے کیے دانیل نے گہرا کر آنکھوں کو میچ لیا جبکہ دلاور گہری نظروں سے اسے دیکھتا رہا جسکے لب کپکپا رہے تھے دلاور اسے دیکھتے رہنے کے بعد بے اختیار اسے اپنے قریب کر چکا تھا۔۔۔

"ابلاج کمرے میں بیساکھی کی مدد سے دھیرے دھیرے قدم اٹھا رہی تھی جب کمرے میں جائش کی آمد پر دروازے کی سمت دیکھا تھا وہ شدید حیرت سے اسے دیکھتا تیزی سے نزدیک آکر اسے سر تا پیر دیکھنے لگا۔

"اومائے گاڈ تم۔۔۔۔۔ جائش اتنا کہتے ہی بے ساختہ اسے گلے لگا چکا تھا جو ششدر رہ گئی تھی۔۔

"ابلاج تم مجھے یقین نہیں آرہا تم چل رہی ہو۔۔۔۔۔ اففف!! میں بہت خوش ہوں آج تم اندازہ نہیں کر سکتی کہ میں کتنا۔۔۔۔۔ جائش پر جوش سا اسے کہہ رہا تھا جب یکدم ہی اسے احساس ہوا کہ وہ اسے گلے لگا کر کھڑا ہے۔۔۔۔۔ دونوں ہی اپنی اپنی جگہ نخل ہو رہے تھے۔۔۔

"سوری مجھے احساس نہیں ہوا۔۔۔۔۔ جائش اسے چھوڑ کر دو قدم پیچھے ہٹتے ہوئے شرمندگی سے بولا جسکی نظر اٹھانے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی یہ پہلی بار تھا جب جائش نے اسے گلے لگایا تھا۔۔۔۔۔ خاموشی طویل ہونے لگی جسے جائش نے ہی توڑا تھا۔۔

"آچاچی کو پتہ ہے اس بارے میں؟ جائش ہلکے پھلکے انداز میں بولتا اسکی اسٹڈی ٹیبل کی طرف بڑھا تھا ابلاج نے زخمی نظروں سے ٹیبل کو دیکھا تھا جس دن بڑی امی اس سے

ڈائری اور تصویر لے کر گئیں تھیں اس نے دن سے کبھی وہ وہاں نہیں بیٹھی تھی نہ ہی اب کچھ لکھتی تھی۔۔۔

"انہیں صبح ہی پتا چل گیا تھا بلکہ انہیں ہی نہیں گھر میں سب کو معلوم ہے انشاء اللہ میں جلد دوبارہ چلنے لگوں گی۔۔۔ ابلاج اسے حسرت سے دیکھتے ہوئے چلنے پر زور دے کر بولی تھی۔۔۔

"انشاء اللہ ابلاج واقعی ایک دن ایسا ضرور آئے گا جب تمہیں ان بیسا کھیوں کی بھی ضرورت نہیں پڑے گی اور اس دن کا انتظار مجھے سب سے زیادہ ہے۔۔۔ جائش کہتے ہوئے دوبارہ اسکے نزدیک آیا تھا جو یک ٹک آنکھوں کہ راستے اسے دل میں اتار رہی تھی۔۔۔

"ابلاج کبھی امید مت ہارنا کبھی بھی نہیں یہ امید اور جذبہ ایک دن ضرور رنگ لائے گا وعدہ کرو مجھ سے کبھی کمزور نہیں پڑو گی چاہے کچھ بھی ہو جائے۔۔۔ جائش سنجیدگی سے بولتا وعدے کہ لئے اپنی ہتھیلی اسکے سامنے پھیلا چکا تھا جس نے نم ہوتی نظروں سے دھیرے سے اسکی ہتھیلی پر اپنا ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

"آپ سے وعدہ ہے وہ دن ضرور آئے گا جائش۔۔۔۔

ابلاج مسکراتے ہوئے کہتی اسے دیکھنے لگی جس کی دلکش مسکراہٹ اسے بہت خوبصورت لگتی تھی۔۔۔

"لو آپ یہاں ہیں چلیں جلدی سے۔۔ معراج اور ایرادونوں اندر آتے ہی شروع ہو چکے تھے جائش کو اچانک یاد آیا تھا کہ اسے تیار ہونا تھا۔۔۔"

"ہاں چلو۔۔۔ ایرا تم اپنی آپنی کہ پاس رہو۔۔۔ جائش عجلت میں بولتا ایرا کو اشارہ کرتا معراج کہ ساتھ باہر نکل گیا تھا جائش کہ جاتے ہی ابلاج بستر پر بیٹھتی گہرے گہرے سانس لینے لگی۔۔"

"آپی آپ ٹھیک ہیں؟ ایرا پریشانی سے ابلاج کو دیکھتی اسکے ساتھ بیٹھتے ہوئے پوچھنے لگی جس نے نفی میں سر ہلا کر مسکراتے ہوئے اسے دیکھا تھا۔۔"

"میں بالکل ٹھیک ہوں ایرا۔۔ ابلاج مسکرا کر کہتی آنکھوں کو موند کر گجری سانس لیتی ہنوز جائش جو محسوس کرنے لگی جبکہ ایرا اسکی بات پر "ٹھیک ہے" کہتی اٹھ کر اپنے موبائل کی جانب متوجہ ہو گئی تھی

جائش جیسے ہی نیچے اپنے پورشن میں آیا لاؤنج میں ہی مرتضیٰ صاحب کو دیکھ کر روک گیا جو شاید اسی کہ انتظار میں چکر کاٹ رہے تھے۔۔۔

"پاپا سب خیریت ہے؟ جائش کی آواز پر مرتضیٰ صاحب نے اسے دیکھا جو انہیں کی طرف آرہا تھا۔۔"

"ہاں سب ٹھیک ہے تم ذرا بیٹھو مجھے کچھ بات کرنی ہے تم سے۔۔۔ مرتضیٰ صاحب سنجیدگی سے کہتے صوفے پر بیٹھے۔۔۔"

"جی پاپا کہیں کیا بات ہے؟ جائش انکے مقابل بیٹھتے ہوئے سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے انہیں بولا۔۔"

"مجھے آج تمہارے باس کا فون آیا تھا وہ کہہ رہے تھے تم نے دبئی والی آفر قبول نہیں کی

وجہ جان سکتا ہوں؟

اپنے باپ کی بات سن کر اس نے مٹھیاں بھینچ لیں جب وہ منع کر چکا تھا تو وہ کیوں پیچھے پڑ گئے ہیں۔۔ غصہ کو ضبط کرتے اس نے گہری سانس بھری تھی۔۔"

"پاپا میں نہیں جانا چاہتا میں بات بھی کر آیا تھا پھر وہ کیوں پیچھے پڑے ہیں اگر اتنا ہی

ضروری ہے تو کسی کو بھی بھیج دیں لیکن میں کہیں نہیں جاؤں گا بہتر ہے آپ بھی منع

کر دیں۔۔۔ جائش دو ٹوک بات کرتا اٹھ کر اپنے کمرے کی طرف بڑھنے لگا جب

عقب سے اپنے باپ کی بات پر جھٹکے سے گھوما تھا۔۔"

"کیا؟! حد ہوتی ہے مطلب مجھے سمجھ کیا رکھا ہے۔۔۔ میں آج کہیں نہیں جاؤں گا کیونکہ آج ابلاج کی سالگرہ ہے۔۔۔ جائش ناگواری سے بات ختم کرتا وہاں سے چلا گیا تھا مر ترضی صاحب نے گہری سانس لے کر دور کھڑی اپنی بیگم کو دیکھا جو تیزی سے انکے نزدیک آئیں تھیں۔۔۔"

"دیکھا آپ نے اسے وہ کیسے کر رہا ہے ایسے تو اسے نوکری سے نکال دیں گے آپ تو سمجھائیں اسے کتنی مہنگائی ہو گئی ہے ایسے میں وہ لڑکی ہمارے بیٹے پے فرقتہ ہو رہی ہے تو یہ کیوں نخرے کر رہا ہے۔۔۔"

"فوزیہ کیا ہو گیا ہے کیسی باتیں کر رہی ہو وہ کوئی بچہ نہیں ہے نہ ہی کوئی کھلونا کہ کسی امیر زادی کو پسند آ گیا تو اسکے حوالے کر دیں۔۔۔ مر ترضی صاحب نے حیرت سے اپنی بیگم سے کہا جو انھیں قائل کرنے کی کوشش کر رہی تھیں۔۔۔"

"میں نے ایسا کب کہا میں تو اسکے مستقبل کے لئے کہہ رہی ہوں اور آپ جانتے ہیں رفعت باجی نے مجھے بتایا ہے کہ کائنات ابلاج کے لیے ہمارے جائش کو سوچے بیٹھی ہے اب ایسے میں 'میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتی ہوں۔۔۔ فوزیہ بیگم کی بات پر وہ چونکے۔"

"کیا؟"

"ہاں میں سچ کہہ رہی ہوں میں تو اپنے بیٹے کے لیے چھوٹی عمر کی قابل لڑکی لانا چاہتی ہوں نہ کہ ابلاج وہ تو خود دوسروں کے سہارے پر ہے تو گھر داری کیسے سمجھالے گی ہم اتنے دولت مند نہیں ہیں کہ ایک ملازمہ رکھ لیں۔۔۔۔۔ فوزیہ بیگم متفکر سی مرتضیٰ صاحب کو کہہ رہی تھیں اس بات سے انجان کہ جائش جو دوبارہ وہاں آ رہا تھا اپنی ماں کی باتیں سن کر غصے سے پلٹ گیا تھا اسے دکھ پہنچا تھا انکی سوچ پر۔۔۔۔۔"

رات کہ آٹھ بجے کا وقت تھا ابلاج کی سا لگرہ کی تیاری مکمل کرتے ہی سب تیار ہو کر ایک ہی جگہ جمع ہو رہے تھے محمش جو اپنے دوست سے کیمرہ لے کر جائش کے کمرے میں آیا تھا جائش کو نہ پا کر حیران ہوتا ہر جگہ دیکھتا فوزیہ بیگم کے پاس گیا جو تیار ہو کر کمرے سے نکل رہی تھیں لیکن اسے دیکھتے ہی روکیں۔۔۔۔۔

"کیا بات ہے محمش بیٹا؟"

"وہ چاچی جائش بھائی کہاں ہیں؟"

"اپنے کمرے میں ہوگا۔۔۔۔۔ محمش کہ پوچھنے پر وہ جواب دیتیں آگے بڑھ گئیں جبکہ محمش کچھ سوچتا ہوا جیب سے موبائل نکال کر جائش کو کال کرنے لگا۔۔۔۔۔"

دلاور تیار ہوا صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ رکھے بیٹھا دانیل کو گہری نظروں سے تک رہا تھا جو خود پر اسکی نظروں کی تپش سے نظر نہیں اٹھا پارہی تھی بے لمحوں کی بے ساختی میں کی گئی گستاخی نے دانیل کی بولتی بند کی ہوئی تھی جبکہ وہ ڈھیٹ تب سے اسے ہی گھور رہا تھا۔۔۔۔

"میں لگا دوں؟ اپنے کان کہ نزدیک دلاور کی آواز پر دانیل ڈر کر اچھل پڑی جو اسکے اس طرح ڈرنے پر ہنسنے لگا تھا دانیل ساری شرم بھلائے ڈریسنگ ٹیبل سے برش اٹھا کر اس کہ کندھے پر مارتی اٹے قدم بھاگی تھی لیکن اگلے ہی لمحے دلاور اسے کمر سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچ چکا تھا جو اسکے سینے سے لگی گھبرا گئی تھی۔۔۔

"بہت ہاتھ چلتے ہیں تمہارے چڑیل اب اس کی سزا تو ملے گی تمہیں۔۔۔۔ دلاور خمار آلود لہجے میں کہتا اسکی جانب جھکنے لگا یکدم دانیل نے اسکے پیر پر اپنا پیر مارا تھا دلاور کی ساری خماری اڑن چھو ہو گئی تھی جوتے پہنے ہونے کی وجہ سے زیادہ زور سے نہیں لگا تھا لیکن وہ دلاور علی تھا شیطانوں کا نانا کیسے چپ رہ جاتا۔۔۔

"آآ آفف اللہ میرا پیر۔۔۔ ہائے چڑیل کہیں کی مجھے جان سے مار دینا چاہتی

ہو۔۔۔ دلاور بچوں کی طرح تڑپتا زور و شور سے دوہائیاں دے رہا تھا۔۔۔

"آپ نے دوسری بار مجھے چڑیل کہا ہے خبردار جو اب میرے نزدیک آنے کی کوشش کی تو آپنی کہ پاس چلی جاؤں گی۔۔۔ داینین اسکے چڑیل کہنے پر دھمکی دیتے ہوئے دو قدم پیچھے ہٹی تھی جس نے اسکی بات سن کر آنکھیں سکیر کر اسکا جائزہ لیا تھا۔۔"

"کیا ہے ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں؟ داینین نے کچھ الجھ کر اسے دیکھ کر پوچھا تھا جو کچھ بھی کہے بغیر پلٹ کر دروازے کی طرف بڑھ رہا تھا داینین کو لگا شاید وہ ناراض ہو گیا ہے۔۔۔"

"اففف! داینین یہ کیا حرکت کر دی بھولومت وہ شوہر ہیں تمہارے اور تم ہو کہ۔۔۔ داینین خود کلامی کرتی دلاور کہ پیچھے گئی اس سے قبل وہ باہر جاتا داینین نے اسکا بازو پکڑ کر روکا۔۔"

"سوری۔۔۔ داینین معافی مانگتی اسے دیکھنے لگی جو جان کر اسے تنگ کر رہا تھا۔۔۔"

"اور یہ کس لئے؟ دلاور مصنوعی سنجیدگی سے پلٹ کر اس سے پوچھنے لگا جو سوچ میں پڑ گئی تھی"

"وہ میں نے آپکے پیر پر مارا نہ اسلئے سوری مجھے ایسے نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔۔ دانیل انکلیاں چٹختے ہوئے اسے کہہ رہی تھی اگلے ہی پل وہ اسکے جواب پر بے اختیار ایک قدم پیچھے ہٹی حیرانی سے اسے دیکھنے لگی جو مزے سے ایک قدم آگے بڑھا تھا۔۔۔

"کیا ہوا؟ معافی چاہیے نا تو پیچھے کیوں ہٹ رہی ہو..."

"کیا آپ ایسے ہی معاف نہیں کر سکتے؟ دانیل تھوک نگھلتی اسے دیکھنے لگی جس کہ تاثرات بتا رہے تھے وہ پیچھے نہیں ہٹے گا۔۔۔

"آٹھیک ہے پھر مار لیں۔۔۔۔ دانیل روہانسی ہوتی اپنا پیر اسکے سامنے کرتی آنکھوں کو میچ گئی دلاور اسکی حالت پر محظوظ ہوتا اسے ہی دیکھ رہا تھا آج ہی تو اس نے دانیل کا جائزہ لیا تھا ورنہ دونوں جب بھی آمنے سامنے ہوتے لڑنے لگتے تھے۔۔۔

"ماریں اب۔۔۔۔ دانیل کی سہمی آواز پر اسکا تسلسل ٹوٹا تھا جانے وہ بدلے میں کتنی زور سے اسے مارتا۔۔۔ دلاور نے آگے بڑھ کر اسکے گرد حصار باندھتے شدت سے پیشانی پر لب رکھے تھے جبکہ دانیل جو اسکی طرف سے بدلے کہ انتظار میں تھی بے ساختہ مسکرا کر دھیرے سے آنکھیں کھول کر اسے دیکھنے لگی جس نے مسکرا کر آنکھ مارتے ساتھ کمر پر چٹکی کاٹی تھی۔۔۔

"آؤج!۔۔۔ آپ۔۔۔ دائن تڑپ کر اسے پیچھے کی جانب دکھیل کر گھورنے لگی جو ہنتے ہوئے کمرے سے بھاگا تھا۔۔۔ اسکے جاتے ہی دائن اپنی پیشانی چھو کر مسکرا دی۔۔۔"

"شیطان۔۔۔"

گھر کہ سبھی افراد لاؤنج میں موجود تھے سوائے جائش کہ۔۔۔ ابلاج خوشگوار سی سجاوٹ کو دیکھ رہی تھی وہ جانتی تھی یہ سب جائش کا پلان ہوگا لیکن وہ اسے ابھی تک کہیں نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔۔

"ایرا۔۔۔۔۔ آئین کی آواز پر وہ جو ایک طرف پریشان سی کھڑی تھی گھبرا کر آئین کو دیکھنے لگی جو اسکے تاثرات دیکھ کر آگے بڑھ کر سختی سے کلانی پکڑ کر ایک نظر سب کو دیکھتا اسکی طرف جھکا جسکا ہاتھ خوف سے سرد پڑھ رہا تھا۔۔۔۔۔"

"خاموشی سے چلو میرے ساتھ۔۔۔ آئین کہتے ہی اسے لے کر سیڑیاں چڑھ گیا تھا۔۔۔۔۔"

"حیدر کہاں تھے دوپہر میں آپ؟ ماہ رخ جو ماہ رو کو گود میں لیے بیٹھی سوچوں میں گم
 فوزیہ بیگم کی باتوں کہ جواب میں صرف ہوں ہاں کر رہی تھی حیدر کو پاس بٹھتے دیکھ
 کر خیالوں سے نکلی تھی جو اسکی گود میں بیٹھی ماہ رو کو پیار کر رہا تھا ماہ رخ کہ سوال پر چونکا
 "بتایا تو تھا پاپا کہ پاس گیا تھا۔۔۔ حیدر اسے بتا کر دوبارہ ماہ رو سے باتیں کرنے لگا جو
 اپنے باپ کو دیکھ کر کھلکھلا رہی تھی۔۔"

"اسے سمجھلایں مجھے کام ہے۔۔۔ ماہ رخ شاکی نظروں سے اپنے محبوب شوہر کو
 دیکھتی ماہ رو کو اسے دیتی اٹھ کر کچن کی طرف بڑھ گئی حیدر جو اپنی بیٹی کو دیکھ کر مسکرا رہا
 تھا سنجیدگی سے لب بھینچ کر ماہ رخ کو جاتے دیکھنے لگا۔۔۔
 جبکہ کچن کی طرف قدم بڑھاتی ماہ رخ کی آنکھوں میں آنسوں جھلملانے لگے۔۔۔
 "آپ کیسے جھوٹ کہہ سکتے ہیں مجھ سے پڑوس کی عورت نے خود آپ کو کسی کہ گھر سے
 نکلتے دیکھا ہے۔۔۔ خود سے بڑ بڑاتی وہ حیدر پر شک کرنے پر مجبور ہو گئی تھی۔۔۔"

آمین ایر کو اپنے ساتھ چھت پر لایا وہ جو پہلے ہی پریشان تھی آمین کہ تاثرات دیکھ کر
 سہم گئی۔۔

"مجھے اپنا موبائل دو نہیں تو سب سچ بتاؤ آخر ایسا کیا کرتی پھر رہی ہو تم صبح سے؟ آمین
 کرخت لہجے میں کہتے ساتھ ہاتھ بڑھا کر اسے دیکھنے لگا ایر اسکے انداز پر اور زیادہ گھبرا گئی
 تھی سمجھ نہیں آرہا تھا بتائے نہ بتائے جبکہ آمین اسکے چہرے کہ پل پل بدلتے تاثرات
 بغور دیکھتا اسکے بولنے کا انتظار کرنے لگا جو خود میں ہمت نہیں جٹا پارہی تھی۔"

"جب تک نہیں بتاؤ گی نہ میں یہاں سے جاؤں گا نہ ہی تم یہاں سے جاسکو گی سوچ لو
 اب کیا کرنا ہے۔۔۔ آمین کی آواز پر اس نے گہری سانس بھرتے ہاتھ آگے بڑھایا
 آمین نے اسکے ہاتھ میں موبائل کو دیکھا جس کہ ہاتھ کی کپکپاہٹ واضح محسوس ہو رہی
 تھی۔"

سرعت سے اسکے ہاتھ سے موبائل لیکر اسنے کھولا سامنے ہی میسجز ہنوز آرہے تھے
 آمین نے خونخار نظروں سے ایر کو دیکھا جو مجرموں کی طرح کھڑی تھی جیسے جیسے وہ
 میسجز پڑھ رہا تھا اسکا خون کھول رہا تھا۔۔۔

"میں میں نے کچھ نہیں کیا ہے۔۔۔ ایر کی سہمی ہوئی آواز پر اس نے موبائل کو اپنی
 مٹھی میں دبا کر اسے دیکھا تھا۔"

"دفع ہو جاؤ یہاں سے ایر اور نہ میرا ہاتھ اٹھ جائے گا۔۔۔ آمین بمشکل اپنا غصہ ضبط
 کرتا سخت آواز میں کہتا رخ پھیر گیا تھا۔۔۔"

"میری بات۔۔۔"

"جاؤ یہاں سے۔۔۔ ابھی اسکی بات منہ میں ہی تھی جب آمین پوری قوت سے دھاڑا
تھا ایر ابری طرح سہم کر پیچھے ہوتی سسک کر وہاں سے بھاگی تھی۔ آمین اسکے جاتے
ہی لب بھینچ گیا تھا۔"

"ازین تمہیں تو میں چھوڑوں گا نہیں۔۔۔ غصے سے مٹھیاں بھینچتے اس نے خد خلای
کر تھی

دوسری طرف ایر اپنے کمرے میں آتے ہی اوندھے منہ بستر پر گر کر رونے لگی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE

"محمش بیٹا یہ جائش کہاں ہے؟ بلاؤ اسے کیک کا ٹیں کھانے کا وقت بھی ہو رہا

ہے۔۔۔ مصطفیٰ صاحب کی بات پر سب نے چونک کر محمش کو دیکھا تھا۔۔۔

"وہ۔۔۔ محمش کہتے کہتے جھجک کر ابلاج کو دیکھنے لگا جو اسی کی جانب متوجہ تھی۔۔۔

"کیا وہ؟ کہاں ہے جائش تم اس وقت پوچھ بھی رہے تھے نہ؟ فوزیہ بیگم نے اسے

دیکھا۔۔۔

"جی وہ میں نے فون کیا تھا جائش بھائی اپنی دوست کی سا لگرہ میں گئے ہیں۔۔۔ اتنا

کہتے ہی محمش کی نظر ابلاج پر گئی تھی جو ساکت نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی سب

کز نزنے ابلاج کو دیکھا تھا جبکہ رفعت نے فوزیہ کہ کندھے پر ہاتھ رکھ کر مسکراتی نظروں کا تبادلہ کیا تھا۔۔۔

"کون وہ اسکے باس کی بیٹی؟ مرتضیٰ صاحب نے کچھ حیران ہوتے ہوئے پوچھا جس پر محمش نے سر ہلا کر تصدیق کی تھی۔۔۔

"چلو کوئی بات نہیں اتنا بڑا مسئلہ نہیں ہے اچھا ہوا کہ وہ چلا گیا ہے ورنہ وہ لوگ برامان جاتے۔۔۔۔ جاؤ صنم کیک لے کر آؤ۔۔۔ رفعت بیگم رفع دفع کرنے والے انداز میں بولتیں صنم سے بولیں۔۔۔ جو سر ہلا کر سارا کہ ساتھ کچن کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔ ابلاج ہنوز گم سم سی خود کو رونے سے بمشکل روک رہی تھی۔۔۔
دل ٹوٹنے کا سبب مت پوچھو صاحب کسی اپنے سے امیدیں بہت تھیں۔۔۔۔۔

ہیپی بر تھڈے ٹویو۔۔۔۔۔ ہیپی بر تھڈے ٹویو۔۔۔۔۔

تالیوں کی گونج اور ہوٹنگ میں زاری کیک کاٹ رہی تھی سیلو لیس سیاہ رنگ کی ساڑھی جس کا بلاؤز بیک سے برہنہ تھا جبکہ آگے سے کمر اور پیٹ بھی واضح دیکھ رہا تھا۔۔۔ کیک کاٹتے ہی اسکی نظر سامنے کھڑے جائش پر پڑی تھی حیران ہوتی ادا سے مسکرا کر وہ کیک کا ٹکڑا اٹھا کر اسکے سامنے جا کر کی۔۔۔

"مجھے تو ابھی بھی یقین نہیں ہو رہا آپ میرے سامنے کھڑے ہیں۔۔۔ کتنا انتظار کیا لیکن خیر میں بہت خوش ہوں آپ میرے لئے یہاں آئے۔۔۔۔۔ زاری فخریہ انداز میں اسے دیکھتے ہوئے ایک کاٹکڑا اسکے قریب لے کر گئی جس نے تیکھی مسکراہٹ سے اسکے ہاتھ کو پیچھے کیا تھا سب خاموش تماشائی بنے ان دونوں کی جانب متوجہ تھے زاری کہ والدین بھی وہیں تھے۔۔

"میں یہاں تمہاری پارٹی میں نہیں آیا ہوں۔۔۔ جائش کی بات پر کامران صاحب تیزی سے وہاں آئے۔۔

"السلام علیکم سر میں آپ سے کچھ بات کرنے آیا تھا۔۔۔ جائش انھیں دیکھتا ہوا آبرو اچکا کر بولا تھا۔۔

"ٹھیک ہے چلو۔۔۔ کامران صاحب اسے کہتے آگے بڑھنے لگے لیکن اسکی اگلی بات پر مٹھیاں بھینچنے پر مجبور ہوتے چلتے ہوئے بالکل اسکے سامنے آں رکے۔۔۔

"یہاں آنے کا مقصد جان سکتا ہوں؟ نیچی آواز میں بولتے وہ اسے گھورنے لگے اسکے تیور بتا رہے تھے وہ زاری کی سالگرہ کہ لئے وہاں نہیں آیا تھا۔۔

"میں یہ بتانے آیا ہوں کہ کل سے میں آفس نہیں آؤں گا کل آپ کو میرا ریزگنیشن لیٹر مل جائے گا لیکن میں صرف یہ بتانے کہ لئے یہاں نہیں آیا ہوں اس کی ایک اہم وجہ یہ

بھی ہے کہ آپکی بیٹی میری یونی فیلورہ چکی ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں ہے۔۔۔ چلتا ہوں اللہ حافظ۔۔۔ جائش دونوں باپ بیٹی کو انگاروں پر لوٹا کر وہاں سے جانے کے لیے آگے بڑھا ہی تھا جب زاری کی آواز پر سر گھمایا۔۔۔

"How dare you to say like that mr jaish
murtaza"

(تمہاری جرات کیسے ہوئی اس طرح کہنے کی مسٹر جائش مرتضیٰ) پھاڑ کھانے والے انداز میں کہتی وہ اسکے قریب آئی تھی جس نے ناگواری سے اسکے انداز اور پہناوے کو دیکھ کر سینے پر بازو لپیٹے تھے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novel | Afsana | Art | Poetry | Interview

"آواز نیچی رکھو میرے سامنے مجھے چیخ کر بات کرنے والی عورت بہت بری لگتی ہے اور میں نے کون سی غلط بات کر دی ہے میڈیم یہ میری زندگی ہے جس کہ فیصلے ہمیشہ سے میں خود کرتا آیا ہوں تو آگے بھی میں خود کروں گا مجھے اپنے فیصلوں پر دوسروں کی مداخلت قطعی نہیں پسند اسلئے بہتر ہے تم اس معاملے سے جتنا دور رہو گی اتنا اچھا ہے اور ہاں دبئی جانے والی آفر کہ لئے شکر یہ لیکن اگر اکیلے جانے سے اتنا ڈر ہے تو کسی اور کو بھی لے جاؤ۔۔۔ جائش بنا لحاظ کئے اسے بولتا جانے لگا جب زاری نے اسکا گریبان پکڑ لیا تھا۔۔۔ کامران صاحب اسے ہی عنصے سے گھور رہے تھے۔۔۔

"تم ہو کون ہاں گھٹیا سے ملازم ڈیڈ نے ٹھیک کہا تھا تم ہو ہی نہیں اس لائق کہ میرے ساتھ کھڑے ہو سکو۔۔۔ میری اور میرے ڈیڈ کی بے عزتی کر کہ تم نے اپنے لئے ہی مشکل کھڑی کر دی ہے میں بھی دیکھتی ہوں اب تمہیں کون نو کری دے گا سڑک پر نہ آگئے تو کہنا اور جس معذور لڑکی کہ لئے تم مجھے ٹھکرار ہے ہو وہی تمہیں منہ نہیں لگائے گی جب اسے پتہ چلے گا کہ تم ایک کنگلے انسان ہو ہو نہہ ایک کنگلے بیروزگار شخص کو ویسے بھی کوئی اپنی بیٹی نہیں دے گا سمجھے تم۔۔۔۔۔ زاری جھنجھوڑ کر اسے کہتی تیزی سے وہاں سے نکلی تھی جائش نے غصے سے اپنے گریبان کو سہی کرتے کامران صاحب کو دیکھا جو اسکے دیکھنے پر زہریلے انداز پر مسکرائے تھے۔۔۔

"میں اپنی بیٹی کہ کہے لفظوں کو حقیقت کا روپ ضرور دوں گا جائش مر تھی تمہاری وجہ سے اس گھر میں رہنے والا ہر ایک فرد لپیٹ میں آئے گا اور اس کا زہ دار تم ہو گے تم ابھی میری دشمنی سے واقف نہیں ہونچے۔۔۔۔۔ سنگین لہجے میں کہتے وہ وہاں سے اپنی بیٹی کہ پچھے گئے تھے سب جائش کو دیکھ رہے تھے جو جھٹکے سے پلٹ کر وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا۔۔۔۔۔

جائش عرصے سے گھر میں داخل ہوتا اپنے کمرے کی جانب بڑھ رہا تھا جب نظر ممش اور دلاور پر پڑتے ہی وہ بری طرح ٹھٹکا تھا نظریں دونوں کہ ہاتھ میں پکڑی پرچ پر رکھے کیک پر گئی تھیں جو دونوں باتوں کہ دوران کھا بھی رہے تھے تیسری خالی پرچ وہیں پڑی تھی جبکہ آمین کپڑے بدلنے گیا تھا

"السلام علیکم۔۔۔۔۔ جائش کی آمد پر وہ دونوں چونک کر اسکی جانب متوجہ ہوئے تھے۔۔۔"

"وعلیکم اسلام۔۔۔۔۔ ہو آئے آپ ہماری ہونے والی بھابھی جان کی سا لگرہ انجوائے کر کہ۔۔۔۔۔ ممش دلاور کو تپانے کہ لیے بولا تھا لیکن جائش کہ دھاڑنے پر دونوں ہی اپنی اپنی جگہ ہڑبڑا کر جھٹکے سے اسپرنگ کی طرف اچھل پڑے تھے جو مٹھیاں بھنجے سرخ نظروں سے ممش کو دیکھ رہا تھا آواز پر حیدر جو اٹھ کر ہاتھ روم ہاتھ دھونے گیا تھا گھبراتے ہوئے وہاں آیا تھا جبکہ معراج جو انھیں بلانے آیا تھا وہ بھی جائش کے چیخنے پر لڑکھڑا گیا تھا۔۔۔"

"جائش کیا ہو گیا ہے کیوں چیخ رہے ہو؟ حیدر اسکے پاس آتے ہوئے حیرت سے بولا تھا جس نے گہری سانس لیتے خود کو پرسکون کرنا چاہا تھا۔۔۔"

ابلاج آپنی کیا ہوا؟ صنم اسے ایک طرف سے سہارا دیتی نیچے اتر رہی تھی جبکہ دوسرے سے اس نے بیساکھی پکڑی ہوئی تھی۔۔

"کچھ بھی تو نہیں۔۔۔ ابلاج نے مدھم آواز میں کہتے ایک قدم نیچے لیا جبکہ صنم کنکھیوں سے ابلاج کہ سرخ پڑتے چہرے کو دیکھ رہی تھی۔۔

"آپ جائش بھائی سے ناراض ہیں؟ صنم آخری سہڑی اترتے ہی اس سے پوچھنے لگی اس سے قبل وہ کوئی جواب دیتی جائش کی غصے سے بھری آواز انکی سماعتوں سے ٹکرائی دونوں چونک کر جلدی سے آگے بڑھیں تھیں جہاں محمش اور دلاور کی کلاس ہو رہی تھی ابلاج کہ ساتھ صنم بھی حیران و پریشان تھی بھلا کب کسی کزن میں اس طرح کی جھڑپ ہوئی تھی۔

مشمش اور دلاور کہ ساتھ وہ تینوں بھی ساکت کھڑے اسے اتنے غصے میں دیکھ رہے تھے جو زاری کو بھابھی کہے جانے پر دونوں پر بھڑاس نکال کر کمرے کی جانب بڑھ گیا تھا اسکے جاتے ہی لاؤنج میں خاموشی چھا گئی تھی ابلاج نے چونک کر صنم کو دیکھا جو محمش کو دیکھ رہی تھی۔۔

"صنم مجھے واپس لے چلو۔۔۔ ابلاج نے کہتے ہی اسکا ہاتھ پکڑا جو چونک کر اسکی جانب متوجہ ہوئی تھی۔۔

"آپ تو جائش بھائی سے بات۔۔۔"

"نہیں ابھی وہ بہت غصے میں ہیں کل بات کر لوں گی۔۔۔ ابلاج اس کی بات کاٹ کر واپسی کہ لئے پلٹ گئی۔۔۔ معراج جو وہیں تھا محمش اور دلاور کی جانب بڑھنے لگا جو وہیں بیٹھ گئے تھے۔"

"مجھے سمجھ نہیں آ رہا جائش اتنا غصہ کیوں کر گیا۔۔۔ حیدر نے طویل خاموشی کو توڑا۔"

"یہ پتہ ہوتا تو میں ایسا کہتا کیا۔۔۔ محمش منہ بنا کر بولتا دلاور کو گھورنے لگا جو اتنی بے عزتی کہ بعد بھی شرارت سے مسکرا رہا تھا۔"

"اسے دیکھیں ڈھیٹ کو ابھی بھی مسکرا رہا ہے۔۔۔ محمش نے چڑ کر دلاور کی طرف اشارہ کرتے حیدر سے کہا تھا جو اسکی طرف دیکھ کر خود بھی مسکرا دیا تھا۔"

"ہاں تو سہی ہے نہ اب کیا عورتوں کی طرح رونے بیٹھ جائے بیچارہ ویسے ہی اتنا بھیانک طریقے سے روتا ہے یہ۔۔۔ حیدر ماحول کہ تناؤ کو کم کرنے کے غرض سے اسے تنگ کرنے لگا حیدر کی بات پر محمش اور معراج ہاتھ پر ہاتھ مارتے قہقہہ لگا کر ہنسنے لگے جبکہ دلاور منہ بنا کر اٹھ کر جانے لگا جب جائش کو آتے دیکھ کر روکا۔"

"لو آگئے محترم۔۔۔ دلاور کی آواز پر تینوں چونکے جو خفیف سا مسکرا کر انکے نزدیک آیا تھا۔۔"

"سوری کسی اور کا عَصَّہ تم دونوں پر نکل گیا میں شرمندہ ہوں۔۔ جائش کہ لہجے میں سچائی تھی کب ان میں اس طرح ہوتا تھا۔۔"

محشم نے حیدر کو دیکھا جس نے آنکھ کہ اشارے سے اٹھنے کو کہا تھا۔۔

"کوئی بات نہیں ضرور کوئی ایسی بات ہوئی ہے کہ اتنا شدید ردِ عمل تھا آپکا اور مجھے بھی اس طرح نہیں کہنا چاہیے تھا میں تو بس دلاور کو چڑا رہا تھا۔۔ محشم اسے کہتا دھیرے سے مسکرایا تھا جس نے آگے بڑھ کر دونوں کو گلے سے لگایا تھا۔۔"

"چلو اب بتاؤ ایسا کیا ہوا ہے جو اتنے عَصَّے میں تھے؟ حیدر کی مسکراتی آواز میں پوچھنے پر وہ ان سے الگ ہوتا وہیں انکے ساتھ بیٹھ گیا تھا۔۔"

"مجھے آپ سب کی مدد چاہیے۔۔ بہت سوچنے کہ بعد اس نے حیدر کو دیکھا تھا جائش مرتضیٰ واقعی اپنے فیصلے خود کرتا تھا اسے کسی کی مداخلت پسند نہیں تھی وہ جو کرتا تھا بہت سوچ سمجھ کر کرتا تھا۔۔"

"اگلی صبح ناشتے کہ بعد سب خاموشی سے اپنے پلان پر کام کر رہے تھے۔۔۔ حیدر جو ماہ رخ سے بات کرنے کا موقع ڈھونڈھ رہا تھا اسکے نظر انداز کرنے پر پریشان ہو گیا تھا لیکن فالحال اسے ماہ رخ سے بات کرنی تھی۔۔۔

ماہ رخ ابھی کمرے میں داخل ہوئی تھی جہاں حیدر کمرے کہ بیچ و بیچ کھڑا تھا ماہ رخ اسے نظر انداز کرتی ساتھ سے گزارنے لگی جب حیدر نے اسے کمرے سے پکڑ کر اپنے سامنے کیا۔۔۔

"کیا حرکت ہے یہ؟ ماہ رخ گھورتے ہوئے ناگواری سے بولی۔۔۔

"کیا ہوا ہے تمہیں؟ میں کل سے دیکھ رہا ہوں تمہیں ایسے منہ پھولا کر کیوں گھوم رہی ہو آخر وجہ کیا ہے؟ حیدر نے سنجیدگی سے اس سے پوچھا تھا جس نے گھورتے ہوئے اسے خود سے پیچھے دکھایا تھا۔

"آپ کو اس سے کیا فرق پڑھتا ہے آپ جائیں جھوٹ بول کر دوسروں کہ گھروں میں جو پالی ہوئی ہیں ادھر ادھر انھیں دیکھیں جا کر۔۔۔ ماہ رخ کہنے پر حیدر نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔۔

"ہیں؟ کس کو پال رہا ہوں میں؟ کیا بول رہی ہوں سیدھے سیدھے کہو جو کہنا ہے۔۔۔ حیدر حیرت سے کہتا اسے دیکھنے لگا جس نے اس کی معصومیت پر مٹھیاں بھنچی تھی۔۔"

"وہی گھر جہاں کل آپ گئے تھے وہ تو شکر تھا نبیلہ آنٹی نے مجھے بتا دیا ورنہ آپ تو مجھے پاگل بنانے میں لگے ہیں جھوٹے کہیں کہ۔۔۔ ماہ رخ غصہ سے اسکے قریب ہوتی آنکھوں میں آنکھیں گاڑتے ہوئے بولی تھی جو ہنوز مطمئن کھڑا تھا۔۔"

"پہلی بات پاگل نہیں تم بگلی ہو وہ بھی پوری۔۔۔ حیدر کی بات سننے ہی ماہ رخ کا منہ حیرت سے کھول گیا۔۔"

"دوسری بات تم کسی کی بھی باتوں میں آکر اپنے پیارے سے شوہر پر شک کر رہی ہو کیا تم مجھے جانتی نہیں ہو ہاں؟ حیدر نے کہتے ساتھ آسبر واچکائے جو چپ کھڑی اسے گھور رہی تھی۔۔"

"ہا۔۔۔ یار قسم لے لو تمہیں اور اپنی بیٹی کہ علاوہ کوئی نہیں ہے۔۔۔ حیدر ہنوز اسے غصے میں دیکھ کر گہری سانس لے کر بولا تھا۔۔"

"جھوٹ۔۔۔ کل آپ پاپا کہ پاس نہیں گئے تھے۔۔۔"

"اچھا ٹھیک ہے نہ یار نہیں گیا تھا کیونکہ میں حیدر کہ گھر گیا تھا اگر یقین نہ آئے تو حورم کو فون کر کہ پوچھ سکتی ہو تم۔۔۔ ماہ رخ کہ یقین نہ کرنے پر اسے دکھ تو ہوا تھا لیکن اگر وہ اسے ابھی سچ نہیں بتا دیتا تو وہ اس سے اور بدگمان ہو جاتی وہ کب اس کی ناراضگی برداشت کر سکتا تھا جبکہ ماہ رخ اسکی بات پر چونکی

"کیا؟ آپ وہاں گئے تھے تو اس میں چھپانے والی بات کیا تھی کہیں آپ مجھے۔۔۔ اس سے قبل ماہ رخ اپنی بات پوری کرتی حیدر نے اسکے سامنے ہاتھ جوڑ دیے۔۔"

"ارے میری ماں سچ کہہ رہا ہوں تمہاری قسم لیکن ابھی میں سب نہیں بتا سکتا تم جلدی سے تیار ہو جاؤ ہمیں کہیں جانا ہے راستے میں سب بتا دوں گا یہ میرا وعدہ ہے

بس۔۔۔۔ حیدر کہ روہا نسا ہو کر کہنے پر بمشکل اس نے اپنی مسکراہٹ دبا کر سر اثاب میں ہلایا تھا جسے دیکھتے ہی حیدر نے شکر کا سانس لیا۔۔

صنم اپنے کمرے میں بیٹھی موبائل پر ٹائپنگ کر رہی تھی جب دبے قدموں محمش چلتے ہوئے اسکے پیچھے آکر جھک کر اسکرین کو دیکھنے لگا جہاں وہ قسط لکھنے میں مصروف

تھی۔۔۔ شریر مسکراہٹ لبوں پر رقصاں ہوتے ہی محمش نے بغور اس پیرا گراف کو پڑھا تھا۔۔۔

صنم جو ہیر و ہیر و سن کار و مانٹک سین لکھر ہی تھی یکدم ٹھٹھکی لیکن جیسے ہی گردن موڑ کر پیچھے دیکھا محمش کو دیکھ کر موبائل بند کر دیا۔

"آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟"

"ارے بند کیوں کر دیا دکھاؤ تو کہیں کوئی غلطی تو نہیں ہے۔۔۔ صنم کہ ہچکچانے پر محمش مسکراہٹ دبا کر بولا جو اپنی جگہ سے اٹھ کر ہاتھ پشت کہ پیچھے لے گئی تھی۔۔۔

"نہیں وہ میں آپکو بعد میں بھیج دوں گی لیکن خبردار جو میرے سامنے پڑھا تو۔۔۔ صنم اسکی نظروں سے شرما کر نظریں جھکا کر بلی تھی یہ نہیں تھا کہ سین بولڈ تھا لیکن محمش کہ سامنے پڑھنے کا مطلب تھا اپنے ہی پیر پر کلہاڑی مارنا۔۔۔

"اتنا تو تمہاری ہیر و سن نہیں شرمائی ہوگی جتنا تم شرما رہی ہوں اگر ہیر و کی طرح تمہارا ہاتھ تھام کر لبوں سے لگایا تم نے تو بیہوش ہو جانا ہے۔۔۔ ہا ہا ہا۔۔۔ محمش اسے

چھیڑتے ہوئے آگے بڑھنے لگا جب اچانک معراج وہاں آیا تھا۔۔۔

صنم نے سکون بھرا سانس لیا تھا۔۔۔

"آپ دونوں تیار ہیں؟ معراج دونوں کو دیکھتے ہوئے بولا جس پر صنم نے نا سمجھی سے
محمش کو دیکھا تھا یکدم محمش کہ چہرے پر پر اسرار مسکراہٹ نمودار ہوئی
تھی۔۔۔۔۔"

تیزی سے گاڑی ایک بلڈنگ کہ سامنے آکر رکی تھی ابلاج نے حیرت سے ارد گرد کا
جاڑہ لے کر اسے دیکھا تھا پورے راستے دونوں میں کوئی بات نہیں ہوئی۔۔۔۔۔
یہ کہاں لے آئے ہیں آپ مجھے؟

ابلاج نے کچھ پریشانی سے اسے دیکھا تھا جو کل سے اتنا غصے میں تھا کہ اسے اپنی ناراضگی
بھول گئی تھی۔
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interprets

"چلو خود دیکھ لینا۔۔۔۔۔ جائش سنجیگی سے کہتا باہر نکل کر گھوم کر اسکی طرف آیا تھا جو
حیران و پریشان سی دروازہ کھول چکی تھی جائش اسے اترنے میں مدد دیتا بلڈنگ کی
لفٹ میں داخل ہوا۔۔۔"

ابلاج خاموش تماشائی بنی اسکے ساتھ ایک فلیٹ کہ سامنے رکی بیل کے بجاتے ہی محمش
نے دروازہ کھولا ابلاج اسے دیکھ کر نئے سرے سے حیران ہوئی تھی لیکن یہ تو ایک جھٹکا

تھا اگلا جھٹکا سے اندر جا کر لگا تھا جہاں حیدر اور دلاور کہ ساتھ معراج بھی وہیں موجود تھے۔

"خوش آمدید لہن صاحبہ شکر ہے وقت پر پہنچ گئے آپ دونوں۔۔۔ ماہ رخ کی بات سن کر ابلاج کو سوات کا کرنٹ لگا تھا۔۔۔ جب عقب سے اسے صنم، سارا، آمین، ایرا کہ ساتھ فارا، عمر دین اور مدثر کہ مسکراتے چہرے نظر آئے۔۔۔

"یہ یہ سب کیا ہو رہا ہے یہاں؟ آپ سب یہاں کیا کر رہے ہیں۔ کس کافلیٹ ہے یہ؟ ابلاج شاک میں کھڑی ایک ہی سانس میں سوال پوچھنے لگی جبکہ ابھی تک اسکے کانوں میں دلہن لفظ گردش کر رہا تھا۔۔۔

"ارے بھئی باتوں میں وقت ضائع مت کریں آپ سب۔۔۔ مولوی صاحب کو جانا ہے آرام سے بعد میں بات ہو جائے گی ابھی چلیں سب ورنہ گھر والوں نے بھی سب کہ ایک ساتھ غائب ہونے پر مسجد میں اعلان کروا دینا ہے۔۔۔ عمر شرارت سے کہتا ابلاج کہ سر پر دھماکہ کرتا سب لڑکوں کہ ساتھ اندر بڑھا جبکہ ماہ رخ اور ایرا تیزی سے اسکے نزدیک آئیں تھیں۔۔۔

"آپی میں بہت خوش ہوں آپکے لیے۔۔۔ ایرا اس سے لپٹ کر چہک کر کہ رہی تھی جو بے یقینی سے کھڑی تھی۔۔۔

"انفج مجھے تو ابھی تک یقین نہیں ہو رہا کہ ابلاج آپنی اور جائش بھائی کا نکاح ہو رہا ہے وہ بھی اس طرح کتنا رومانٹک ہے نہ یہ سب میں تو اپنی کہانی میں اسی طرح ہیر و اور ہیر وئن کی شادی کروانے والی ہوں۔۔۔۔۔ صنم کی بات پر سب ہنس دیں جبکہ ابلاج ہونقوں کی طرح ان شیطانوں کی چڑیلوں کو دیکھ رہی تھی جو ہمیشہ ہر اٹے کام میں انکا ساتھ دینے کو تیار رہتی تھیں۔۔۔"

"ابلاج کمرے میں کھڑی فارا کہ ہاتھ میں گھیر دار خوبصورت سی سفید اور لال رنگ ہی پیروں کو چھوتی فرا کہ ساتھ ہم رنگ زیور جس میں نتھ اور ٹیکا بھی تھا۔۔۔ ہم رنگ چوڑیاں جو وہ جائش کہ کہنے پر دانیں اور عمر کہ ساتھ لیکر آئی تھی جبکہ بسمہ ان سب کہ گھر سے غائب ہوتے ہی اپنی ساس اور شوہر کہ ساتھ ملنے چلی گئی تھیں۔۔۔"

"مجھے جائش سے بات کرنی ہے اگر یہ مذاق ہے تو بہت گھٹیا ہے۔۔۔ ابلاج کی آواز پر سب جو پر جوش تھیں حیرت سے اسے دیکھنے لگیں جبکہ جائش جو اسی کہ پاس آرہا تھا اسکی بات سن کر لب بھینچ گیا۔۔۔"

"مجھے بھی صرف دو منٹ چاہیے۔۔۔۔۔ جائش کی سپاٹ آواز پر سب نے چونک کر اسے دیکھا اور آگے پیچھے کمرے سے نکل گئیں۔۔۔"

سب کہ جاتے ہی جائش دروازہ بند کرتا چلتے ہوئے اسکے سامنے نیچے بیٹھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔

"اگر میں یہ کہوں کہ مجھے تم سے اچانک ہی طوفانی قسم کی محبت ہو گئی ہے تو یہ ہم دونوں کہ ساتھ زیادتی ہوگی ابلان، میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں، جانتا ہوں تم سوچ رہی ہوگی کہ پھر زاری کا کیا ہوگا تو میں بتا دو میں اسے اور نوکری دونوں کو چھوڑ آیا ہوں۔۔ جائش کی بات سن کر اسے ایک بار پھر جھٹکا لگا تھا جانے آج کتنے انکشاف اسکے منتظر تھے۔۔

"میں نہیں چاہتا میری وجہ سے کوئی تم پر انگلی اٹھائے اس لئے میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں یہ مت سمجھنا کہ میں کسی کو نیچا دکھانے کے لئے یہ سب کر رہا ہوں آؤں ہوں ہر گز نہیں یہ سب میں اپنے لئے کر رہا ہوں، میرا وعدہ ہے تم سے ہمیشہ ساتھ دوں گا۔۔ جائش نے کہتے ہی اسکے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھ میں لئے جو خواب کی سی کیفیت میں اسے دیکھ رہی تھی وہ شخص جسے وہ دعاؤں میں مانگتی تھی آج وہ اس سے شادی کرنا چاہتا ہے وہی شخص جسکی محبت میں وہ پور پور ڈوبی ہوئی تھی۔۔

"ابلان انور کیا تم اپنے بے روزگار دوست سے شادی کرو گی؟ ابلان کہہ کے الفاظ اسے گنگ کر گئے تھے بنا پلک جھپکائے وہ اسے دیکھے جا رہی تھی یقینی و بے یقینی کی کیفیت میں

ڈوبی اندر ہی اندر خوف میں مبتلا ہو رہی تھی گر تو یہ خواب تھا تو وہ دعا کر رہی تھی کہ اسکی کبھی آنکھ نہ کھلے دوسری طرف ابلاج کی خاموشی اسے خدشوں میں ڈال رہی تھی اگر ابلاج نے اسے منع کر دیا تو وہ سب سچ ہو جائے گا کیا وہ سچ میں اتنا گیا گزرا ہے کہ اسے اسکی ابلاج تک قبول نہیں کرے گی اس سے قبل جائش اپنے خدشوں کی زد میں آکر وہاں سے اٹھتا ابلاج کہ ہاں میں لب ہلے تھے۔۔۔

جائش نے اسکے اقرار پر جھک کر اسکے ہاتھ چوم کر اسے دیکھا تھا جس نے اپنی نظروں جھکائیں لی تھیں۔۔

"تھنک یو ابلاج۔۔۔ جائش کہ کہنے پر اس نے دوبارہ نظر اٹھا کر اسے دیکھا جو مسکرا کر اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔۔

"جائش۔۔۔ بے ساختہ ابلاج نے اسے پکارا تھا۔۔

"کیا بات ہے؟ جائش نے روک کر اسکے گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا تھا جس نے گہری سانس لیکر اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھا تھا۔۔

"یہ سب چھپ کر کرنے کی کیا ضرورت ہے؟

"ارے چھپ کر کون کبخت کرنے دے گا ہم نظر نہیں آرہے چلتے پھرتے ہٹے کٹے ہنڈ سم مرد۔۔۔۔۔ ابلاج کی بات پوری ہوتے ہی حیدر کی آواز پر دونوں نے بری

طرح چونک کر دروازے کی سمت دیکھا تھا جہاں اسکے ساتھ سب کزنز کھڑے
شرارت سے مسکرا رہے تھے سب کے تاثرات بتا رہے تھے کہ وہ ان دونوں کو اظہار
سن چکے تھے۔۔

حیدر کی بات پر دلاور نے اسکے کندھے پر بازو رکھ کر سینے پر ہاتھ مارتے زور سے "ہاں"
کہا تھا جس پر سب بے ساختہ ہنسنے لگے جبکہ حیدر نے اسکے بازو کو ہٹا کر اسکے پیٹ پر مگر
مارا تھا۔۔۔

"آآآ۔۔۔۔۔ ظالم میرا پیٹ۔۔۔۔۔ دلاور کنکھیوں سے داینین کو دیکھ کر نائک کرتا
اسکی طرف لڑکھڑنے لگا جو اسے گھور کر وہاں سے ہٹی تھی اور سارا نے اسکے کندھے پر
ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

"چلو اب سب نکلیں کمرے سے اپنے زخمی پیٹ کے ساتھ۔۔۔۔۔ ماہ رخ نے شرارت
سے دلاور کو دیکھتے ہوئے کہا جبکہ حیدر ماہ رخ کے گال کھینچتا جائش کا بازو کھینچتا باہر نکل
گیا تھا۔۔ حیدر نے ماہ رخ کو حیدر کہ ایکسیڈنٹ کا یہاں آتے ہی بتا دیا تھا جس کے بعد مسز
حیدر سے اچھی خاصی کلاس بھی لگ چکی تھی۔۔

"تین گھنٹے ہو گئے ہیں سب بچوں کو گئے آخر ہیں کہاں سب اتنی غیر ذمہ داری کے ایک فون بھی کرنے کی زحمت نہیں ہوئی کہ پیچھے ماں باپ کتنا پریشان ہو رہے ہوں گے۔۔۔۔۔ مصطفیٰ صاحب لاؤنج میں سخت غصے میں چکر کاٹ رہے تھے۔۔

"فکر مت کریں آجائیں گے۔۔۔ رفعت بیگم نے انھیں تسلی دی تھی کائنات بیگم نے پریشانی سے انور صاحب کو دیکھا۔

"پریشان مت ہوں ابلاج ٹھیک ہوگی۔۔ انور صاحب نے انھیں تسلی دی جب رفعت بیگم نے آنکھیں گھوما کر ہنکار بھرتے فوزیہ بیگم کو دیکھا جبکہ سدف بیگم سر پکڑے بیٹھیں تھیں آخر کولاور کی جو ماں تھیں۔۔ بسمہ نے سب کو دیکھ کر اپنے موبائل سے فارا کو میسج بھیج کر صورتحال سے خبردار کیا تھا۔۔

"مبارک ہو نکاح خوش اسلوبی سے ہو گیا ہے۔۔ اور ہم باہر ہی ہیں بس آرہے ہیں۔۔۔ دوسری طرف کامیج پڑھتے ہی اس نے اپنے شوہر کو دیکھا تھا جو اسکے تاثرات دیکھ کر سمجھ گئے تھے کہ شوٹا تم تو اب شروع ہونے جا رہا ہے۔۔۔۔۔

السلام علیکم۔۔۔۔۔ سب کہ مشترکہ سلام پر وہ جو غصے اور پریشانی میں بیٹھے تھے چونک کر انکی جانب متوجہ ہوئے تھے۔۔

"وعلیکم السلام کہاں سے آرہے ہو تم سب؟ مصطفیٰ صاحب کی کرخت آواز پر وہ جو سب ایک دوسرے کو کنکھیوں سے دیکھ رہے تھے آواز پر سیدھے ہوتے مسکرانے لگے۔۔

"دماغ تو نہیں الٹ گیا تم سب کا یہاں ہم پریشان تھے اور تم لوگ ڈھیٹوں کی طرح مسکرارہے ہو کوئی شرم ہے یا نہیں۔۔۔ مرتضیٰ صاحب سب کو مسکراتا دیکھ کر گھورتے ہوئے انکی طرف بڑھے تھے جبکہ کائنات بیگم کہ ساتھ تینوں خواتین کی نظریں بھی ابلا ج پر تھیں جو دلہن کی طرح سچی نظریں جھکا کر کھڑی تھی بے اختیار انکی نظریں ابلا ج کے ہاتھ پر گئی تھی جسے جائش نے تھاما ہوا تھا۔۔۔

"ابلا ج۔۔۔ کائنات بیگم کی حیرت میں ڈوبی آواز پر سب نے بے اختیار اسے دیکھا تھا اپنی ماں کی آواز پر اس کا ہاتھ جائش کہ ہاتھ میں کانپ گیا تھا جسے بڑی شدت سے جائش نے محسوس کیا۔

"مجھے کچھ بتانا ہے آپ سب کو۔۔ جائش کی سنجیدہ آواز نے سب کو اپنی طرف متوجہ کیا تھا جبکہ فوزیہ بیگم اپنے بدترین خدشے کو ذہن سے جھٹک کر تیزی سے جائش کے نزدیک آئیں تھیں۔۔۔

"جائش وہ مت کہنا جو میں سن نہ سکون۔۔۔۔۔ فوزیہ بیگم سہمے ہوئے لہجے میں اسے کہہ رہی تھیں جائش کہ ساتھ سب نے انھیں افسوس سے دیکھا جبکہ ابلاج کو وہاں کھڑا ہونا مشکل لگ رہا تھا۔۔۔"

"ایسا بھی کیا ہے امی جو آپ اس طرح ڈر رہی ہیں کیا برائی ہے ابلاج میں آخر اگر یہی سب میرے ساتھ ہوتا پھر آپ کیا کرتیں مجھے خود سے الگ کر دیتیں۔۔۔۔۔ جائش سرد لہجے میں انھیں کہہ رہا تھا سب خاموش کھڑے تھے رفعت بیگم تیزی سے فوزیہ بیگم کے پیچھے آکر کھڑی ہوئیں ابلاج کو غصے سے گھورنے لگیں حیدر نے حیرت سے آج اپنی ماں کو اس طرح دیکھا تھا۔۔۔۔۔"

"کیا بکواس کر رہے ہو جائش۔۔۔۔۔ مرتضیٰ صاحب نے غصے سے اسے جھڑکا۔۔۔۔۔ تینوں بھائیوں نے حیرت سے مرتضیٰ صاحب کو دیکھا تھا۔۔۔۔۔"

"میں کوئی بکواس نہیں کر رہا ہوں پاپا میں بس آپ سب کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میں نے ابلاج سے نکاح کر لیا ہے بات ختم میں اپنی زندگی کسی ایسی لڑکی کہ پیسوں کہ ٹکڑوں پر نہیں گزار سکتا جسے بات بات پر دولت کا گھمنڈ ہو جس کی نظر میں میری فیملی حقیر لگے میں اپنی مرضی سے زندگی گزارنا چاہتا ہوں ایک بات اور میں نوکری چھوڑ۔۔۔۔۔"

"تراخ!! تھپڑ کہ ساتھ ہی جائش کی بات منہ میں رہ گئی تھی ماہ رخ تیزی سے انکے درمیان آئی تھی جبکہ ابلا ج بری طرح سہم گئی تھی معراج اور سارا نے تیزی سے آگے بڑھ کر ابلا ج کو پکڑا۔۔۔"

"ابلا ج کو میرے کمرے میں لے جاؤ معراج۔۔۔ جائش خود کو سمجھاتا ابلا ج کا ہاتھ نرمی سے چھوڑتا اسے حکم دیے کر اپنی ماں کی طرف متوجہ ہوا جو اسکی بات پر پلٹ کر کائنات بیگم کہ سامنے جا کر تھیں جو خود ابھی تک بے یقین تھیں۔۔۔"

"مل گئی کلیجے کو ٹھنڈک تمہارے بہت چالاک ہو تم ماں بیٹی۔۔۔"

"بھابھی آپ یہ کیا کہہ رہی ہیں؟ کائنات بیگم گنگ رہ گئیں جبکہ فوزیہ بیگم کی بات پر سب شدید حیرت زدہ رہ گئے تھے یہ کیسا روپ تھا جو آج سے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔۔۔"

"بھولی مت بنو کائنات تمہیں میرا ہی بیٹا ملا تھا اپنی بیٹی کہ لئے اتنا ہی شوق تھا تو حیدر کہ پیچھے لگوا دیتی۔۔۔۔۔ فوزیہ بیگم کی بات پر سب نے شدید ناگواری سے انھیں دیکھا تھا جبکہ ابلا ج جو وہاں سے جا رہی تھی سارا کا ہاتھ چھوڑ کر اپنے سینے کو مسلنے لگی۔۔۔"

"فوزیہ سوچ سمجھ کر بولو میرا بیٹا ایک بچی کا باپ ہے کچھ تو لحاظ کرو۔۔۔۔۔ رفعت بیگم جو خاموش تماشائی کھڑی تھیں حیدر کہ نام پر انہیں پتنگے لگ گئے اس سے قبل لڑائی طویل ہوتی مرتضیٰ صاحب نے سختی سے فوزیہ بیگم کو خاموش کروایا۔۔۔"

"آپ سب اپنے کمرے میں جائیں جو ہو گیا ہے سو ہو گیا ہے ابلاج ہمارے گھر کی بیٹی ہے۔۔۔ انور میرے ساتھ اؤ۔۔۔ مرتضیٰ صاحب دو ٹوک بات کرتے انور صاحب کو لے کر وہاں سے نکل گئے۔۔۔"

"میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی جائش۔۔۔ فوزیہ بیگم غصے سے چیخ کر جائش سے کہتیں اپنے پورشن کی جانب بڑھ گئیں۔۔۔ رفعت بیگم بھی ہنکار بھرتیں وہاں سے نکلی تھیں جبکہ سد ف بیگم کہ ساتھ سب کائنات بیگم کہ پاس آ کر انھیں تسلی دینے لگے۔۔۔"

"جائش میری ابلاج بے قصور ہے بیٹا وہ تو کچھ مانگتی تک نہیں ہے خاموش رہتی ہے۔۔۔ کائنات بیگم پانی کا گلاس دانین کو دیتیں دوبارہ رونے لگیں۔۔۔"

"میں جانتا ہوں چاچی بچپن سے ہم ساتھ ہیں آپ فکر مت کریں یہ سب اچانک ہوا ہے تبھی وہ اس طرح ریکٹ کر گئی ہیں میں ہوں نا اس کے ساتھ۔۔۔۔۔ جائش انکے ہاتھ کی پشت تھپتھا کر مطمئن کرنے لگا جو سب کی تسلیوں سے سمجھا کر دھیرے سے مسکرائیں تھیں۔۔۔"

دروازہ کھولنے کی آواز پر دونوں نے گردن موڑ کر دیکھا تھا جائش اندر داخل ہوتا سے اپنے کمرے میں دیکھ کر مسکرایا جو نظریں جھکا چکی تھی۔۔۔

"جائش بھائی میں چلتی ہوں۔۔۔۔ سارا مسکرا کر بولتی دونوں کو ایک نظر دیکھتی باہر نکل گئی سارا کہ جاتے ہی جائش نے آگے بڑھ کر کمرہ لاک کیا تھا ابلاغ کی ہتھیلیاں بھگنے لگی جبکہ دل کی دھڑکن بڑھ گئی تھی۔۔۔۔

"مدثر آپ کہاں جا رہے ہیں؟ مدثر جو بائیک اسٹارٹ کر رہا تھا آواز پر چونکا۔۔ سارا اسکے متوجہ ہوتے ہی تیزی سے اسکے قریب آئی تھی۔۔۔

"کیا مصیبت ہے یار کہاں پھنس گیا ہوں۔۔۔ سارا کو اپنی طرف بڑھتا دیکھ کر وہ بیزار سی سے بڑبڑایا تھا۔۔۔

"کیوں میں کہیں جا نہیں سکتا؟ لٹھ مار لہجے میں جواب دیتا وہ اسے دیکھنے لگا جو اسکے انداز پر چپ سی ہو گئی تھی۔۔۔

"اور کچھ کہنا ہے یا میں جاؤں؟ یکدم ہی اسے احساس ہوا تھا وہ کس طرح اس سے بات کر رہا تھا جبکہ سارا جو اسے ہی دیکھ دیکھ رہی تھی گہری سانس لیتی انگلیاں مڑوڑتے ایک قدم اور آگے بڑھی تھی۔۔۔

"میں۔۔۔۔ میں جانتی ہوں آپ کہاں جا رہے ہیں۔۔۔۔ سارا کی دھیمی آواز میں کہنے پر وہ بری طرح ٹھٹھکا تیزی سے بائیک سے اتر کر وہ اسے دیکھنے لگا جس نے بمشکل آنسوؤں اور آواز پر قابو پایا تھا وہ جانتی تھی یہ رشتہ کبھی نہ کبھی ٹوٹ جائے گا بہت مشکل سے وہ مدثر سے آخری فیصلہ کرنے آئے تھی۔۔۔"

جن رشتوں کی جڑیں کھوکھلی ہوں انہیں خود سے کاٹ دینا ہی ہمارے لئے بہتر ثابت ہوتا ہے، میں بہت مشکل سے خود میں یہ کہنے کی ہمت جٹا پائی ہوں کہ میں "سارا علی" اس کھوکھلے رشتے کو یہیں ختم کرتی ہوں۔۔۔ خود کو اسکے سامنے کمزور ہونے سے روکتی وہ مضبوط لہجے میں کہہ کر اپنے ہاتھوں کی کپکپاہٹ پر قابو پاتے انگلی سے انگوٹھی نکال کر مدثر کے پہلو میں گرے ہاتھ کو پکڑ کر ہتھیلی میں انگوٹھی رکھتی اسے دیکھنے لگی جو شذر کھڑا تھا۔۔۔"

"میں جانتی ہوں یہ ہماری رضامندی سے ہوا تھا لیکن میں اپنی وجہ سے نہ ہی آپکے بیچ رکاوٹ بن سکتی ہوں نہ ہی اپنی بہن کہ لیے مشکلات کا سبب بننا چاہتی ہوں۔۔۔۔ امید ہے جو کچھ میرے ساتھ ہوا ہے وہ صنم کہ ساتھ نہ ہو۔۔۔۔ سارا ٹوٹے پھوٹے لہجے میں کہتی جیسے ہی پلٹی سامنے ہی معراج اور محمش کو ساکت کھڑا دیکھ کر بری طرح

ٹھٹھک گئی جانے وہ کب سے وہاں کھڑے تھے جبکہ مدثر اپنے بھائی کو دیکھ کر لب
بھینچ گیا۔۔۔

جانش قدم اٹھاتا اسکے ساتھ آکر بیٹھا جو اسکے بیٹھنے پر دونوں ہاتھ آپس میں مسل رہی
تھی۔۔

"سب میری وجہ سے ہوا ہے میری وجہ سے میری امی کو اتنی باتیں سننی پڑیں ہیں اگر
مجھے پتہ ہوتا کہ چھوٹی تائی مجھے اتنا ناپسند کرتی ہیں تو میں کبھی اپنی بات نہیں
مانتی۔۔۔۔۔ ابلا ج گلو گیر لہجے میں کہتی اپنے ہاتھوں کو دیکھنے لگی۔۔

"میں سب ٹھیک کر دوں گا ابلا ج بس مجھ پر بھروسہ رکھو۔۔۔۔۔ جانش مدہم آواز میں
بولتا اسکا چہرہ اپنی طرف موڑ کر بغور اسے دیکھنے لگا جس کی ناک رونے نے سرخ ہو رہی
تھی۔۔

"مجھے ایسے مت دیکھا کریں۔۔۔۔۔ ابلا ج نے کہتے ہی نظریں جھکائیں تھیں جبکہ ابلا ج
کا مطلب سمجھ کر اس نے اسے گھوری سے نوازا تھا۔۔

"جانتی ہو کتنی خوبصورت ہیں تمہاری یہ آنکھیں میں تو بچپن سے فدا ہوں ان پر۔۔۔ جائش نے کہتے ساتھ آگے بڑھ کر عقیدت سے اسکی دونوں آنکھوں پر باری باری لب رکھے تھے ابلاج کہ اندر تک جیسے سکون سا بھر گیا تھا۔۔۔"

"یہ سب کیا ہے مدثر؟ محمش چلتا ہوا اسکے مقابل آیا تھا جو ہنوز بے یقینی سے ہتھیلی پر رکھی انگوٹھی کو گھور رہا تھا۔

"محمش بھائی یہ میرا فیصلہ ہے۔۔۔۔۔ سارا نے جھجھکتے ہوئے اسے کہا تھا سارا کی بات پر تینوں نے بیک وقت اسے دیکھا جو محمش کی طرف ہی متوجہ تھی۔۔۔۔۔"

"بس کرو سارا تمہیں کیا لگتا ہے میں جانتا نہیں ہوں تمہیں معراج نے مجھے سب بتا دیا ہے میں تو بس موقعے کی تلاش میں تھا۔۔۔ محمش کہ انکشاف پر مدثر نے مسکراتی نظروں سے معراج کو دیکھا تھا یعنی وہ مدثر کا ساتھ دینے کہ لئے تیار تھا جبکہ سارا نے معراج کو چبھتی نظروں سے گھورا تھا جب وہ اسے منع کر چکی تھی تو اس نے کیوں معراج کو یہ بات بتائی تھی۔۔۔"

"میں بتانا چاہتا تھا لیکن۔۔۔"

"لیکن تم میں ہمت نہیں ہو رہی تھی کیوں سہی کہہ رہا ہوں ناں؟ محمش نے چڑ کر مدثر کی بات کاٹی تھی جب رفعت بیگم کو دیکھ کر سب کے چہرے فق ہو گئے تھے۔۔۔"

"میرے اللہ سب کو وحی آرہی ہے۔۔۔۔ مدثر حیرانگی سے سوچتا اپنی ماں کو دیکھتا چلا گیا۔۔۔"

رات کہ دس بجے کا وقت تھا ایسے میں ایک بار پھر سب وہیں جمع تھے لیکن اس بار جائش اور ابلاج نہیں تھے مدثر اور سارا انکی جگہ کھڑے تھے۔۔۔

سدف بیگم پھر سر پکڑے بیٹھی تھیں۔۔۔ مصطفیٰ صاحب طیش میں اپنے بیٹے کو گھور رہے تھے جس نے اطمینان سے اپنی انگلی سے انگوٹھی نکال کر دونوں انگوٹھیوں کو میز پر رکھا تھا۔۔۔ دوسری طرف رفعت بیگم اپنے بیٹے کی وجہ سے ناچاہتے ہوئے بھی سدف بیگم سے نظر نہیں ملا پارہی تھیں۔۔۔

اتنے سارے لوگوں کہ ہوتے ہوئے بھی وہاں سکوت تھا جسے علی صاحب نے توڑا تھا۔۔۔

"تم بچوں کا دماغ خراب ہو گیا ہے آخر اتنا بڑا قدم کیا سوچ کر اٹھایا ہے۔۔۔۔ علی صاحب کی آواز پر سب چپ رہے۔۔۔"

"سارا تم مجھے جواب دو بیٹی ایسا کیا ہوا ہے؟ علی صاحب کارخ اب سارا کی طرف ہوا جسے آج کمزور نہیں پڑھنا تھا۔"

"ابو میں۔۔۔ میں۔۔۔"

"چاچو میں کسی اور سے شادی کر چکا ہوں۔۔۔ سارا جو بولنے کی کوشش کر رہی تھی اچانک مدثر کے انکشاف پر ساکت رہ گئی تھی جبکہ مصطفیٰ صاحب کہ ساتھ سب جھٹکے سے اپنی جگہ سے کھڑے ہوئے تھے۔۔۔"

معراج نے بے یقینی سے مدثر کو دیکھ کر مٹھیاں بھینچ لیں جبکہ دلاور جو ٹھنڈے مزاج کا مالک تھا اس انکشاف پر تیزی سے آگے بڑھ کر جھپٹ کر مدثر کا گریبان جکڑ چکا تھا ایک قیامت تھی جو اس خاندان پر آئی تھی۔۔۔ ہاں پہلی لڑائی جہاں کبھی ہنسی و شرارتیں رقصاں تھی آج وہاں پہلی بار لڑائی ہوئی تھی۔۔۔

دلاور نے زور سے غصے سے چیختے ہوئے مدثر کو پیچھے دکھایا تھا کہ وہ خود ششدر تھا سب لڑکیاں گھبرا کر چیخ پڑیں جائش اور حیدر تیزی سے بیچ میں آئے تھے کہ دلاور اسے برا بھلا کہتا اسکی طرف دوبارہ بڑھا تھا دانیل نہ محسوس طریقے سے ماہ رخ کہ پیچھے چھپی تھی بھلا کب دلاور کا یہ روپ دیکھا تھا۔۔۔

"پیچھے ہٹو دلاور ورنہ مار کھا لو گے مجھ سے۔۔۔۔۔ جائش اسے پیچھے کرتا غصے سے گھورتے ہوئے بولا گھر کہ بڑے صدمے سے بیٹھے اپنے بچوں کو جاہلوں کی طرح لڑتے دیکھ رہے تھے مرتضیٰ صاحب نے دکھ سے انہیں دیکھا جو شام میں ایک ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے مسکرا رہے تھے شاید نظریں یوں نہیں لگتی ہے۔۔۔۔۔"

"مار لیں مجھے آپکو جتنا مارنا ہے مار لیں لیکن میں خاموش نہیں رہوں گا اور آپ مدثر بھائی آپ کیسے کر سکتے ہیں ایسا میری بہن کہ ساتھ۔۔۔۔۔ دلاور غصے سے بھاری ہوتی آواز میں کہنے لگا۔۔۔"

"میں نے کچھ غلط نہیں کیا ہے سمجھے تم تمیز سیکھو پہلے پھر مجھ سے سوال کرنا۔۔۔۔۔ مدثر غصے اور دکھ میں اسے چیخ کر جواب دینے لگا اسے کبھی دلاور سے اس حرکت کی امید نہیں تھی۔۔۔۔۔"

اس سے قبل دلاور جواب دیتا سارا زور سے "بس" کہتی نیچے بیٹھتی چلی گئی سدف بیگم تیزی سے اپنی جگہ سے اٹھ کر دلاور کہ قریب آئیں جبکہ صنم سارا کہ پاس نیچے بیٹھ گئی۔۔۔"

"سارا سمجھا لو خود کو تمہاری اس میں کوئی غلطی نہیں ہے۔۔۔۔۔ صنم اسے گلے لگا کر سمجھانے لگی۔۔۔۔۔"

"مدثر بھائی آپ نے تو بتایا تھا آپ کسی کو پسند کرتے ہیں پھر یہ شادی کہاں سے آگئی۔۔۔ معراج جو کب سے چپ تھا بے اختیار بول پڑا تھا سب نے حیرت سے معراج کو دیکھا۔۔۔"

"واہ سن لیا سب نے بہن صاحبہ نے پہلے میرے بیٹے کو گھیرا اور بھائی صاحب نے کسی کو بتانے کہ بجائے اسکا ساتھ دیا۔۔۔ فوزیہ بیگم طنزیہ لہجے میں کہتیں ابلان کو گھورنے لگیں جس نے روتے ہوئے آنکھوں کو میچ لیا تھا جائش نے ضبط سے مٹھیاں بھینچ کر معراج کو گھورا۔۔۔"

"سب کو الزام دینا بند کریں آپ سب جو ہو واہ ہماری رضامندی سے ہوا ہے کوئی بھی لڑکی ایسے شخص کو اپنی زندگی میں شامل نہیں کرے گی جس کہ دل میں کوئی اور بسا ہو۔۔۔ سارا بیدردی سے آنسوؤں پوچھتی جھٹکے سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔"

"زبردستی کہ رشتے زیادہ عرصے نہیں چلتے پلینز آپ سب لڑنا بند کریں مجھے بالکل اچھا نہیں لگ رہا۔۔۔ سارا بچگی لیتی ہاتھ جوڑ کر سب کو بولتی دیکھنے لگی صدف بیگم نے آگے بڑھ کر اسے اپنے ساتھ لگایا تھا۔۔۔"

سارا کہ وہاں سے جاتے ہی دلاور کو جائش اپنے ساتھ وہاں سے لے گیا تھا جبکہ حیدر اپنے کمرے میں چلا گیا تھا اسے اپنے بھائی کہ اس اقدام پر تکلیف ہوئی تھی جبکہ محمش گھر سے نکل گیا تھا۔۔۔

ہر کوئی اپنے اپنے پورشن میں خاموش اور اپنی سوچ میں گم تھے یوں لگتا جیسے سب بکھر گئے ہوں۔۔۔۔

علی صاحب نڈھال سے صوفے سے سر ٹیکا کر بیٹھے تھے جب سدف بیگم وہاں آ کر بیٹھیں۔۔

"یہ سب کیا ہو گیا سدف ہمارے بچے دیکھا تھا کیسے لڑ رہے تھے ہم نے تو کبھی تصور بھی نہیں کیا تھا کہ دلاور میرا بیٹا جو ہر ایک بات برداشت کر جاتا ہے کبھی کسی سے اونچی آواز میں بات نہیں کرتا تھا آج وہ اس طرح بے قابو ہو گیا اور میری سارا میری بچی کہ ساتھ یہ سب اچھا نہیں ہوا۔۔۔۔ علی صاحب غمگیں لہجے میں کہتے سارا کہ کمرے کہ دروازے کو دیکھنے لگے۔۔۔

"سب ٹھیک ہو جائے گا علی شاید میری بیٹی کا نصیب مدثر کہ ساتھ نہیں جڑا تھا پھر اس طرح کرنے سے کیا ہو جائے گا جو ہونا تھا وہ ہو چکا ہے ہم اسے بدل نہیں سکتے نہ میں چاہتی ہوں کہ

بدلے اللہ سب کو اپنی زندگیوں میں خوش رکھے میری بیٹی کا نصیب جس کہ ساتھ جوڑا ہو گا وہ اسے مل جائے گا۔۔۔ انشاء اللہ۔۔۔ سد ف بیگم جو خود بھی نرم مزاج کی تھیں سمجھاتے ہوئے بولیں۔۔۔

"انشاء اللہ۔۔۔"

"مدثر۔۔۔۔۔ رفعت بیگم کمرے میں داخل ہوئیں مدثر جو مشعل کو سب بتا کر ابھی فارغ ہی ہوا تھا اپنی ماں کی آواز پر چونکا۔۔۔"

"جی امی؟"

"تمہارے پاپا چاہتے ہیں اپنی بیوی کو لے کر آؤ۔۔۔۔۔ رفعت بیگم سنجیدگی سے اسے کہتیں رخ پھیر کر کھڑی ہو گئیں انھیں یہ بات کھائے جا رہی تھی جانے کس لڑکی سے انکے بیٹے نے شادی کر لی ہے جبکہ مدثر بری طرح گڑ بڑا گیا تھا۔۔۔"

"امی وہ۔۔۔۔۔ مدثر تھوک نگلتا تیزی سے دروازہ کولاک کر کہ اپنی ماں کی طرف آیا جو اسکی حرکت پر تعجب سے اسے دیکھ رہی تھیں۔۔۔"

"کیا ہوا؟ رفعت بیگم مشکوک نظروں سے اسے دیکھنے لگیں۔۔۔"

"وہ امی میں نے ابھی شادی نہیں کی ہے۔۔ دیکھیں آپ پہلے میری پوری بات سنیں۔۔۔ اپنی ماں کہ تاثرات دیکھ کر اس نے جلدی سے انکے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کچھ بھی کہنے سے روکا تھا۔ پوری بات بتا کر اس نے اپنی ماں کو دیکھا جنہوں نے گہری سانس لی تھی۔۔"

"جب تمہیں وہی پسند تھی تو کیوں سب کو بیوقوف بناتے رہے ہو؟ کیوں اس بچی کو یہ جتاتے رہے ہو کہ تم اسے پسند کرتے ہو مدثر یہ سب تمہارے لئے اتنا آسان تھا۔۔۔ رفعت بیگم اشتعال میں آتیں اسے دیکھنے لگیں۔۔"

"مجھے اس وقت جو سمجھ آیا وہ میں نے کیا امی پلیز آپ تو میری مدد کریں۔۔۔ پلیز اس وقت سب مجھ سے ناراض ہیں لیکن آپ اپنے بیٹے کی مدد کریں۔۔۔ مدثر انھیں جذباتی کرتے ہوئے منانے لگا جو اسکی آنکھوں میں نمی دیکھ کر نرم پڑیں تھیں۔۔۔"

"ٹھیک ہے مجھے کل ہی اسکے گھر لے کر چلو باقی میں دیکھ لوں گی۔۔۔ رفعت بیگم کہ رضامند ہوتے ہی وہ انکے گلے لگا تھا۔۔"

"تھینک یو سوچ امی آپ دنیا کی بیسٹ امی ہیں لیکن پاپا کو کیا کہیں گی؟ مدثر ایک بار پھر فکر مند ہوا۔"

"میں نے کہا ہے نہ سب مجھ پر چھوڑ دو۔۔۔ ہم اب آرام کرو اور ہاں کل کا بتا دینا ہم کل ہی رشتہ تہہ کرنے جائیں گے۔۔۔"

رفعت بیگم ذو معنی لہجے میں مسکرا کر کہتی کندھا تھپتھپا کر کمرے سے نکل گئیں۔۔۔۔۔

"سارا تم ٹھیک ہو؟ ابلاج اسکے چہرے کو پیار سے چھو کر پوچھنے لگی جو اسکی گود میں سر رکھے لیٹی تھی جبکہ صنم، ایرا، دانیل وہیں قریب بیٹھیں دکھ سے سارا کو دیکھ رہی تھیں۔"

NEW ERA MAGAZINE

"میں ٹھیک ہوں آپ بس سونا چاہتی ہوں۔۔۔ سارا مسکرانے کی ناکام کوشش کرتی ابلاج سے بولی تھی۔۔"

"مادر بھائی نے اچھا نہیں کیا میں۔۔۔ صنم کی بات ادھوری رہ گئی جب سارا جھکے سے اٹھ کر بیٹھتی صنم کے ہاتھ پکڑ چکی تھی۔۔"

"نہیں کچھ الٹی سیدھی بات مت کرنا ایک بھائی کی سزا دوسرے کو مت دینا صنم وہ بہت محبت کرتے ہیں تم سے پھر کیا ہو گیا اگر رشتہ ٹوٹ گیا تمہیں تو خوش ہونا چاہیے کہ شادی نہیں ہوئی ورنہ تین زندگیوں کے ساتھ تینوں گھرانے لپیٹ میں

آتے۔۔۔ سارا کی باتیں اندر آتے محمش، حیدر اور جائش نے بھی بخوبی سنی تھیں بارہ
 بجنے کہ باوجود سب ہنوز ابھی تک جاگ رہے تھے۔۔۔
 "ہماری سارا تو بہت سمجھدار ہے بھئی۔۔۔ حیدر اسکے قریب آتا شفقت سے اسکے سر پر
 ہاتھ رکھتے ہوئے بولا جس پر وہ جھینپ گئی تھی۔۔۔
 صنم نے محمش کو دیکھا جو اسی کو دیکھ رہا تھا یکدم صنم نے نم آنکھوں سے اسے مسکرا کر
 دیکھا تھا بے اختیار محمش نے سینے پر ہاتھ رکھتے سر کو خم دیا تھا اس بار دونوں کھل کر
 مسکرائے تھے۔۔۔

 "میرا خیال ہے اب آرام کرنا چاہیے پہلے ہی کافی دیر ہو چکی۔۔۔ ماہ رخ کہ آنے پار
 سب نے اُسکی بات سن کر سر اٹباب میں ہلایا تھا۔۔۔

"تم آرام کرو۔۔۔ گڈ نائٹ۔۔۔ ابلاغ مدھم آواز میں کہتی بستر سے اُتری جائش نے
 جلدی سے اُسے سہارا دیا کوئی اور وقت ہوتا تو سب دونوں کی جان کو آجاتے لیکن ابھی
 ہر کوئی اپنی ہی زندگی کی الجھنوں میں الجھا ہوا تھا اس بات سے انجان کہ حاسد اور انتقام
 کی آگ میں ڈوبے لوگ انھیں برباد کرنے کی تیاری کر رہے تھے۔۔۔

دائین جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئی دلاور کو سوتے دیکھ کر وہ بھی بیڈ پر حیران ہو گئی کیونکہ شادی کے بعد سے دونوں الگ الگ سو رہے تھے۔۔۔۔۔ وہ کب آئے تھے اُسے بلایا بھی نہیں۔۔۔۔۔ یہی سب سوچتی وہ وارڈ روم سے اپنی نائٹی لے کر باتھ روم چلی گئی تھی۔۔

تھوڑی دیر بعد وہ نائٹی میں ملبوس بیڈ کے قریب آ کر سوچ میں پڑھ گئی آیا وہ لیڈے یا نہیں۔۔

ایک نظر صوفے پر ڈالتی ناک چڑھا کر حسرت سے بستر کو دیکھتی چور نظروں سے اسے دیکھتی بنا کوئی آواز پیدا کیے اپنی جگہ پر بیٹھی خود پر رضائی پھیلا کر دونوں طرف سے دبائیں ایسے کہ دلاور نیند میں اس پے ہاتھ ہی نہ رکھ دے لیکن جیسے ہی وہ لیٹ کر سائیڈ لیٹ بند کرتی مطمئن ہوئی دو منٹ بعد ہی کسی کی گرم سانسیں اپنی گردن پر محسوس کرتی خوف میں مبتلا ہوتی رضائی پر اپنی گرفت مضبوط کر گئی لبوں کو ایک دوسرے میں بھینچا دلاور جو پہلے ہی اسکے کمرے میں آنے پر جاگ گیا تھا خاموشی سے اسکی کاروائی دیکھ رہا تھا۔۔

"کہاں تھی اتنی دیر؟ دلاور کی آواز پر اس نے دھیرے سے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا تھا۔۔

"گھورنا بند کرو ورنہ۔۔۔۔"

"ورنہ؟ بے اختیار اسکے لب ہلے تھے دلاور کی نظر جیسے اس پر ٹھہر گئی تھی داینین کو اپنی حرکت پر سرپیٹنے کا دل چاہا لیکن اگلے ہی لمحے وہ اسکی دھڑکن ساکت کر چکا تھا۔۔۔۔"

ابلاج بیڈ کی پشت سے کمر ٹیکا کر بیٹھی مسلسل لب چباتی ہاتھروم کہ دروازے کی طرف دیکھ رہی تھی جب جائش دروازہ کھول کر اندر آیا ابلاج کو اسکی طرف دیکھتا پا کر وہ ٹھٹکا لیکن آگے ہی لمحے مسکرا کر اسکی جانب قدم بڑھائے تھے۔۔۔

"کیا سوچ رہی ہو مسسز جائش؟ جائش اسکے پہلو میں نیم دراز ہوتے اسکے ہاتھ کی پشت پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا جو یکدم ہی چونک کر جائش کو اپنے نزدیک دیکھ کر خود میں سمٹ سی گئی تھی۔۔۔"

"کیا آپکو لگتا ہے جو بھی ہو رہا ہے اس میں میرا قصور ہے؟ ابلاج نے دکھ سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا تھا جو اسکی بات سن کر اٹھ بیٹھا تھا۔۔۔"

"قطعاً نہیں ابلاج، میں نے تمہیں کہا ہے نہ کسی بھی بات کو لے کر خود کو الزام مت دینا کیا تمہیں لگتا ہے کہ تمہاری ذات سے کسی کو کوئی نقصان پہنچ سکتا ہے؟ جائش نے

سوالیہ نظروں سے جھک کر اسکے دونوں ہاتھوں کو چوم کر اسے دیکھا تھا جو حیا سے سرخ ہوتی شرمیلی مسکراہٹ سے نظریں جھکا گئی تھی جائش اسکی لرزتی پلکوں کو دیکھتا سے اپنے نزدیک کھنچ چکا تھا ابلاج آنکھوں کو میچ کر اسکے سینے میں چہرہ چھپا کر اسکی خوشبو اپنے گرد محسوس کرنے لگی یکدم کمرے کا دروازہ زور سے بجا تھا جہاں جائش نے بدمزہ ہو کر اسے خود سے الگ کیا تھا وہیں ابلاج منہ پھولا کر رخ موڑ کر بیٹھ گئی تھی جائش نے اسکی اس ادا پر گہری مسکراہٹ سے اٹھ کر جیسے ہی کمرے کا دروازہ کھولا تھا اپنی ماں کو دیکھ کر حیران ہوا۔

"کیا میں اندر آسکتی ہوں۔۔۔۔۔ فوزیہ بیگم کی بات پر جائش گڑبڑا کر انھیں جگہ دے چکا تھا جنہوں نے اندر آتے ہی ابلاج کا تنقیدی جائزہ لیا تھا۔۔۔۔۔"

"مجھے کچھ بات کرنی تھی تم دونوں سے۔۔۔۔۔ فوزیہ بیگم نے کہتے ساتھ باری باری دونوں کو دیکھا۔۔۔۔۔"

اجی کہیں نہ کیا بات ہے؟

"دیکھو جو بھی ہو چکا ہے اسے بدلہ نہیں جاسکتا اسلیے میں اور تمہارے پاپا چاہتے ہیں کہ ایک شاندار سا ولیمہ رکھا جائے تاکہ سب کو بھی معلوم ہو جائے۔۔۔۔۔ فوزیہ بیگم کی بات پر ابلاج کا دل زوروں سے دھڑکا جبکہ جائش نے گہری مسکراہٹ سے اپنی ماں کو گلے

لگایا لیکن انکی اگلی بات سن کر جہاں وہ صدمے میں گیا وہیں ابلاج نے سر جھکا کر اپنے لبوں پے ہاتھ رکھتے اپنی ہنسی دبائی تھی۔
 "لیکن امی۔۔۔۔"

"لیکن ویکن کچھ نہیں جائش دیکھو ذرا یہ کیسی شادی ہے کمرہ دیکھو ایک پھول بھی نہیں اور تم دونوں کہاں سے لگ رہے ہو کہ آج شادی ہوئی ہے ایک بھی رسم نہیں۔۔۔۔ فوزیہ بیگم اسکی بات کاٹ کر بھڑک گئیں تھیں۔۔۔۔
 "اسکی کیا ضرورت ہے۔۔۔۔"

"خاموش رہو جائش بڑے بیٹے ہو میرے کتنے ارمان تھے میرے لیکن تمہاری اس جلد بازی میں سب برباد ہو گیا اسلئے جو میں کہوں گی ویسا ہی ہوگا۔۔۔۔ فوزیہ بیگم سختی سے کہتی ہوئیں ابلاج کی طرف متوجہ ہوئیں جو چلنے کے لئے تیار تھی۔۔۔۔
 "چلو ابلاج تمہیں کمرہ دکھا دوں۔۔۔۔ فوزیہ بیگم مصنوعی مسکراہٹ سے کہتی اسکے نزدیک بڑھیں جبکہ جائش نے لب بھینچ لئے تھے۔۔۔۔"

"یہ تمہارا کمرہ ہے جب تک ولیمہ نہیں ہو جاتا۔۔۔۔ فوزیہ بیگم اسے جائش کہ برابر والے کمرے میں لائیں تھیں جو پہلے ماہ رخ کی ملکیت تھا۔۔۔۔"

"ٹھیک ہے۔۔۔ ابلاج آہستہ سے جواب دیتی کمرے کا جائزہ لینے لگی فوزیہ بیگم کہ لبوں پر فاتحانہ مسکراہٹ نمودار ہوئی وہ کیسے اسے جائش کہ ساتھ ازواہی زندگی گزارتے دیکھنا برداشت کرتیں جو انکے بیٹے پر قبضہ کرے بیٹھی تھی۔۔۔"

"چلو میں چلتی ہوں۔۔۔ اب تم بھی آرام کرو اور جائش بیٹا جاؤ اپنے کمرے میں۔۔۔۔۔ فوزیہ بیگم ناگواری سے اسکی بیسا کھیوں کو دیکھ کر بیک وقت دونوں سے کہتیں کمرے سے نکل گئی جبکہ جائش جو انکے کہنے پر سر ہلا رہا تھا انکے پیچھے جا رہا تھا انکے جاتے ہی شرارت سے پلٹ کر ابلاج کو دیکھتا دروازہ کولاک کرتا مسکراتے ہوئے بیڈ پر

آ کر گرا۔۔۔

"آپ نے سنا نہیں وہ کیا کہہ کر گئی ہیں۔۔۔"

"کیا کہہ کر گئی ہیں؟ جائش معصومیت سے کہتا کہنیوں کہ بل اونچا ہوا۔۔۔"

ابلاج گھورتے ہوئے اسکے عین سامنے آئی جب جائش نے لمحہ ضائع کیے بیٹھتے ہوئے اسکا ہاتھ پکڑ کر خود پر گرا لیا۔۔۔

"جائش۔۔۔ ابلاج گھبراتے ہوئے اُسے دیکھتی پل میں سرخ ہوئی تھی۔۔۔"

"ششش! چھوڑو سب میں یہ وقت گنوانا نہیں چاہتا۔۔۔۔۔ جائش نے کہتے ساتھ اسکے گال کو انگوٹھے سے سہلایا۔۔۔"

"چھوٹی تائی کو معلوم چلا تو۔۔۔۔"

"کیوں تم بتانے والی ہو؟ ابلاج کی بات پر ترقی با ترقی اس نے سنجیدگی نے آبرو اچکایا۔"

ابلاج نے گڑ بڑا کر تیزی سے سر نفی میں ہلایا۔

"گڈ گرل۔۔۔۔ جائش نے گہری مسکراہٹ سے اسے خود سے نزدیک تر کر لیا۔"

"بھابھی سب کہاں ہیں؟ مدثر حیرت سے خود کہ لئے ناشتہ میز پر دیکھ کر حیرت سے ماہ

رخ سے پوچھنے لگا۔"

"آج سب اپنے اپنے پورشن میں ناشتہ کر رہے ہیں تم بیٹھو امی اور محمش آتے ہی

ہونگے۔۔۔ میں جب تک ماہ رو کو دیکھ لوں کہیں اٹھ نہ گئی ہو حیدر بھی آج جلدی چلے

گئے ہیں۔۔۔ ماہ رخ سنجیدگی سے جواب دیتی کچن سے نکلنے لگی جب مدثر کہ پکارنے پر

رو کی لیکن پٹی نہیں۔"

"بھابھی یہ سب میری وجہ سے ہوا ہے آج تک کبھی کسی نے الگ الگ ناشتہ نہیں

کیا۔"

"ہاں مدثر واقعی آج تک کبھی ایسا موقع آیا نہیں ہے لیکن میں بہت مشکور ہوں اس گھر نے یہ دن بھی آج دیکھ لیا۔۔۔ Thanks to you.... ماہ رخ کہ لہجے میں دکھ محسوس کرتے مدثر نے لب بھینچ لئے تھے۔۔"

"صبح بخیر بھابھی یہ لیں آپکی گڑیا جاگ گئی ہے۔۔۔ محمش کی آواز پر ماہ رخ سر جھٹک کر اپنی بیٹی کی طرف متوجہ ہوئی جبکہ مدثر جو اٹھنے والا تھا اپنی ماں کو آتا دیکھ کر گہری سانس بھر کر رہ گیا تھا۔۔"

آہستہ سے دروازہ کھول کر چوروں کی طرح اپنے چاروں طرف دیکھتا وہ دوبارہ اندر آتے پاس ہی بیٹھا کہ سہارے کھڑی ابلا ج کو کھینچ کر قریب کرتا خود میں بھینچ چکا تھا جو رات سے اس کی گستاخیوں سے شرم سے کچھ کہہ نہیں پارہی تھی۔۔۔

"اب جائیں۔۔۔ ابلا ج منمنا کر کہتی اسے پیچھے کرنے لگی جو اسکے لبوں پر ہاتھ رکھ چکا تھا۔"

"چلا جاؤں گا اتنی کیا جلدی ہے۔۔۔۔ جانش مزے سے کہتا اسے دیکھنے لگا جب باہر سے قدموں کی آواز پر چونکے۔۔۔"

"آہ! کیا یاد تم خود نہیں کل بول سکتی تھی امی کو کہ نہیں رہنا کیلے۔۔۔ پتہ نہیں ولیمہ کب ہوگا۔۔۔ ابلاج شدید بد مزہ ہوتے اسے کہہ رہا تھا جو لب دبا کر مسکراہٹ دباتی اسکی حالت دیکھ کر محظوظ ہو رہی تھی۔

"ایرا روکو۔۔۔ آمین کی آواز پر وہ جو کالج جانے کے لئے نکل رہی تھی آواز پر یکدم رکی۔۔

آمین اسے روکتے دیکھتا تیزی چلتے ہوئے اسکے سامنے آکر روکا۔۔
 "میں چلتا ہوں تمہارے ساتھ، آجاؤ۔۔ آمین سپاٹ لہجے میں کہتا آگے کی طرف بڑھ گیا۔۔

"افف اب کیا ہوگا۔۔ ایرا خود سے بڑبڑا کر آمین کہ پیچھے ہی چلتی گاڑی میں بیٹھ چکی تھی

دونوں خاموشی سے بیٹھے اپنی اپنی سوچوں میں گم تھے جب گاڑی کالج کے سامنے رکی۔۔

"شکریہ۔۔۔ اللہ حافظ۔۔ ایرا سے دیکھ کر جلدی سے کہتی باہر نکل کر آگے بڑھ گئی یہ دیکھے بنا کہ آمین بھی اسکی تلقید میں چلتا گیٹ عبور کرتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا یکدم

ٹھٹھک کر روکا غصے سے گردن کی نس ابھرنے لگیں دوسری طرف زین کو دیکھ کر اسکے قدم خود بخود روک گئے تھے جبکہ چہرے پر ہوائیں اڑی ہوئی تھیں۔۔۔

"ہیلو! تو کیا سوچا ہے؟ زین گہری نظروں سے اسے سرتاپیر دیکھ کر آہستہ سے پوچھنے لگا جس نے بے بسی سے زین کو دیکھا تھا۔۔۔

"میں جانتی ہوں کبھی بھی ہم میں اتنی بے تکلفی نہیں رہی کہ میں تمہیں اپنی کوئی تصویر دوں اس لئے بہتر ہے مجھے بلیک میل کرنا بند کرو ورنہ میں اپنے ابو کو شکایت کر دوں گی۔۔۔ ایر مضبوط لہجے میں اسکی آنکھوں میں دیکھ کر بے خوف ہوتے ہوئے بولی تھی۔۔۔ ایر کی بات پر زین ڈرنے کا ٹک کرنا ایک قدم اس سے پیچھے ہوا تھا۔۔۔

"او میں تو ڈر گیا۔۔۔ ہا ہا ہا! مس ایر ایہ تمہاری بھول ہے سمجھی کہ میں ڈر جاؤں گا اس لئے تمہارے لئے بہتر یہی ہے کہ میرا کہان لو۔۔۔ اچھے سے ایک دن تک سوچ لو تو ہوٹل کراؤن آجانا۔۔۔ زین اسے ساکت چھوڑتا وہاں سے جا چکا تھا جبکہ وہ اسی طرح خوفزدہ سی کھڑی خالی جگہ کو دیکھتی رہی جہاں وہ کچھ دیر پہلے کھڑا اسکی روح فنا کر کے جا چکا تھا۔

ایک غلطی ہوئی تھی اس سے ایسے لڑکے پر بھروسہ کر کہ جس کہ دوست اور وہ کالج میں بد معاش مشہور تھے لیکن وہ تو بد معاش کہ ساتھ عیاش بھی تھے۔۔۔۔

آمین جو خاموشی سے سب دیکھ رہا تھا واپس پلٹ گیا تھا غصہ ہنوز جوں کاتوں تھا۔۔۔

"السلام علیکم۔۔۔ ابلاج کی آواز پر وہ جو سب ناشتے کی میز پر بیٹھے تھے چونک گئے۔۔۔ فوزیہ بیگم ابلاج کو دیکھتیں دل ہی دل میں خوش ہو رہی تھیں کہ وہ اسے اپنے بیٹے سے الگ کرنے میں کامیاب ہوئیں تھیں۔۔۔ جبکہ ابلاج شرمیلی مسکراہٹ کہ ساتھ آکر میز کی جانب آئی تھی۔۔۔

"وعلیکم السلام۔۔۔۔۔ جائش کہاں ہے؟ مرتضیٰ صاحب نے جواب دیتے جائش کا پوچھا میز پر اس وقت دونوں میاں بیوی ہی تھے۔۔۔ اس سے قبل وہ جواب دیتی جائش سلام کرتا ابلاج کہ ساتھ ہی بیٹھ گیا۔۔۔

فوزیہ بیگم نے پہلو بدل کر اپنے بیٹے کو دیکھا جو ابلاج کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔
"کیا بات ہے ابلاج ناشتہ کرو۔۔۔ فوزیہ بیگم جو ناشتے ہی جانب متوجہ ہو گئیں تھیں۔
ابلاج کو اسی طرح بیٹھے دیکھ کر بولیں۔۔۔

"جی۔۔۔۔۔ ابلاج نے کہتے ساتھ جائش کو بیچارگی سے دیکھتے اپنا ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کی جس نے ساتھ بیٹھتے ہی اسکا ہاتھ اپنی گرفت میں لیا تھا۔۔۔

جانش نے اسے شرارت بھری نظروں سے دیکھ کر آنکھ دبی فوزیہ بیگم کا پورا دھیان ان دونوں پر تھا لیکن میز کہ نیچے کیا ہو رہا تھا وہ لاعلم تھیں۔۔

"ابلاج۔۔۔ ایک بات پھر انہوں نے اسے متوجہ کیا ساتھ ہی جانش نے اسکا ہاتھ آزاد کر دیا تھا۔۔۔

"جی کر رہی ہوں۔۔۔ ابلاج گڑ بڑا کر تیزی سے بریڈ اٹھا چکی تھی۔۔۔ جانش نے لب دبا کر اپنی مسکراہٹ ضبط کی۔۔۔

"معراج جاؤ یہاں سے مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی ہے۔۔۔ سارا جو اپنے کمرے میں تھی معراج کہ آنے پر رخ پھیر کر کھڑی ہو گئی۔۔۔

"اس سب میں میری کیا غلطی ہے سارا قسم لے لیں میں نہیں جانتا تھا مدثر بھائی اس لڑکی شادی کر چکے ہیں ورنہ میں خود سب کو بتا چکا ہوتا، پھر آپ نے ہی تو یہ رشتہ خود ختم کیا ہے۔۔۔ معراج تڑپ کر اسکے سامنے جا کر کھڑا ہوا سارا جو کل پوری رات روٹی رہی تھی اسکی آخری بات پر نظر اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔ معراج اسکی رونے اور نیند پوری نہ ہوتی سرخ ہوتی نظروں کو دیکھ کر تھام سا گیا سارا کی حالت دیکھ کر اسے دھچکا لگا تھا کم گو خوش مزاج، حساس دل کی مالک لڑکی کا یہ حال اسے تکلیف پہنچا رہا تھا۔۔۔

"کس رشتے کی بات کر رہے ہو معراج جو کبھی جوڑا ہی نہیں، ہا! کیا رشتے ایسے ہوتے ہیں جہاں جھوٹ کا سہارا لیا جائے؟ ایسے رشتے نہیں بنانے مجھے جہاں دل میں کوئی اور، کیا تم کر سکو گے کسی ایسی لڑکی سے شادی جو تم سے جھوٹ پر رشتہ قائم کرے وہ بھی صرف دنیا کو دکھانے کے لئے، کر سکو گے ایسی لڑکی سے شادی جسکے دل میں تم کہیں نہیں ہو۔۔۔"

میں بھی کتنی پاگل تھی ناں مجھے لگا وہ خوش ہیں لیکن دیکھو کبھی کسی کہ ہنس کر بات کر لینے سے اس سے خوش فہمیاں مت پال لینا سب فریب ہوتا ہے انسان پل پل رنگ بدلتا ہے کچے کان کمزور ضمیر کے لوگ خود سے زیادہ دوسرے لوگوں کہ کہنے پر چلتے ہیں دیکھو نہ مدثر نے بھی مجھ سے منگنی اپنی بیوی کہنے پر کی تھی۔۔ سارا اسے کہتی سسک پڑی وہ جو ہونٹ بھنیچے اسے سن رہا تھا کہ دل کی بھڑاس نکل جانے سے انسان ہلکا پھلکا ہو جاتا ہے اسکے رونے پر بے اختیار معراج نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھے تھے لیکن اگلے ہی لمحے سارا نے اسکے سینے پر ہاتھ رکھتے زور سے پیچھے کی جانب دکھایا تھا۔۔۔

"دور رہو مجھ سے تم بھی وہی ہو" ایک مرد۔۔۔۔ سارا نے چیختے ہوئے اسے کہا سارا کی آواز پر صنم اور دانیل جو وہیں آرہی تھیں تیزی سے اندر داخل ہوئیں جبکہ معراج کی نظروں میں دکھ اور بے یقینی ہلکورے لینے لگا۔۔

صنم تیزی سے اسکے قریب آئی۔۔۔

"سار امیری جان سمبھالو خود کو کیا ہو گیا ہے۔۔۔۔۔ صنم نے روہانسی ہوتے ہوئے اسے اپنے ساتھ لگا یا جو روتے ہوئے اسکے ساتھ لگ گئی تھی۔۔

"معراج پلیز تم چلے جاؤ۔۔۔۔۔ دانین کی بات پر معراج نے سختی سے ہونٹ بھینچ کر ایک نظر سارا کو دیکھا پھر غصے سے کمرے سے نکل گیا۔۔۔۔۔

"دانین۔۔۔۔۔ دلاور کی آواز پر وہ جو کچن میں کھڑی سوچوں میں گم تھی چونک کر

اسکی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔۔۔

"سارا اٹھیک ہے اب؟ دلاور قریب آتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔۔۔۔

"آپ خود کیوں نہیں دیکھ لیتے اسے؟ دانین کہ دو بدو جواب دے کر خفگی سے چہرہ

پھیرنے پر دلاور ناچاہتے ہوئے بھی مسکرا کر کندھوں سے تھام کر اسکا رخ اپنی طرف

پھیر گیا۔۔۔۔۔

"ابھی تک ناراض ہو؟ دلاور کی بات پر دانین کہ چہرے پر حیا کی سرخی بکھر گئی دلاور

بے اختیار سا ہوتے اسکی جانب جھکنے لگا جب جیب میں رکھا اسکا موبائل بجا۔۔۔

"بعد میں بتاتا ہوں تمہیں۔۔۔ دلاور بد مزہ ہوتا جیب سے موبائل نکال کر اسے دھمکی دیتا باہر نکل گیا جبکہ دانیل کی مسکراہٹ گہری ہو گئی بلا آخر دونوں کہ بیچ سب ٹھیک ہو گیا تھا۔۔۔"

دوسرے طرف دلاور نے جیسے ہی موبائل کی اسکرین پر نام دیکھا لمحے بھر کو وہ حیران رہ گیا لیکن اگلے ہی پل سختی سے ہونٹ بھینچ کر کال کاٹ کر موبائل جیب میں رکھ لیا۔۔۔

"ہونہہ اب اسے کس کیڑے نے کاٹ لیا ہے جو مجھے کاٹنے فون کر رہی ہے بے شرم لڑکی۔۔۔ دلاور خود کلامی کرتے ہوئے چونکا۔۔۔ جیب سے موبائل نکالا جہاں لیزا کا میسج آیا ہوا تھا دلاور نے ضبط کرتے ہوئے میسج پڑھا جہاں وہ اس سے اپنے کیے کی معافی مانگ رہی تھی۔۔۔ اس سے قبل وہ عنصے میں موبائل توڑ دیتا لیزا کا اگلا میسج پڑھ کہ ضبط سے نظریں لہورنگ ہو گئیں۔۔۔"

"لیزا کیا کرنے کی کوشش کر رہی ہو یا جب تم نے خود اسے چھوڑ دیا ہے تو۔۔۔ لیزا کی دوست نے حیرت سے اسے دیکھ کر کہا جو میسج بھیج کر مسکرا رہی تھی۔۔۔"

"ایڈونچر! میں نے سنا ہے شادی ہو گئی ہے چپکو کی۔۔۔ میں بس دیکھنا چاہتی ہوں وہ مجھ سے اب بھی محبت کرتا ہے یا نہیں۔۔۔۔ لیزا کی بات سن کر اس نے بے یقینی سے اپنی دوست کو دیکھا جو اپنے ایڈونچر میں کسی کی زندگی برباد کرنے جا رہی تھی۔۔۔۔ اسے افسوس ہوا تھا اپنی دوست کی سوچ پر۔۔۔۔"

"اب تم مجھے ایسے گھورنا بند کرو میں نے میڈی سے شرط لگائی ہے اور میں یہ شرط ضرور جیتوں گی دیکھنا صرف ایک ہفتے کی بات ہے۔۔۔ لیزا مزے سے کہتی ہا تھا میں پکڑے چپس کہ پیکٹ سے چپس کھاتے ہوئے کہتی دوبارہ موبائل کی جانب متوجہ ہوئی۔۔۔۔"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"لیزا تم۔۔۔۔"

"دیکھا میں نے کہا تھا نہ وہ ضرور آئے گا۔۔۔۔ یس! اب تم دیکھنا کیسے اسے الو بناتی ہوں۔۔۔۔ اس سے قبل وہ اسے کچھ سمجھاتی لیزا اپنی جگہ سے خوشی سے اُچھلتی فاتحانہ انداز میں گردن اکڑا کر اسے کہتی تیار ہونے کہ غرض سے اپنے کمرے کی جانب چل دی جبکہ پیچھے وہ اس لڑکی کے لئے افسوس کرنے لگی جو اس کھیل کی زد میں آنے والی تھی۔۔۔۔"

"سار اچھ کھا لو چندا تم نے ناشتہ بھی سہی سے نہیں کیا تھا اگر ایسا کرو گی تو تمہارے بھائی عرصے میں کہیں۔۔۔۔"

"نہیں بھابھی پلیز انہیں کچھ مت کہئے گا میں ٹھیک ہو جاؤں گی خود ہی جلد۔۔۔۔ شام کا وقت تھا جب داینین سارا کہ لئے چائے کہ ساتھ پاپے لائی تھی۔۔"

"اچھا ٹھیک ہے لیکن خود کو اب کمزور مت کرو جو بھی ہو اے یقیناً تمہارے حق میں بہتر ہوگا، میں یہ نہیں کہتی کہ سب بھول جاؤ لیکن سارا سب کو یہ تاثر مت دو کہ تم مدثر بھائی سے الگ ہو کر کبھی خوش نہیں رہ سکو گی، یہ غلط ہے ہر انسان کی اپنی اہمیت ہوتی ہے عزت و نفس ہوتا ہے دیکھنا تمہارے نصیب میں ایسا شخص آئے گا جو صرف و صرف تمہارا ہوگا۔۔۔۔ داینین نرمی سے تھوڑی چوتھے ہوئے اسے سمجھا رہی تھی جو بہت غور سے اسے سن رہی تھی۔۔۔"

"بھابھی۔۔۔۔ یکدم معراج کی سنجیدہ آواز کمرے میں گونجی تھی۔۔"

دونوں نے چونک کر دروازہ کی سمت دیکھا جو دروازے سے باہر ہی کھڑا تھا۔۔

"معراج اندر آؤ ناں۔۔"

"نہیں بھابھی میں ٹھیک ہوں۔۔۔ وہ آپکو چاچی بلارہی ہیں۔۔ معراج سنجیدگی سے کہتا

ایک نظر اسے دیکھتا نظریں پھیر گیا۔۔۔"

دائین ایک نظر دونوں پر ڈالتی اٹھ کر باہر نکل گئی اسکے جاتے ہی معراج بھی جانے لگا جب سارا تیزی سے اٹھ کر اس تک آئی تھی بے اختیار دونوں ہاتھوں سے اسکے بازو کو پکڑ کر روکا تھا معراج نے چونک کر اپنے بازو کو دیکھا پھر نظر اٹھا کر اسے۔۔

"آئم سوری میں اس وقت زیادہ ہی ریکٹ کر گئی تھی۔۔ سارا نے مدہم آواز میں کہتے نظریں جھکائیں۔۔۔"

"ٹھیک ہی تو کہا تھا آپ نے میں بھی ایک مرد ہی ہوں، مجھ پر بھی بھروسہ نہیں ہونا چاہیے کیا پتا میں بھی آپ کو دھوکہ دے رہا ہوں۔۔۔ معراج ضبط کہ باوجود تلخ ہوا تھا وہ کیسے اس سے وہ سب کہہ گئی وہ تو ہمیشہ سے اسکے ساتھ سچا رہا تھا۔۔

سارا نے معراج کی بات پر حیرت سے اسے دیکھا جس نے نرمی سے اپنا بازو آزاد کرتے اسے دیکھ کر لمبے لمبے ڈگ بھرتے وہاں سے نکل گیا تھا جبکہ سارا ساکت کھڑی اسے جاتے دیکھتی رہی۔۔۔

مصطفیٰ صاحب کہ بلاوے پر سب انہی کہ پورشن میں تھے۔۔ جبکہ سارا کو وہ خود لے کر وہاں آئے تھے سب حیران تھے آخرا ب ایسا کیا ہوا تھا کہ گھر کہ ہر فرد کا وہاں ہونا لازمی تھا۔۔

"جو کچھ ہو اور جو ہو رہا ہے اسے ہم بدل نہیں سکتے میں نے تو اپنے بھائی کہ ساتھ رشتہ اور مضبوط کرنے کی کوشش کی تھی لیکن خیر جو اللہ کی مرضی۔۔۔۔۔ مصطفیٰ صاحب کی روعب دار آواز لاؤنج میں گونجی۔۔۔۔۔

سب خاموش بیٹھے انہیں کی جانب متوجہ تھے۔۔

"مصطفیٰ بھائی میں آپ کی بات سے متفق ہوں میری بیٹی کا نصیب یہاں نہیں جڑا تھا لیکن اگر محمش بیٹا تم بھی۔۔۔۔۔ علی صاحب کی بات پر محمش کہ ساتھ صنم نے بھی گھبرا کر اپنے باپ کو دیکھا جنکا چہرہ بے تاثر تھا محمش انکی ادھوری بات پر تیزی سے انکے سامنے دوزانوں بیٹھا مدثر نے ہونٹ بھینچ لئے سب جانتے تھے محمش اور صنم ایک دوسرے سے کتنی محبت کرتے تھے۔۔

صنم کی آنکھوں میں آنسوں جما ہو گئے شکایت بھری نظروں سے اس نے مدثر کو دیکھا تھا جس نے اسکے دیکھنے پر نادام ہوتے نظریں پھیر لی تھیں۔۔

چاچو میں ایسا کچھ نہیں چاہتا میں! میں بہت خوش رکھوں گا صنم کو پلیز میرا یقین کریں۔۔۔ آپ۔۔۔ محمش گھبرا کر انھیں یقین دلاتا یکدم اٹھ کر دلاور کہ سامنے جا کر روکا۔،

"دلاور تم واقف ہونہ میں جھوٹ نہیں کہہ رہا تم۔۔۔"

"محمش بس کرو یا میں جانتا ہوں۔۔۔ اب میں اتنا بھی خود غرض نہیں ہوں۔۔۔ دلاور اسکے کندھے پر تھکی دیتا کنکھیوں سے مدثر کو دیکھ کر خفگی سے بولا تھا۔ محمش کہ ساتھ صنم نے بھی سکون بھری سانس لی تھی جبکہ مدثر کہ ساتھ سب مطمئن ہوتے مسکرا رہے تھے۔۔۔"

مدثر سب کہ چہروں پر مسکراہٹ دیکھ کر علی صاحب کہ سامنے جا کھڑا ہوا وہ جو سب مسکرا رہے تھے یکدم سانس روکے انھیں دیکھنے لگے جبکہ جائش نے دلاور کا ہاتھ پکڑ کر اسے خاموش رہنے کا اشارہ دیا تھا۔۔۔

"میں مانتا ہوں میں نے بہت غلط کیا ہے لیکن پھر بھی میں آپ سے، آپ سب سے معافی مانگنا چاہتا ہوں پلیز مجھے معاف کر دیں میں بہت شرمندہ ہوں۔۔۔ مدثر کہتے ساتھ علی کہ قدموں میں بیٹھا سب خاموش کھڑے اسے ہی دیکھ رہے تھے علی

صاحب نے گہری سانس لیتے سارا کو دیکھا سب کی نظریں سارا پر گئیں تھیں جو خود سے جنگ کر رہی تھی مصطفیٰ صاحب نے سارا کہ ہاتھ کی پشت کو تھپکی دی۔۔

جب سارا نے نظر اٹھا کر اپنے باپ کو دیکھا شاید وہ اسکا فیصلہ سننا چاہتے تھے۔۔ سارا ایک نظر سب پر ڈالتی دوبارہ اپنے باپ کو دیکھ کر آہستہ سے آنکھوں کو جھپک کر مسکرائی وہ نہیں چاہتی تھی کہ گھر کا ماحول اور دلوں میں بدگمانیاں اپنے پر پھیلانے لگے۔۔

سارا کہ اشارہ کرتے ہی علی صاحب نے محبت سے اپنی بیٹی کو دیکھا پھر دونوں ہاتھ مدثر کہ کندھے پر رکھے۔۔

"ٹھیک ہے میں نے تمہیں معاف کیا ہے اللہ تمہیں خوش رکھے.... علی صاحب کی بات سن کر مدثر بے یقینی سے انہیں دیکھنے کہ بعد تیزی سے انکے گلے لگا تھا۔

حیدر نے پیچھے سے سارا کہ سر پر پیار سے بال بگاڑے تھے۔۔

"چلو تم بھی۔۔۔۔۔ آئین کی آواز پر دلا اور نے اسے گھور کر دیکھا۔۔

"میں کیوں جاؤں؟ جل کر کہتا وہاں سے جانے لگا جب جائش نے اسے پکڑا۔

"جو ہو گیا اسے بدلہ نہیں جاسکتا ایک ہی چھت کہ نیچے کب تک ایک دوسرے سے کٹے رہو گے؟ جائش سنجیگی سے کہتا اسے دیکھنے لگا۔

”اسکی ضرورت نہیں ہے جائش میں خود اس سے مافی مانگتا ہوں میں اگر تمہاری جگہ ہوتا تو شاید یہی سب کرتا۔۔۔ مدثر کہ یکدم سامنے آنے پر وہ چونکے جو اپنی بات پوری کرتا دھیرے سے مسکراتا اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ چکا تھا دلاور نے اسکی بات سن کر گہری سانس بھرتے سب کو دیکھا پھر نظروں کا زاویہ بدل کر سارا کو دیکھا جو زبردستی مسکرا رہی تھی۔

”کوئی بات نہیں مدثر بھائی مجھے بھی آپ سے بد تمیزی نہیں کرنی چاہیے تھی آئم سوری۔۔۔ دلاور کی فراغ دلی پر سب ہی نے مسکرا کر اسے دیکھا تھا۔۔۔ بالآخر گھر کا ماحول ایک بار پھر خوش گوار ہوا تھارات کھانے پر گھر کہ سبھی افراد دسترخوان پر موجود تھے۔۔۔

سارانے کنکھیوں سے معراج کو دیکھا جو خلاف معلوم آج بالکل چپ تھا۔۔۔ ورنہ اسکی زبان کھانے کہ ساتھ اپنے جوہر بھی دکھاتی تھی۔۔۔

”معراج روٹی دینا۔۔۔ سارانے برائے راست اُسے مخاطب کیا تھا لیکن اسی وقت وہ تیزی سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔ سب چونک کر انکی طرف متوجہ ہوئے

تھے۔۔۔ سب کو اپنی جانب دیکھتا پا کر اس نے بہانہ گڑا جبکہ سارا کا دل یکدم ہر چیز سے اُچاٹ ہوا تھا وہ اپنے سب سے اچھے دوست کی بے رخی برداشت نہیں کر پار ہی تھی۔۔۔ معراج کہ جاتے ہی وہ بھی دل مار کر جلدی جلدی کھانا ختم کر کہ اٹھ کر اسی کہ پیچھے گئی تھی۔۔۔

ابلاج اپنی ماں کہ ساتھ کمرے میں بیٹھی باتیں کر رہی تھی جب ایر ماہ رو کو گود میں اٹھاتی وہیں آ کر بیٹھ گئی۔۔۔

"ارے میری گڑیا آگئی۔۔۔ ابلاج نے جھٹ سے ایر سے لے کر پیار کیا کائنات بیگم اور ایر دونوں مسکراتے ہوئے اسے ہی دیکھ رہی تھیں جب فوزیہ بیگم کہ ساتھ رافت بیگم بھی اندر داخل ہوئیں۔۔۔

"بھابھی ارے آئیں بیٹھیں۔۔۔ کائنات بیگم دونوں کو دیکھ کر خوش دلی سے کہتیں مسکرانے لگیں۔۔۔

"کائنات میں تو یہاں تم سے معافی مانگنے آئی تھی۔۔۔ میں نے عرصے میں بہت بُرا بھلا کہا ہے تمہیں اور ابلاج کو لیکن خیر جو ہو اسے پلینز بھول جاؤ۔۔۔ فوزیہ بیگم کی بات سُن کر تینوں ماں بیٹیوں کو خوش گوار حیرت ہوئی تھی۔۔۔

کائنات بیگم جو نرم مزاج کی دل میں بغض نہ رکھنے والی تھیں۔۔۔ جھٹ فراغ دلی کا مظاہر کرتی دونوں کو معاف کر چکی تھیں۔۔۔

"معراج۔۔۔ سارا جو اسی کہ پیچھے آئی تھی اسے کمرے میں جاتا دیکھ بیکدم آواز دے کر تیزی سے اسکے نزدیک آئی تھی جس نے روک کر اسے دیکھ کر گہری سانس لی تھی۔۔

"اگر آپ معافی مانگا چاہتی ہیں تو میں آپ کو اتنی آسانی سے معاف نہیں کروں گا۔۔۔ معراج شدید ناراضگی سے کہتے چہرہ پھیر گیا وہ جو معافی ہی مانگنے آئی تھی لب کچل کر رہ گئی۔

"ٹھیک ہے پھر تم ہی بتاؤ کیسے معاف کرو گے؟ سارا نے ہار مانتے ہوئے بے بسی سے کہا جب معراج چونکتا ایک قدم آگے لیتا فاصلہ کو کم کیے گہری نظروں سے اسکے نچلے ہونٹ کہ نزدیک جگمگاتے تل کو بغور دیکھنے لگا۔

"ابھی نہیں کچھ دن انتظار کریں پھر میں خود بتاؤں گا کہ معافی دینی ہے یا نہیں۔۔۔ معراج سنجیدگی سے اس سے نظر ہٹانا اپنے کمرے میں چلا گیا جبکہ سارا وہیں

کھڑی بند دروازے کو تکتی چلی گئی جانے وہ کس شرط پر اسے معاف کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔

ابلاج اپنے اور جائش کہ کمرے میں داخل ہوئی کہ جائش اسکے کپڑے صنم سے یہی سیٹ کروا چکا تھا مجبوراً اسے وہیں آنا پڑا۔۔۔

ابلاج نے ایک نظر دروازے کی سمت دیکھا پھر آہستہ آہستہ چلتی ہوئی وارڈ روب تک آئی جب سے وہ بیساکھی کی مدد سے چلنے لگی تھی صرف زینہ چڑھے اور اترتے میں مدد لیتی تھی وہ خوش تھی عرصے بعد وہ گھر میں اپنے پیروں پر گھومتی پھرتی تھی۔۔۔ ایک ہاتھ سے وارڈ روب کھولتے جیسے ہی اس نے اپنے کپڑے دیکھے اچانک کسی نے کمر میں ہاتھ ڈال کر تیزی سے لبوں پر ہاتھ جمایا تھا تاکہ اسکی چیخ باہر نہ جائے اس سے قبل وہ رونے کا شغل فرماتی جائش کی آواز سن کر مطمئن ہوئی تھی جائش اسکی مزاحمت روکتے دیکھ کر دھیرے سے مسکرایا۔

”کیا چرا رہی ہو؟ جائش گرفت مضبوط کرتا تھوڑی اسکے کندھے پر ٹیکا کر شرارت سے پوچھنے لگا۔۔۔

"میں اپنے کپڑے نکال رہی تھی ابلاج اسکی بات پر حیا سے سرخ ہوتی اس دشمن جاں
کہ گال سے گال مس کرنے پر سمٹ سی گئی۔۔"

"اب ذرا پیچھے ہٹیں گے میں گرجاؤں گی۔۔۔ ابلاج نے بتاتے ساتھ اسے پیچھے کرنا
چاہا لیکن ناکام رہی۔۔"

"ڈونٹ وری میں تمہیں گرنے نہیں دوں گا۔۔ جائش مسکرا کر کہتا اسکے گال پر پیار
کرتا پیچھے ہٹا جب کمرے پے دستک کہ ساتھ فوزیہ بیگم کی آواز آئی۔۔"

ابلاج نے گہرا کر جائش کو دیکھا جو اسکے گہرانے پر ابلاج کو گھورتا دروازے کی سمت
بڑھا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شام کا وقت تھا محمش اور صنم دونوں لان میں بیٹھے تھے محمش اپنے موبائل پر جھکا گہری
سنجیدی سے موبائل کی اسکرین میں ڈوبا ہوا تھا صنم جو اسکے ساتھ ہی قریب بیٹھی ایک
ہاتھ تھوڑی کہ نیچے رکھے بیٹھی اُسے دیکھ رہی تھی محمش کہ یکدم نظر اٹھا کر دیکھنے پر
ہڑ بڑا گئی۔۔

"کیا دیکھ رہی ہو؟ محمش نے آنکھوں سکیر کر پوچھا۔۔"

"کچھ بھی تو نہیں۔۔۔ میں تو بس انتظار کر رہی تھی قسط کا۔۔۔ صنم نے گڑ بڑا کر کہتے
اسکا دھیان موبائل کی جانب کر وایا۔۔۔
محمش اسکی بات سن کر سر ہلاتا دوبارہ موبائل کی جانب متوجہ ہو گیا۔۔۔
ایک بار پھر صنم تھوڑی کہ نیچے ہاتھ رکھے فرصت سے اسے دیکھنے لگی جب کسی کہ گلا
کھنکھارنے پر ہڑ بڑا کر سیدھی ہوئی۔۔۔
دائین اور ماہ رخ کو سامنے دیکھ کر وہ جھینپ گئی۔۔۔
"کیا ہو رہا ہے؟"

"کچھ نہیں ہماری منصفہ لکھ کر ایک عظیم احسان کرتی ہیں۔۔۔ محمش ماہ رخ کہ
پوچھنے پر صنم کو چھیڑنے کی گرز سے کنکھیوں سے اُسے دیکھتا بول کر دوبارہ موبائل پر
جھکا۔۔۔

"ہا ہا ہا۔۔۔۔۔ لگے رہو پھر۔۔۔ ماہ رخ نے ہنستے ہوئے کہا جبکہ دائین نے حیرت سے
ان تینوں کی طرف دیکھا۔۔۔
صنم نے منہ بنا کر محمش سے رخ پھیر لیا۔۔۔

"کیا مطلب تم رائیٹر ہو؟ واقعی؟ دائین خوشگوار حیرت سے چیخنے کہ اندز میں کہتی
دھپ سے اسکے ساتھ بیٹھی دلاور جو گیٹ سے اندر آ رہا تھا اپنی بیگم کی گرجوشی دیکھ کر

انہی کی جانب بڑھا لیکن دانیل اور صنم کو دیکھ کر تینوں ایک دوسرے کا منہ تکتے رہ گئے۔۔

”ارے میں تو ناؤ لڑ پڑھتی ہوں اففف میرے تو کتنے کرش ہیں یار قسم سے

سالار، جہاں، سکندر فارس، ہاشم کاردار، وان۔۔۔۔

”بس!! دانیل جو پر جوش سی اسے نام گنوار ہی تھی دلاور کہ اچانک چیخنے پر ڈر کر

اچھل پڑی۔۔ محمش بھی آنکھیں پھیلائے دانیل کو دیکھ رہا تھا۔۔

”اففف! کیوں چیخ رہے ہیں آپ؟ دانیل اسے کہتی دوبارہ صنم کی طرف رخ پھیر

گئی۔۔

”ہاں تو میں کہاں تھی۔۔

”جہنم میں۔۔ دانیل کی بات پر دلاور چڑ کر کہتا اسکی چٹیا کھنچ کر لمبے لمبے ڈگ بھرتا

وہاں سے جانے لگا۔۔

ماہ رخ کہ ساتھ صنم اور محمش دلاور کی حرکت پر ہنس دیے جبکہ دانیل تیزی سے اسکے

پچھے گئی تھی۔۔

دلاور نے کمرے میں پہنچتے ہی رک کر پلٹ کر اسے دیکھا جو اسی کہ پچھے آئی تھی اور

اب گھورتے ہوئے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

"آپ نے میرے بال خراب کر دیے۔۔۔ کوئی ایسے کرتا ہے؟ دانیل گھورتے ہوئے خفگی سے کہتی ڈریسنگ کی جانب بڑھنے لگی جب دلاور نے ایک ہی جست میں اسکا بازو پکڑ کر تیزی سے اسے دیوار کے ساتھ لگایا۔ دانیل اچانک ہوتی آفتاد پر گھبرائی جبکہ دلاور دائیں بائیں ہاتھ رکھتا سے اپنی قید میں لے چکا تھا۔۔۔

"یہ کیا طریقہ ہے۔۔۔ ہٹیں پیچھے۔۔۔ دانیل اسکا ارادہ جان کر سٹیٹا کر ایک نظر دروازے کو دیکھتی اسکے سینے پر ہاتھ رکھ چکی تھی۔۔۔

"اور تم جو بے شرموں کی طرح سب کے سامنے نام گنوار ہی تھی وہ کیا تھا؟ اب اسکی سزا ملے گی تمہیں۔۔۔ دانیل کو اسکی بات پر ہنسی آئی جسے دانتوں تلے لب دبا کر ضبط کرنے لگی لیکن اگلے ہی پل دلاور بے اختیار جھک گیا۔۔۔

دانیل کی ساری ہنسی اسکی شدت پر دھری کی دھری رہ گئی تھی۔۔۔

یکدم دلاور کے موبائل پر میسج ٹون ہوئی لیکن دوسری طرف پرواہ کسے تھی۔۔۔

لیز اعصے سے کمرے میں چکر کاٹ رہی تھی جبکہ اسکی دوست صوفے پر بیٹھی جو س پینے کے ساتھ اسے بھی دیکھ رہی تھی۔

"میں نے تمہیں پہلے ہی کہا تھا وہ نہیں آئے گا پھر بھی نہیں سنی ویسے میں ابھی بھی کہہ رہی ہوں ایسے حرکتوں سے باز رہو جب تم نے اسے اپنی مرضی سے چھوڑ ہی دیا ہے تو کیوں۔۔۔۔"

"جسٹ شٹ اپ کوئل۔۔۔ اسکی ہمت بھی کیسے ہوئی نہ آنے کی۔۔۔ ہونہ کہیں کا شہزادہ ہے۔۔۔ لیزا تڑخ کر بولتی اسے گھورنے لگی کوئل کو اسکی دماغی حالت پر شوبہ ہوا۔۔۔"

"ٹھیک ہے پھر جو دل آئے کرو لیکن یاد رکھنا لیزا تمہارا مذاق بہت سی زندگیوں کو متاثر کر سکتا ہے۔۔۔ میری مانوں تو شادی کر لو تا کہ تمہیں احساس ہو کہ کسی کی زندگی کھیل نہیں کہ اپنے مذاق کا نشانہ بناؤ۔۔۔ گڈ بائے۔۔۔ کوئل اسکے لہجے پر جھٹکے سے اٹھتی تلخی سے کہتی جا چکی تھی جبکہ لیزا سر جھٹک کر رہ گئی۔۔۔"

گھر میں کچھ ہی دنوں میں مدثر اور محمش کی شادی کی باتیں ہونے لگیں۔۔۔ مدثر خوش تھا کہ اسکی ماں نے واقعی سب سمجھا لیا تھا سارا خود پر ضبط کرتی خوشی کا لبادہ اوڑھ چکی تھی اسے سمجھ آچکی تھی مدثر اسکا نصیب نہیں تھا بھلا نصیبوں سے بھی کون لڑا ہے۔۔۔ دلاوردو بارہ دینین سے ناراض ہو چکا تھا جو جان بوجھ کر اسے چڑانے کے لیے

بقول کرش کہ نام گنگاتی تھی آخر کو اسکے کرش تھے۔۔ گھر میں دو شادیوں کہ ہنگامے جاگ اٹھے تھے جائش دوسری نوکری کہ چکر میں صبح کا گیا شام تک آتا۔۔ فوزیہ بیگم کی کوشش ہنوز جاری تھی اپنے بیٹے کو دور رکھنے کی لیکن وہ بھول گئی تھیں جائش بھی انہی کا بیٹا ہے۔۔ رافت بیگم جہاں اپنے بیٹے کہ لئے خوش تھیں وہیں فوزیہ بیگم کو ابلاج کہ خلاف کان بھرنے لگیں جائش کہ نوکری چھوٹ جانے کا الزام وہ اسے دینے لگیں۔۔ دوسری طرف حیدر ماہر رخ کو اپنے دوست حیدر کہ گھر لے گیا تھا جہاں اسے پتہ چلا تھا کہ اسکے ایکسیڈنٹ کی بات وہ اس سے چھپا رہا تھا۔۔۔۔۔ ایکسیڈنٹ کی وجہ سے ماہر رخ نے اس سے قسم لے کر ناراضگی ختم کر دی تھی ساتھ ہی شادی میں آنے دعوت بھی۔۔۔۔۔

حیرم کو چھوٹی سی ماہر و بہت پسند آئی تھی اپنے بیٹے کی خوشی دیکھ کر اس نے آنے کا وعدہ کر لیا تھا۔۔۔

"ہائے جائش مر تھی تو کیسا رہا انٹرویو؟ وہ جو عرصے و بے بسی سے ناکام واپس جا رہا تھا جب کسی کا تمسخر اڑاتا لہجہ سماعتوں میں زہر گھول گیا۔۔۔ جائش نے گردن موڑ کر پیچھے دیکھا جہاں زاری سلولیس میں نک سس سی تیار کھڑی اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔"

"ہنہ خوش فہمی ہے تمہیں زاری کا مران۔۔۔ جائش ہنکار بھرتا تلخی سے کہتا اسکے سامنے جارو کا جو آبرو اچکاتی نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

"کیا مطلب ہے تمہارا؟ زاری کہتے ہی جائش کہ چہرے پر مسکراہٹ رینگتی۔۔۔

"مطلب یہ مس زاری کا مران۔۔۔ یہ نوکری میرے معیار کی نہیں تھی اسلئے لات مار آیا تمہیں تو اچھی طرح اندازہ ہوگا آخر پہلا تجربہ میرا تمہارے ساتھ ہی ہوا تھا۔۔۔ خیر چلتا ہوں۔۔۔ جائش اسے آگ لگانا اپنی بات پوری کیے آگے بڑھ گیا جبکہ زاری اسکی بات کا مطلب سمجھتی تلملا کر رہ گئی۔۔۔

"ہنہ! رسی جل گئی مگر بل نہیں گیا۔۔۔ ابھی پیسے کی طاقت کا اندازہ نہیں ہے تمہیں جائش مرتضیٰ، مجھے ٹھکرایا ہے نہ ایک دن آئے گا جب تم میرے سامنے گڑ گڑاؤ گے۔۔۔

Just wait and watch....

مغرب کا وقت تھا جب وہ عرصے میں گھر میں داخل ہو اسامنے ہی سب لاؤنج میں موجود شادی کی شاپنگ کہ لئے بازار جانے کی تیاری کر رہے تھے۔۔۔

"السلام علیکم۔۔۔ با آواز بلند سلام کرتا وہ متلاشی نظروں سے ابلان کو دیکھنے لگا جب شرارت بھرے لہجے میں فارانے اسے چھیڑتے ہوئے ابلان کا بتایا۔۔۔

"اہم اہم جائش بھائی ہماری بھابھی جان اپنے کمرے میں ہیں۔۔۔ فارا کہ بتانے پر فوزیہ بیگم نے گھور کر فارا کو دیکھا جبکہ جائش مسکرا کر کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

"دیکھا بھابھی آپ نے دو دنوں میں کیسا جادو کر دیا ہے اس نے میرے بیٹے پر کیسے بھاگا بھاگا گیا ہے اسکے پاس، یہاں ماں کہ پاس تھوڑی دیر کھڑا نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔ فوزیہ بیگم غصے سے رفعت بیگم سے بولیں۔۔۔

"میں کیا کہہ سکتی ہوں فوزیہ میں نے تمہیں سمجھایا تھا کہ دور رکھو اس سے جائش کو پر میری تو کسی بات کو اہمیت نہیں دی گئی خیر چلو ہمیں نکلنا ہے۔۔۔۔۔ رفعت بیگم لہجے میں افسوس سموئے فوزیہ بیگم کو لے کر وہاں سے نکلیں یہ دیکھے بنا کہ حیدر جو انہیں بلانے آیا تھا انکی سرگوشیاں سن کر لب بھینچ گیا جبکہ باقی لڑکیاں پہلے ہی باتیں کرتیں لاؤنج سے نکل گئی تھیں۔۔۔۔۔

جائش جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا سامنے ہی ابلا ج پر نظر پڑی جو ڈریسنگ کہ سامنے بیٹھی اپنے گیلے بالوں کو سلجھانے میں مصروف تھی ابلا ج کو دیکھتے ہی اسکا سارا عرصے جھاگ کی طرف بیٹھ گیا تھا۔۔۔

"السلام علیکم۔۔۔ آپ کب آئے؟ ابلا ج کی نظر جیسے ہی اس پر پڑی تیزی سے برش رکھتی اسے دیکھنے لگی۔۔۔

"وعلیکم السلام۔۔۔ بس ابھی آیا ویسے آج ایسا کیا خاص ہے جو آپ یہاں موجود ہیں؟ جائش قریب آتے ہوئے پوچھتے ساتھ جھک کر اسکے سر کو چومتا شرارت سے اسے دیکھنے لگا جس نے اسکی بات پر مصنوعی گھوری سے نوازا تھا۔۔۔

"آپ بھول رہے ہیں یہ کمرہ میرا ہے اور اس میں رہنے والا بھی صرف "ابلا ج جائش" یعنی کہ میرا ہے۔۔۔۔۔ ابلا ج کہ لہجے میں دیوانگی تھی جبکہ آنکھوں میں چمک جسے محسوس کرتا جائش اسے دیکھ کر رہ گیا پھر کھل کر مسکراتا جھک کر اسے اپنی باہوں میں اٹھاتا بیڈ کی جانب بڑھا جو بنا کسی شرم و جھجک کے گلے میں باہیں ڈالتیں اسے سینے میں چہر چھپا گئی۔۔۔

"جائش میں آپ کو کھونا نہیں چاہتی۔۔۔۔۔ ابلا ج نے سختی سے آنکھوں کو میچ کر اسی کہ سینے سے لگے کہا جانے اسے اچانک کس سوچ نے خوفزادہ کیا تھا۔۔۔

"ادھر بیٹھو میرے سامنے۔۔۔۔۔ جائش اسکی بات سن کر اسے بیڈ پر بٹھاتا خود بھی

ساتھ بیٹھتے اسکے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھام چکا تھا۔

"امی نے کچھ کہا ہے؟ جائش نے سنجیدگی سے بغور اسے دیکھتے ہوئے پوچھا جس بے

تیزی سے سر کو نفی میں جنبش دی تھی۔۔

"نہیں آج تو وہ امی وغیرہ کہ ساتھ ہی مصروف رہی ہیں۔۔ میں تو بس

یو نہی۔۔۔۔۔ ابلاج کہتے ساتھ نظریں جھکا کر ہاتھوں کو دیکھنے لگی جائش اسکی بات پر

ہاتھوں کہ پیالے میں اسکا چہرہ بھرتا اسکی طرف جھکا جس نے آہستہ بے نظریں اٹھا کر

جائش کو دیکھا تھا۔۔

"تم سے شادی کا اردہ تمہارے ساتھ کسی اور کو تصور کر کہ کیا تھا ابلاج۔۔۔۔۔ مجھے لگتا

تھا میں کبھی کسی کہ لئے وہ احساسات محسوس نہیں کر سکتا کہ جس سے میں سچے دل سے

یہ کہہ سکوں کہ ہاں مجھے اس سے محبت ہے لیکن آج تمہیں دیکھ کر میرا دل تمہارے

لیے بے چین ہونے لگا ہے بالکل کسی ضدی بچے کی طرح۔۔۔۔۔ جائش ٹھہر ٹھہر کر اپنی

بات مکمل کرنا زمی سے اسکی جانب جھک کر اسکے گرد حصار باندھ گیا جبکہ ابلاج نے

پر سکون ہوتے آنکھوں کو موند لیا۔۔۔

جائش مرتضیٰ کی محبت میں پورہ پورہ ڈوبی ابلاج انوار آج اسکے اظہار پر اسکی پناہوں میں
پر سکون تھی۔۔۔۔۔

زندگی کی تلخیاں کبھی کم نہیں ہوتیں کیونکہ ہمارے ارد گرد رہنے والے اس کا کاروبار
شان سے کرتے ہیں۔۔۔۔۔ (امرحہ شیخ)

چھت پر کھڑی وہ نیچے لان میں مدثر کو دیکھ رہی تھی جو موبائل کان سے لگائے بیس
منٹ سے باتوں میں مشغول تھا۔۔۔ کبھی مسکراتا تو کبھی قہقہہ لگاتا۔۔۔۔۔

"وہ خوش ہیں اپنی زندگی میں اب آپکو بھی چھپے دیکھنے کہ بجائے آگے دیکھنا
چاہیے۔۔۔۔۔ قریب سے آتی معراج کی آواز پر وہ جو اسی کو دیکھ رہی تھی بری طرح
چونکی لیکن اپنے قریب معراج کو دیکھ کر خوش گوار حیرت سے اسے دیکھنے لگی جو کافی
دیر سے اسے ایک ہی زاویے پر کھڑے دیکھ کر نزدیک چلا آیا تھا لیکن مدثر کو دیکھ کر
سارے تلخ ہوا۔۔۔۔۔"

"تم اب بھی خفا ہو مجھ سے؟ سارا اسکی بات نظر انداز کرتی پوچھنے لگی جو اسکے سوال پر
دیوار پر دائیں بائیں ہاتھ رکھتے اسے قید کر چکا تھا۔

"میری ناراضگی کی پرواہ ہے آپکو؟ معراج بغور اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا جس نے جھٹ سر کو اثباب میں جنبش دی تھی۔۔ معراج کہ لبوں پر ہلکی سے مسکراہٹ نمودار ہوئی ایک قدم کا فاصلہ مٹاتا وہ اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگا جبکہ سارا کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا اسے معراج کی حرکت نے واقع ششدر کر دیا تھا دونوں جتنے بھی گہرے دوست سہی لیکن کبھی معراج اسکے اتنے نزدیک نہیں آیا تھا۔۔

"م۔۔۔

"ششش! آج میں بولوں گا اور آپکو سننا پڑے گا اگر میری معافی چاہیے تو۔۔۔ سارا کہ بولنے سے قبل ہی معراج نے اسکے لبوں پر انگلی رکھتے خاموش کر دیا تھا۔۔۔

سارا گنگ ہو گئی تھی اتنی بچی بھی نہیں تھی کہ معراج کے انداز نہ سمجھ پائے۔۔۔

"معراج۔۔۔ سارا نے کانپتے لہجے میں اسکا نام لیا جس نے یکدم اسکا چہرے اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرا تھا۔

"مجھ سے شادی کریں گی؟ معراج کی بات سنتے ہی سارا کے پیروں تلے زمین کھسک گئی۔۔۔ حیرت سے پھٹی آنکھوں سے وہ اسے دیکھتی چلی گئی جو بے چینی سے اسکے جواب کا انتظار کر رہا تھا لیکن اگلے ہی لمحے فضا میں تھپڑ کی آواز گونجی تھی۔۔۔۔۔ گال پر

ہاتھ رکھے وہ بے یقینی سے اسے دیکھنے لگا جو غصے سے گہری گہری سانس لیتی لہورنگ ہوتی نگاہوں سے اسے سخت گھوری سے نواز رہی تھی۔۔۔

"تم۔۔۔ تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی یہ سب بکو اس کرنے کی ہاں۔۔۔ غصے سے کھولتی سار نے آگے بڑھ کر اسکا گریباں اپنے نازک ہاتھوں سے جکڑ کر جھنجھوڑا تھا کہ وہ خود بھی پوری ہل کر رہ گئی تھی۔۔۔"

"بولو۔۔۔ جو اب دو مجھے۔۔۔ کیا سوچ کر تم نے مجھ سے یہ بات کی ہے جانتے ہو دو سال چھوٹے ہو مجھ سے۔۔۔ سارا ہنوز جھنجھوڑتے ہوئے غصے میں اسے کہہ رہی تھی جس نے اسکے غصے کی پرواہ نہ کرتے جھٹکے سے اسکے ہاتھ چھڑوا کر کھینچتے ہوئے وہیں دیوار کے ساتھ لگا کر قابو کیا تھا۔

"بس!! سارا بہت بول چکی اب اور نہیں شادی تو میں تم سے ہی کروں گا مجھے کوئی پرواہ نہیں تم کتنی بڑی ہو۔۔۔ میں بس اتنا جانتا ہوں کہ تم سے محبت کر بیٹھا ہوں کب سے یہ تو میں بھی نہیں جانتا لیکن میں اب تمہارے بنا نہیں رہ سکتا اپنا دماغ بنا لو ورنہ تمہارے لئے اور سب کے لئے اچھا نہیں ہو۔۔۔ معراج گھورتے ہوئے سرد لہجے میں اسے دھمکی دینے لگا جبکہ سارا اسکی اتنی قربت سے سرخ ٹماٹر ہو گئی تھی۔۔۔"

"پپ پیچھے ہٹ بیٹو۔۔۔۔۔ سارا سر گوشی میں کہتی بری طرح گھبرار ہی تھی دونوں اتنے نزدیک تھے کہ کوئی بھی انہیں دیکھتا تو غلط سمجھ بیٹھتا۔۔"

"سارا۔۔۔۔۔ مجھے ہاں میں جواب دو ورنہ۔۔۔۔۔ معراج اسے کہتا اپنا چہرہ اور نزدیک کر چکا تھا وہ بس اسے خوفزدہ کرنا چاہتا تھا تاکہ وہ مان جائے اور وہ خوفزدہ ہوتی اسکی قید میں پھڑ پھڑانے کے علاوہ کچھ نہیں کر سکتی تھی۔۔"

"پلیز۔۔۔۔۔ سارا سر گوشی کرتی آنکھوں کو۔ میچ گئی معراج کی نظریں جیسے اسکے گالوں پر بہتے ان موتیوں پر ٹھہر گئی تھی جو اسکی خوبصورت آنکھوں سے ٹوٹ کر گر رہے تھے معراج کا دل چاہا وہ انہیں اپنے لبوں سے چن لے لیکن ایسا کوئی حق ابھی اسکے پاس نہیں تھا۔۔۔۔۔"

"نکاح ہم میری سالگرہ والے دن کریں گے رخصتی میں تمہاری مرضی سے کروں گا بس اتنی ہی گنجائش ہے میرے پاس۔۔۔۔۔ معراج خود ہی فیصلہ کرتا اسکے گال کو انگوٹھے سے سہلاتا مسکراتے ہوئے وہاں سے پلٹ گیا جبکہ سارا ہنوز دیوار سے لگی اسے اپنے ارد گرد محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔۔ اسے یقین نہیں آ رہا تھا یہ سب معراج کہہ کر گیا ہے عجیب ضد تھی اسکے لہجے میں جسکی وجہ سے وہ دوبارہ کچھ کہنے کی ہمت نہیں کر سکی تھی۔۔۔۔۔"

 دانیل کچن میں ماہ رخ کے ساتھ کھڑی کڑی کے لئے پو
 پکوڑے تل رہی تھی جب صنم ایرا کے ساتھ وہیں چلی آئی تھی۔۔۔
 "مشعل سے ملی تھیں آپ بھابھی؟ ایرا پلیٹ سے پکوڑا اٹھاتے ہوئے چونک کر پوچھنے
 لگی۔۔

"ہاں ملی ہوں تھوڑی نک چڑی ہے۔۔ دانیل نے اسے دیکھ کر شرارت سے بتایا جس
 پر وہ تینوں ہی ہنس دی تھیں۔۔۔

"خیر بھابھی اب تو چڑیا چک گئی کھیت۔۔۔ صنم کندھے اچکا کر کہتی وہیں بیٹھ گئی جب
 رفعت بیگم کچن میں داخل ہوئیں۔۔۔

"ابلان کہاں ہے؟ رفعت بیگم نے ایرا سے پوچھا لیکن اس سے قبل ہی ٹک ٹک کی آواز
 پر سب دروازے کی جانب متوجہ ہو گئے جہاں ابلان فوزیہ بیگم کے ساتھ ہی اندر آئی
 تھی۔

"کھانا تیار ہو گیا؟ فوزیہ بیگم ماہ رخ سے پوچھنے لگیں۔۔
 "جی بس چاول کا پانی رکھا ہے اُبال اجائے تو چاول ڈالوں گی۔۔ ماہ رخ تفصیل سے
 اپنی ماں کو جواب دیتی ہنوز الجھی ہوئی تھی۔۔۔

"ٹھیک ہے پھر ابلان جب تک تم میوے کاٹ لو۔۔۔ فوزیہ بیگم بیک وقت دونوں سے کہتیں رفعت بیگم کہ ساتھ کچن سے باہر نکل گئیں۔۔۔
" ابلان آپی۔۔۔

"ایرا مجھے چھری وغیرہ دے دو۔۔۔ ابلان ایرا کہ پکارنے پر کرسی پر بیٹھ گئی۔۔۔ سب اسے دیکھنے لگیں جو انکی نظروں سے جھنجھلا گئی تھی۔۔۔
"کیا ہو گیا ہے آپ سب ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں؟

"بھابھی آپ جانتی ہیں ہم کیوں دیکھ رہی ہیں آپ کو امی کو کہنا چاہیے تھا۔۔۔ ماہ رخ اسکی بات پر سنجیدگی سے کہتی رخ پھیر گئی جبکہ ابلان گہری سانس لے کر رہ گئی۔۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دانین جیسے ہی کمرے میں آئی دلاور کو بنا شرط کہ وارڈ روب کہ پاس کھڑے دیکھ کر مسکرا کر بیچ کر واپس جانے لگی۔۔۔

"دانین میں باہر جا رہا ہوں ایک گھنٹے تک آ جاؤں گا۔۔۔۔۔ دلاور کی سنجیدہ آواز پر دانین کی مسکراہٹ سمٹی۔۔۔ بہت دنوں بعد آج وہ سنجیدہ تھا،

"کہاں جا رہے ہیں؟ دانین نے پلٹ کر دیکھا جو ڈریسنگ ٹیبل کہ سامنے کھڑا خود پر فیوم چھڑکتا اسکی طرف پلٹا تھا۔۔۔

"کام ہے کچھ۔۔۔ آجاؤں گا۔۔۔ سپاٹ لہجے میں کہتا وہ جوتے پہن کر اسکی طرف بڑھ کر پیشان چوم کر کمرے سے نکل گیا پیچھے دانیں اسکے لہجے کی سنجیدگی سے پریشان ہو گئی تھی۔۔۔"

ہاتھوں میں چہرہ گرائے وہ نظروں میں بے تحاشا محبت سمونے کب سے جائش کو دیکھ رہی تھی جو برز کہ پاس کھڑا دودھ میں چمچ چلا رہا تھا۔۔۔

"جائش یہ رسم ہے۔۔۔ آپ اپ ہٹیں میں کر لوں گی۔۔۔ ابلاج ہکدم کہتی ہوئی ناریل کی پلیٹ اٹھا کر اسکے نزدیک آئی تھی جس نے جھٹ اسکے ہاتھ سے پلیٹ لے کر سلیپ پر رکھی تھی۔۔۔"

"تو ٹھیک ہے ادھر آ کر چمچ چلاؤ اسکے بعد تم واپس بیٹھ کر مجھے آگے کا کام بتانا۔۔۔ جائش کندھے سے پکڑتا سے اپنے آگے کھڑا کرتا چاولوں کا چمچ اسے تھامتا بیسا کی نکال کر وہیں قریب رکھتا مطمئن سا اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر کھڑا ہو گیا یہ سہارا تھا کہ وہ اسکے حصار میں محفوظ ہے ابلاج کی آنکھیں جائش کہ اتنا خیال کرنے پر چھلکنے کو بے تاب ہونے لگی جنھیں بڑی ضبط سے اس نے پیچھے دکھایا تھا۔۔۔"

"اہم اہم۔۔۔ گلا کھنکھارنے پر جائش نے سکون سے گردن موڑی جبکہ ابلاج سٹیٹا گئی۔۔"

"کیا بات ہے آمین؟ جائش ڈھیٹوں کی طرح مسکراتے ہوئے اس سے پوچھنے لگا جو اپنے بھائی کی اتنا پرواہ کرنے پر بے اختیار دونوں کو خوشیوں کی دعا دیے چکا تھا۔۔۔ لیکن شاید انکی قسمت میں ابھی کچھ اور ہی لکھا تھا۔۔۔ جانے کیا موڑ لانے والی تھی قریشی ہاؤس کہ مکینوں کی زندگیاں۔۔"

"لگتا ہے آج کھیر لذیذ بننے والی ہے میں تو ابھی سے پرچوش ہوں کھانے کے لئے۔۔۔۔۔ آمین شرارت سے دونوں کو دیکھتا نرمی سے کہتا گلاس رکھ کر کچن سے نکل گیا تھا ابلاج نے مصنوعی عنصے سے جائش کو گھورا جسے کوئی فرق نہیں پڑھا تھا۔۔۔"

"چلو محترمہ دو منٹ ہیں تمہارے پاس۔۔۔ جائش اسے کہتے ساتھ برنر کی جانب اسکا رخ کرتا اپنے حصار میں لیے کھڑا ہو گیا وہ جانتا تھا گھر کی بہو ہونے کی حیثیت سے اسے سب کام کرنے پڑیں گے لیکن یہ بھی حقیقت تھی وہ سہارے کہ بنا کھڑی نہیں ہو سکتی تھی۔۔۔ وہ اسکی ذمہ داری اور فرض ہے کہ وہ اسکا خیال رکھے اور وہ یہ فرض دل و جان سے نبھانے کے لئے تیار تھا۔۔۔۔۔"

کافی شاپ کے سامنے گاڑی پارک کرتے دلاور پتھر یلے تاثرات لئے اتر کر اندر بڑھ گیا
ارد گرد دیکھتا اسکی نظر ایک میز پر پڑی جہاں لیزا بیٹھی موبائل کان سے لگائے ہنس رہی
تھی۔۔

دلاور مٹھیاں بھینچ کر تیزی سے اسکی طرف بڑھا۔۔

وہ جو اپنی دوست کو اپنی کامیابی کا بتا کر ہنس رہی تھی دلاور کو دیکھ کر جلدی سے موبائل
کان سے ہٹاتی مسکرا کر کھڑی ہوتی آگے بڑھ کر اسکے سینے سے لگنے لگی
جب دلاور نے درمیان میں ہاتھ اٹھا کر فاصلہ بڑھایا۔۔۔

"حد میں رہو لیزا میں شادی شدہ مرد ہوں جسے صرف اسکی بیوی کو ہی سارے حق ہیں
اب جلدی سے معافی مانگو میرے پاس فالٹو وقت نہیں ہے۔۔ دلاور سخت نظروں
سے اسے دیکھتا ناگواری سے بولا جو توہین کہ احساس سے سرخ ہو گئی تھی۔۔۔
"ٹھیک ہے، پر بیٹھو تو۔۔۔"

"نہیں مجھے جانا ہے پہلے ہی اتنی مشکل سے وقت نکل پایا ہوں۔۔ دلاور اسکی پیشکش
رد کرتا پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈال کر کھڑا ہو گیا جب یکدم ہی دلاور کا موبائل بجا۔۔

دلاور نے چونک کر موبائل نکال کر دیکھا جہاں دانیل کا نام جگمگا رہا تھا دھیرے سے مسکراتے اس نے کال ڈسکنیکٹ کر دی لیزا کہ سامنے وہ فون اٹھانے کی غلطی نہیں کر سکتا تھا لیکن نہیں جانتا تھا طوفان خود چل کر وہیں آ گیا تھا۔۔۔

"ہم بولنا شروع کرو۔۔۔ دلاور موبائل واپس رکھتا سے بولا۔۔

"آہ! دلاور مجھے افسوس ہے جو بھی کچھ ہو میں۔۔۔ آآآ۔۔۔ لیزا جو دلاور کو دیکھتی اپنے لہجے میں شرمندگی سمونے کہہ رہی تھی اپنی گردن پر پڑنے والی آنیسکریم کہ حملے پر چیخ مارتی پیچھے ہٹی دلاور جو بے تاثر چہرے کہ ساتھ اسے سن رہا تھا حیرت سے اسے دیکھنے لگا یکدم حیرانگی ہنسی میں بدلی جسے ہونٹوں کو دبا کر ضبط کرتا گردن موڑ کر پیچھے حملہ آور کو دیکھتے ہی حیرانگی کہ ساتھ مسکراہٹ گہری ہوئی تھی۔۔۔

لیزا کی نظر جب قریب آتی لڑکی پر پڑی غصے سے چیخ پڑی۔۔

"جاہل لڑکی یہ کیا حرکت کی ہے؟ لیزا کالس نہیں چل رہا تھا اسکا منہ نوچ لے جو پتہ

نہیں کون تھی۔۔۔

دانیل نے اسکے چیخنے پر قریب ہی میز سے کافی کا مگ اٹھایا اس سے قبل دلاور اسے روکتا

دانیل نے آگے بڑھتے ہی اسکے اوپر کافی پھینک دی تھی۔۔۔

دلاور کا منہ کھول گیا۔۔۔

"جاہل میں نہیں تو ہے چڑیل۔۔۔ بے شرم بے حیاءت بھی کیسے ہوئی میرے شوہر پر
 ڈورے ڈالنے کی۔۔۔ ہاں اپنے بیٹر جیسے ڈیلوں سے میرے شوہر کو دیکھنے کی بھی میں
 تجھے اجازت نہ دوں اور چلی ہیں محترمہ بیہودہ لباس پہنے میرے شوہر کو ایک بار پھر
 پھنسانے کے لئے... اتنا ہی افسوس تھا تو کیوں شادی کہ وقت بھاگی تھی اس وقت کہاں
 گئی تھی۔۔۔۔۔ بلڈی۔۔۔۔۔"

"اوتے۔۔۔۔۔ دلاور نے یکدم ہی دانین کہ لبوں پر ہاتھ جمایا تھا کہ باقی کہ الفاظ وہیں
 دب گئے تھے۔۔۔"

لیزا صدمے اور غصے سے اسے دیکھنے لگی نظریں دلاور کہ حصار میں اس لڑکی پر ٹکی تھیں
 اسے یقین نہیں آ رہا تھا دلاور جو سیدھے منہ اس سے بات نہیں کر رہا تھا سامنے موجود
 لڑکی کو حصار میں لیے کھڑا تھا جو اس کا ہاتھ جھٹکنے کے لئے مچل رہی تھی پوری کافی شاپ
 میں تماشا لگ چکا تھا ہر کوئی انکی جانب متوجہ تماشے سے محظوظ ہو رہا تھا۔۔

"دلاور یہ۔۔۔۔۔ لیزا نے کچھ کہنا چاہا دلاور نے اسے دیکھا تھا جبکہ اسکی قید میں

پھڑ پھڑاتی دانین کھا جانے والی نظروں سے اسے گھور رہی تھی

"میری پیاری بیوی دانین دلاور۔۔۔۔۔ اور کچھ کہنا ہے تو کہہ دو پہلے ہی بہت وقت

برباد ہو گیا ہے۔۔۔ دلاور نے بتاتے ساتھ اسے کہا جو صدمے سے اسے دیکھ رہی تھی

یکدم اسے اپنی حالت کا احساس ہوا سر کو نفی میں ہلاتی وہ انکے پاس سے آگے بڑھی تھی جب روک کر گردن موڑ کر ان دونوں کو دیکھا تھا۔۔۔

اور آج اسے کسی کو کھودینے کا احساس شدت سے ہوا تھا۔۔۔ کیا تھا وہ۔۔۔ لیزا کو لگتا تھا وہ صرف اسی کہ لئے بنا تھا لیکن وہ غلط تھی دلاور علی اپنی زندگی میں خوش و مطمئن تھا اسکی زندگی اسکے دل میں پوری شان سے اسکی باہوں میں کھڑی وہ خوبصورت لڑکی پر پھلائے وہاں موجود تھی۔۔۔ دلاور علی کی زندگی میں لیزا آج کہیں نہیں تھی۔۔۔

آہ۔۔۔ لمبی سانس بھرتی وہ وہاں سے نکلتی چلی گئی تھی کبھی نہ واپس آنے کہ لئے۔۔۔ غرور تھا، مان تھا جو آج چکنا چور ہوا تھا۔۔۔

"پیچھے ہٹیں مجھے کوئی بات نہیں کرنی ہے آپ سے۔۔۔ دانیل اسے ہٹاتی دروازے کی طرف بڑھی تھی دلاور گہری سانس بھرتا اسکے پیچھے ہی کافی شاپ سے نکلا۔۔۔ دونوں خاموشی سے گاڑی میں آکر بیٹھے تھے دلاور نے گاڑی اسٹارٹ کرتے اسے دیکھا جس نے اپنا رخ کھڑکی کی جانب پھیر لیا تھا۔۔۔ دانیل نے کنکھیوں سے اسے دیکھا جو لب بھنچے گاڑی چلا رہا تھا۔۔۔

"ہیلو۔۔۔ سوری میں نے پہچانا نہیں۔۔۔ دلاور کہ جاتے ہی اسے کسی انجان نمبر سے کال آئی تھی وہ جو بھی کوئی تھی لیزا کے ایڈونچر کا اسے بتا رہی تھی اسی نے کافی شاپ کا بھی اسے بتایا تھا۔۔۔ جسے سنتے ہی دانیل کو غصہ اور رونابیک وقت آیا تھا لیکن اپنے شوہر کو اس سے بچانے کے لئے ہوش سے کام لینا تھا۔۔۔ گاڑی کہہ روکتے ہی دانیل کا تسلسل ٹوٹا تھا۔۔۔

گاڑی پورج میں روکے دلاور آرام سے بیٹھا اسے دیکھنے لگا۔۔۔
 "میں جانتا ہوں تم ہرٹ ہوئی ہو پرمیں نہیں چاہتا تھا تم پریشان ہو۔۔۔ دلاور کہتے ساتھ اسکی طرف جھک کر دانیل کا چہرہ دیکھنے لگا جو اسکی بات سن کر تیزی سے اسکی جانب چہرہ کرتی گھورنے لگی۔۔۔

"آپ مجھے ہرٹ کر چکے ہیں دلاور۔۔۔ دانیل نے کہتے ساتھ دوبارہ رخ پھیر لیا۔۔۔
 "معافی کی گنجائش ہے؟

"قطعاً نہیں۔۔۔

"تھوڑی سی بھی نہیں؟ دلاور اسکے خفگی سے جواب دینے پر ہلکی سی مسکراہٹ کہ ساتھ بولا۔۔۔

"بالکل نہیں۔۔۔ میں نہیں کرنے والی آپکو معاف۔۔۔ بلکہ میں ڈائری میں لکھوں گی اور جب ہمارا بچہ بڑا ہو گا تب میں اسے ڈائری دوں گی کہ دیکھو تمہارے باپ کہہ کر توت۔۔۔ دانیں بھڑک کر اسے گھورتے ہوئے دوبارہ سیدھی ہو کر بیٹھ گئی جبکہ دلاور بے اختیار قمقہ لگا کر ہنستا چلا گیا۔۔۔"

"اتنا خطرناک انتقام لیں گی آپ مسسز۔۔۔ دلاور ہنسی روکتا اسکا چہرہ تھام کر اپنی جانب گھوما کر گال پر لب رکھ چکا تھا جو اپنی مسکراہٹ ضبط کرنے کہ چکر میں سرخ ہو گئی تھی۔۔۔"

"میں آپکو جان سے مار دوں گی اگر آپ اب اس چڑیل سے ملے تو۔۔۔ دانیں منہ بنا کر اسے دھمکی دینے لگی جس نے جھٹ فرما برداری کا مظاہرہ کرتا ہوئے سر کو اثاب میں جنبش دی تھی۔۔۔"

"ٹھیک ہے۔۔۔ اب کبھی نہیں ملوں گا۔۔۔ ویسے ہمارے بچے۔۔۔ دلاور معنی خیز لہجے میں کہتا اسکی جانب جھکنے لگا دانیں نے تیزی سے اسے پیچھے دھکا دیا۔۔۔"

"شرم کریں باپ بنے والے ہیں ایسی حرکتوں سے بعض آجائیں۔۔۔ دانیں مسکراہٹ دبا کر کہتی تیزی سے گاڑی سے نکلتی اندر بھاگی۔۔۔"

"ہاں تو بن۔۔۔ بننے والا ہوں۔ مطلب۔۔۔ داینین رو کو۔۔۔ دلا اور بڑبڑاتے ہوئے
سمجھتے ہی کھڑکی سے سر نکال کر چیختا گاڑی سے اترتا اسکے پیچھے بھاگا تھا۔۔۔"

ہوٹل کی حال میں کھڑی ایر کی ٹانگیں ہلکے ہلکے کانپ رہی تھیں۔۔۔ کالج سے بنک
مارتی وہ سیدھا ہوٹل پہنچی تھی کہ زین کی دھمکیوں نے اسے ہراساں کر دیا تھا۔
چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی وہ لفٹ کی طرف بڑھی تھی۔۔۔
کچھ ہی دیر میں وہ کمرے کے سامنے کھڑی دھک دھک کرتے دل کے ساتھ بند
دروازے کو دیکھ رہی تھی پیشانی پر جگمگاتے پسنے کے قطرے لرزتے پوروں سے پوچھتی
گہری گہری سانس لے کر دروازے پر دستک دے چکی تھی۔۔۔
"اللہ میری مدد کیجئے۔۔۔ دل میں کہتی وہ دروازہ کھولنے کا انتظار کرنے لگی۔۔۔
دروازہ کھولتے ہی ایر کا چہرہ فق ہوا تھا۔۔۔"

"مدثر بھائی۔۔۔ معراج کی آواز پر وہ جو بنگ کہ لئے جا رہا تھا روک کر پلٹا۔۔۔
"کہاں جا رہے ہیں؟ معراج اسکے قریب روکتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔۔
"بنقیٹ کی بکینگ کہ لئے جا رہا تھا کوئی کام تھا؟۔۔۔ مدثر کہ بتاتے ہی معراج مسکرایا۔۔۔"

"مجھے خوشی ہے آپ کو اپنی محبت ملنے والی ہے۔۔۔ معراج نے مسکراتے ہوئے اسے کہتے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔"

"یہ تو تمہاری وجہ سے ممکن ہوا ہے ورنہ میں آج بھی ہمت نہیں کر پاتا اور شاید کبھی بھی نہیں کر پاتا۔۔۔ اسلئے تمہارا شکریہ میری مدد کرنے کے لئے، میری دعا ہے سارا جلد مان جائے۔۔۔۔ معراج نے کہتے ساتھ اسے دیکھا جس کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی۔۔"

"انشاء اللہ۔۔۔ میں منالوں گا اسے۔۔۔۔ مدثر کو کہتا وہ واپس پلٹ گیا جبکہ مدثر اسکی پشت دیکھتا وہ دن یاد کرنے لگا جب اس نے مدثر اور مشعل کو شاپنگ مال میں دیکھ لیا تھا وہیں اسے بھی پتا چلا تھا کہ معراج سارا کو پسند کرتا ہے مدثر اور معراج نے مل کر سب پلان کیا تھا سارا کو دکھ دینے کا افسوس تو تھا لیکن محبت ایسے چیز ہے جس میں انسان خود کو ہمیشہ بے بس پاتا ہے۔۔۔۔"

سر کو جھٹک کر مدثر وہاں سے آگے بڑھ گیا تھا جبکہ معراج سیڑیاں پھلانگتا اوپر پہنچا تھا جہاں صنم اور ابلاج بیٹھیں کل کی شاپنگ سدف بیگم اور کائنات بیگم کو دکھا رہی تھیں۔۔"

"آپی۔۔۔ معراج ابلاج کو دیکھتا انکا سر چومتا وہیں بیٹھ گیا جب سارا بھی بیگن پکڑے
وہیں آئی تھی۔۔۔"

معراج پر نظر پڑتے ہی نظریں پھیرتی کائنات بیگم کہ ساتھ بیٹھ کر اپنی چیزیں دکھانے
لگی جبکہ معراج ٹانگ پر ٹانگ رکھے فرصت سے ٹیک لگا کر بیٹھتے اسے دیکھنے لگا جو اسکی
نظروں سے خائف ہو رہی تھی۔۔۔

"بیہودہ، بے شرم۔۔۔ سارا کڑھ کر اسے گھورتی دوبارہ اپنے کام کی جانب متوجہ
ہوئی۔۔۔"

معراج اسکے انداز پر مسکرا کر گنگنانے لگا۔۔۔
"اہو ہو۔۔۔۔۔ کیا بات ہے معراج آج کل تو انداز ہی بدلے ہوئے ہیں
تمہارے۔۔۔ صنم نے گلا کھنکھارتے ہوئے معنی خیز لہجے میں کہا جو اسکی بات پر ہنستے
ہوئے اسکی طرف جھکا تھا۔۔۔"

"راز کی بات بتاؤں آپ کو۔۔۔ معراج نے کہتے ساتھ اسے ترچھی نظروں سے دیکھا
جس کہ چہرے پر گھبراہٹ نے اسے اور حسین کر دیا تھا۔۔۔"

"ہاں ضرور۔۔۔ صنم نے بھی اسی کہ انداز میں معراج سے پوچھا جس کے لبوں پر
مسکراہٹ رینگتی تھی۔۔۔"

"I m falling in love..."

معراج ترچھی نظروں سے سارا کہ چہرے کو اپنی نگاہوں کہ حصار میں لیتے ہوئے
 بولا۔۔ جہاں صنم نے آنکھیں پھیلا کر اسے دیکھا تھا وہیں سارا گھبرا کر وہاں سے اٹھ گئی
 تھی۔۔۔

"واقعی؟ کون ہے وہ؟ صنم نے خوش گوار حیرت سے پوچھا جب ابلا ج نے ہاتھ بڑھا کر
 معراج کا کان مڑوڑا۔۔

"آآپی کیا کر رہی ہیں۔۔۔۔ معراج نے چیخکتے ہوئے ابلا ج کہ ہاتھ پر ہاتھ رکھا تھا اسی
 وقت جائش حیدر اور محمش کہ ساتھ اندر آئے تھے کائنات بیگم انھیں دکھتے ہی اپنی
 جگہ سے کھڑی ہوئیں صنم محمش کو دیکھ کر جھینپ گئی جیسے جیسے شادی کہ دن قریب
 آرہے تھے ویسے ہی صنم محمش کہ سامنے آنے سے جھجک رہی تھی۔۔۔۔

"کیا بات ہے معراج میری بیگم کو تنگ کیوں کر رہے ہو؟ جائش ابلا ج کہ ساتھ بیٹھتے
 ہوئے معراج کو مصنوعی گھوری سے نوازتے ہوئے بولا جو اپنا کان رگڑتے ہوئے مسکرا
 کر ابلا ج کی گود میں سر رکھ چکا تھا سب قالین پر ہی بیٹھے تھے جائش نے اپنے سوال پر
 اسے ابلا ج کی گود میں سر رکھے دیکھا تو اس کا سر پکڑ کر ہٹاتے خود اسکی گود میں ہاتھ رکھ کر

معراج کو گھورنے لگا جائش کی بچکانہ حرکت پر سب کا تہقہ چھوٹ گیا جبکہ ابلاج شرم سے نظریں جھکا گئی۔۔۔

”آآمین ب بھائی۔۔۔۔۔ ایرا کی زبان سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر ہکا کر رہ گئی۔۔۔ آمین کو لگا تھا وہ اگریہاں آئی بھی تو واپس چلی جائے گی۔۔۔ کاش وہ اتنی ہمت کرتی کہ کبھی سرے سے یہاں نہ آتی تو شاید وہ اس سے نرمی برت لیتا لیکن ایرا کی اس حرکت پر اسے سوائے غصے کہ کچھ سوج ہی نہیں رہا تھا۔۔۔

اپنے سامنے آمین کو دیکھ کر ایرا کی روح فنا ہونے لگی اس سے قبل وہ اٹے قدم وہاں سے بھاگتی آمین جا رہا نہ طریقے سے ایک ہی جست میں اس تک پہنچتا جھپٹتے ہوئے بازو سے جکڑ کر اسے پکڑتا وہاں سے گھسیٹتے ہوئے ارد گرد کی پرواہ کے بغیر وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔

خوف سے ایرا کہ حلق سے آواز نہیں نکل رہی تھی گھر میں سب کو معلوم چل گیا تو جانے اسکے ساتھ کیا ہو گا اسکی وجہ سے ماں اور بہن پر بھی الزام لگ سکتے ہیں۔۔۔

گاڑی کا دروازہ کھولتے اسے پٹخننے والے انداز میں اندر بیٹھا کر زور سے دروازہ بند کرتا وہ گھوم کر ڈرائیونگ سیٹ پر آیا . .

ایرا سے دیکھتے ہی دروازے سے چپک گئی آئین جو اپنا عرصے ضبط کر رہا تھا اسکی حرکت پر
لہورنگ ہوتی نظروں سے اسے دیکھتا گاڑی اسٹارٹ کر چکا۔۔۔

"اہم اہم۔۔۔ جائش جلنے کی بو آرہی ہے۔۔۔ حیدر نے معنی خیز مسکراہٹ کہ ساتھ
اسے کہا۔۔۔

"ظاہر سی بات ہے میں جل رہا ہوں تو آسکتی ہے۔۔۔ جائش ڈھیٹوں کی طرح فخر
سے گردن اکڑا کر حیدر سے آنکھ دبا کر بولا۔۔۔

معراج نے منہ بنایا یکدم اسکی آنکھوں میں شرارت ناپچی۔۔۔ جائش کو حیدر کی جانب
متوجہ دیکھ کر تیزی سے اپنی جگہ سے اٹھامح ضائع کیے بغیر ابلاغ کو گود میں اٹھاتا
بھاگا۔۔۔ لمحوں کا کھیل تھا ابلاغ کی چیخ بے ساختہ تھی جائش تیزی سے چپختے ہوئے پیچھے
بھاگا معراج ہنسنے کہ ساتھ خوشی سے چپختا تیزی سے بھاگتا ابلاغ کہ کمرے میں پہنچ
گیا۔۔۔

یکدم ہی جیسے گھر میں بھونچال آگیا تھا۔۔۔ کائنات بیگم اور سدف بیگم نے گھبرا کر کچن
سے باہر دیکھتا تک چپختے ہوئے وہ لوگ کمرے میں پہنچ چکے تھے ابلاغ ہنسی سے
لوٹ پوٹ بستر پر بیٹھی دونوں کو ایک دوسرے کہ پیچھے بھاگتے دیکھ رہی تھی جو کمرے

میں آتے ہی اُسے بیڈ بر بیٹھا چکا تھا جب کمرے میں محمش اور حیدر بھی صنم اور سارا کہ ساتھ اندر داخل ہوتے ہی اپنی اپنی جگہ سمجھال چکے تھے۔۔۔

جبکہ صنم اور سارا بھی ہنستی ہوئیں ابلاج کہ پاس ہی بیٹھ گئیں تھیں۔۔۔

"اللہ بچاؤ سنگل بچے کی جان کو آگئے دو شادی شدہ مرد جن میں ایک بچی کا باپ بھی ہے۔۔۔ آآ۔ میرے بال دلاور دلاور میرے یار بچاؤ۔۔۔۔۔ معراج کی نظر جیسے ہی دلاور پر گئی زور سے چیختا جائش سے بچتا بچتا دلاور کی سمت بھاگا جب دلاور نے سنجیدگی سے ہاتھ سے اسے روکا۔۔۔

"لو ایک اور نوٹسکی آگیا۔۔۔ حیدر ہنستے ہوئے دلاور کو سنجیدہ دیکھ کر بولا۔۔۔

"کم عقل سنگل جوان میں بھی ایک شادی شدہ ہوں اور اب الحمد للہ باپ کہ رتبے پر

فائض ہونے والا ہوں اسلئے جا کر خود اپنے ان ہٹے کٹے بازؤں پر اپنی جنگ

لڑو۔۔۔۔۔ دلاور فخریہ انداز میں اپنی بات پوری کرتا ابلاج کہ پاس آکر بیٹھا جس نے

بے اختیار دلاور کہ سر پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

"کمینے شخص اتنی بڑی خوشخبری ایسے سنارہا ہے جیسے کسی اور کہ متعلق بات کی جا رہی

ہے۔۔۔ حیدر نے آگے بڑھ کر اسکے کندھے پر دھپ لگائی تھی یکدم ہی سب اپنی

جنگ بھولے ایک دوسرے سے گلے لگ رہے تھے اتنے میں ماہ رخ اور مدثر کہ ساتھ

دائین بھی وہیں آگئی تھی سارا مدثر کو دیکھ کر کمرے سے نکلنے لگی جب کسی نے اسکی کلائی کو نرمی سے اپنی گرفت میں لیا تھا۔۔

"کہاں چل دی محترمہ میں تو یہیں ہوں۔۔۔ معراج آنکھ دبا کر شرارت سے اسکی جانب جھک کر بولا جس نے سٹیٹا کر ارد گرد دیکھا تھا لیکن ہر کوئی دلا اور اور دائین کو چھیڑنے میں مصروف تھے۔۔

"ہاتھ چھوڑو میرا۔۔ نیچی آواز میں غرا کر کہتی وہ اسے گھورنے لگی جو اطمینان سے کھڑا تھا۔۔

"چھوڑنے کے لئے نہیں پکڑا ہے میڈم۔۔۔ یہ ہاتھ تو عمر بھر کے لئے تھام لیا ہے اسے تو تم چاہ کر بھی نہیں چھڑوا سکتی۔۔

معراج بغور اسکے تنے نقوش دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا مدثر اچھی سی نظر ان دونوں پر ڈال کر ہٹا چکا تھا۔۔

اس سے قبل سارا کوئی جواب دیتی معراج تیزی سے سب کی طرف بڑھ گیا تھا۔۔
جائش قریب آ کر ابلاج کہ پاس بیٹھا جو مسکراتے ہوئے دائین کو دیکھ رہی تھی۔۔
"تمہیں نہیں لگتا ہمیں بھی سب کو خوشخبری دینی چاہیے۔۔۔ جائش معصومیت سے کہتا اسے دیکھنے لگا جس کی نظریں شرم سے جھک گئیں تھیں۔۔

"ایک چھوٹی سی ابلاج۔۔۔۔۔ جائش نے اسکے شرمانے پر نزدیک سرگوشی کی جس کی ہتھیلیاں نم ہونے لگی تھیں۔۔۔"

"آپ۔۔۔ اس سے قبل وہ کوئی جواب دیتی فوزیہ بیگم کہ تیزی سے اندر آنے پر سب انکی جانب متوجہ ہوئے تھے جو رو دینے کو تھیں۔۔۔"

"کیا ہوا چاچی؟ حیدر تیزی سے انکے قریب گیا۔۔۔"

"حیدر تمہارے چاچو۔۔۔۔۔ فوزیہ بیگم کہتے ساتھ رونے لگیں جائش نے تیزی سے ابلاج کو دیکھا جس نے سینے پر ہاتھ رکھ لیا تھا۔۔۔"

"پتہ نہیں کسی کا فون آیا تھا کسی سے راستے میں لڑائی ہو گئی ہے انھیں ہسپتال لے کر گئے ہیں، میرا دل گھبرا رہا ہے حیدر۔۔۔ فوزیہ بیگم رونے کہ دوران بول رہی تھیں۔ ماہ رخ بھی تیزی سے ماں کہ قریب چلی آئی"

"سب ٹھیک ہو گا آپ پریشان مت ہوں۔۔۔۔۔ ہم ابھی جا کر دیکھتے ہیں۔۔۔۔۔ جائش ماہ رخ کو اشارے سے تسلی دیتا سب کہ ساتھ کمرے سے نکل گیا فوزیہ بیگم بھی پیچھے بھاگیں۔۔۔"

جھٹکے سے گاڑی اپارٹمنٹ کی پارکنگ میں روکتا وہ بنا کچھ کہے گاڑی سے اترتا تھا۔۔۔

ایرا حیرت سے اسے دیکھنے لگی یہاں عمر کا فلیٹ تھا۔۔۔ اسی فلیٹ میں جائش اور ابلاج کا نکاح ہوا تھا۔۔۔۔

ایرا بھی سوچ ہی رہی تھی جب دروازہ کھول کر آمین نے جھک کر اس کا بازو پکڑ کر بیدردی سے اسے باہر نکالا۔۔۔

ایرا گرتی پڑتی خاموشی سے اسکے ساتھ گھسٹی چلی جا رہی تھی۔۔۔

آمین نے فلیٹ کے سامنے روک کر لاک کھولتا ایرا کو لئے اندر بڑھ گیا۔۔

"آمین ب۔۔۔ اس سے قبل وہ بات پوری کرتی آمین نے زور سے اسے صوفے پر دھکا

دیا۔۔

ایرا نے ڈر اور حیرت سے آمین کو دیکھا جو پلٹ کر دروازہ بند کرنے گیا تھا۔۔

"میری بات سنیں آپ مجھے یہاں کیوں لائے ہیں۔۔۔۔ ایرا اسے آتا دیکھ کر تیزی سے

کھڑی ہوتی اپنی بات پر زور دیتے ہوئے بولی۔۔

"فکر مت کرو میں کسی غلط مقصد سے نہیں لایا ہوں تمہیں انکھٹ تم جیسی لڑکیوں کو

دیکھنا بھی میں گوارا نہیں کرتا جو خود کو شیر سمجھتی ہیں لیکن اندر سے بالکل بھیگی بلی ہوتی

ہیں جنہیں خود پر بالکل یقین نہ ہو ہو نہ مجھے تم سے اتنی احمقانہ حرکت کی توقع نہیں

تھی لیکن میں بھی کیسا بوقوف ہوں جو تم سے اتنی سی بھی امید رکھ بیٹھا تھا۔۔ گھر میں

تو پھننے خان بنتی ہو اور وہ خبیث جھوٹی تصویریں بنا کر دکھا کر بلیک میل کر رہا ہے اور ہماری ایر اشیرنی صاحبہ اسکے جال میں پھنس کر ہوٹل تک پہنچ گئیں بالفرض اگر مجھے کچھ معلوم نہ چلتا تو جانتی ہو آج کیا ہوتا تمہارے ساتھ؟ آمین سخت لہجے میں کہتا اسے غصے سے گھور رہا تھا جبکہ ایر اکا چہرہ سفید پڑ چکا تھا۔

کافی دیر بعد وہ بولنے کہ قابل ہوئی تھی۔۔

"میں۔۔ میں مجبور۔۔"

"اوشٹ اپ! ایر انور کون سی مجبوری؟ آمین یکدم طیش میں اسے کندھوں سے تھام

کر اپنے نزدیک کر چکا تھا جس کا سانس اٹک گیا تھا۔

"ہم پر نہ سہی چاچی سے تو کہہ سکتی تھی اگر نہیں تو بھابھی سے کہتی کسی ایک پر بھروسہ

کرتی جانتی ہو اگر آج کچھ بھی غلط ہو جاتا تو ذلت و رسوائی زندگی بھر کا ناسور بن جاتا لیکن

اگر تم کسی کو بتا دیتی تو ایک بار ہی وہ سارا ڈر و خوف ختم ہو جاتا۔۔ جب تم نے کچھ غلط

نہیں کیا تو تمہیں بے خوف ہو کر مقابلہ کرنا چاہیے تھا لیکن تم میرے مزاج کی بالکل

بھی نہیں ہو۔۔ آمین نے کہتے ساتھ اسے ہلکا سا جھٹکا دے کر چھوڑا ایر الب دبا کر روتی

ہوئی سر جھکا گئی۔۔

ایمر جنسی وارڈ میں کھڑے وہ بے چینی سے ڈاکٹر کے باہر آنے کا انتظار کر رہے تھے
تینوں بھائی بھی وہیں موجود تھے جب ڈاکٹر کہ پیچھے ہی لنگڑاتے ہوئے ماتھے اور بازو پر
بندھی پٹی کہ ساتھ باہر نکلے سب لپک کر انکی جانب بڑھے تھے۔۔
"مر ترضی"۔۔۔

"مصطفیٰ بھائی گھر جا کر بات کرتے ہیں۔۔۔۔ مر ترضی صاحب ہاتھ اٹھا کر کچھ بھی کہنے
سے روکتے ہوئے کہتے سب کہ ساتھ گاڑی کی جانب بڑھ گئے۔۔
"کچھ لوگ ہوتے ہی منحوس قدم کہ ہیں پتہ نہیں آگے کیا کیا دیکھنا باقی
ہے۔۔۔۔ فوزیہ بیگم کی اونچی بڑ بڑاہٹ پر مر ترضی صاحب نے سخت نظروں سے اپنی
بیگم کو دیکھا جب کہ سب کہ چہروں پر ناگواری پھیل گئی تھی۔۔

گھر کہ سبھی افراد اس وقت لاؤنج میں مر ترضی صاحب کہ ارد گرد جماتے جو صوفے کی
پشت سے سر ٹیکا کر بیٹھے تھے۔۔۔

"ایک گلاس پانی لانا۔۔۔ مر ترضی صاحب نے یکدم خاموشی چاک کی تھی ابلان جو
بیساکھی کہ سہارے کھڑی ہوئی تھی "میں لاتی ہوں " کہہ کر پلٹنے لگی۔۔

"اوبی بی رہنے دو تم۔۔۔ خود کو سمجھا لو۔۔۔ سارا بیٹی جاؤ پانی لا کر دو۔۔۔ فوزیہ بیگم جو پہلے ہی جائش کو اسکا ہاتھ تھامے کھڑا دیکھ کر تپ گئیں تھیں بنا لحاظ کہ کہنتیں سارا کو حکم دے کر سر جھٹک گئیں۔۔۔"

"ام۔۔۔ جائش کہ کچھ کہنے سے قبل ہی ابلاغ نے جائش کا ہاتھ دبا کر کچھ بھی کہنے سے روکا تھا جو ضبط کر کہ رہ گیا تھا۔۔۔ ضبط تو وہاں کھڑے ہر فرد نے کیا تھا سوائے دو کہ۔۔۔"

"مر تضحیٰ کون تھے وہ لوگ؟ طویل خاموشی کہ بعد بالآخر مصطفیٰ صاحب اصل بات کی طرف آئے۔۔۔"

"مجھے نہیں پتہ وہ والٹ وغیرہ چھین رہے تھے بس اسی میں ہاتھ پائی ہو گئی تھی۔۔۔۔۔ مر تضحیٰ صاحب نظریں چرا کر صفائی سے جھوٹ بولتے شانے اُچکانے لگے جائش گہری نظروں سے اپنے باپ کو دیکھ رہا تھا یوں لگتا تھا جیسے وہ کچھ چھپا رہے ہوں۔۔۔"

فوزیہ بیگم سنتے ہی صدقہ کہ لئے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئیں۔۔۔ یوں جلد ہی یہ بات بھی رفع دفع ہو گئی تھی۔۔۔

آمین اور ایرا جیسے ہی گھر میں داخل ہوئے مرتضیٰ صاحب کو دیکھ کر تیزی سے دونوں انکی طرف آئے تھے۔۔۔

"کیا ہوا پاپا؟ آپ ٹھیک تو ہیں؟ کیسے ہوا یہ سب؟ آمین انکے پاس بیٹھتے ہوئے متفکر ہوا مرتضیٰ صاحب اسے تسلی دینے لگے جبکہ ایرا آمین کو دیکھتی ناک چڑھا کر اپنے پورشن کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

"آمین تم ایرا کو لینے گئے تھے؟ فوزیہ بیگم آمین کو اٹھتے دیکھ کر بولیں۔۔۔
"جی امی لیکن کیوں؟"

"مجھے لگا تھا تم اسے پسند نہیں کرتے کیونکہ وہ تمہارے مزاج کی بلکل نہیں ہے لیکن مجھے اچھا لگا تم دونوں کو ایک ساتھ دیکھ کر۔۔۔ فوزیہ بیگم نے مسکراتے ہوئے آمین سے کہا جو اپنی ماں کی باتیں سن کر حیران ہوا تھا۔۔۔

"امی وہ آج بھی میرے مزاج کی نہیں ہے انتہا درجے کی بزدل اور بیوقوف لڑکی ہے۔۔۔ آمین کہ لہجے میں یکدم ہی تلخی در آئی تھی ایرا جو واپس آرہی تھی ماں بیٹے کی گفتگو سن کر اپنی جگہ سے ہل نہ سکی آمین کی باتوں پر یکدم اسکی آنکھیں نمکین پانیوں سے بھری تھیں۔۔۔

"آمین وہ کوئی بیوقوف نہیں ہے۔۔۔ بلکہ تم ہو اتنی پیاری بچی ہے۔۔۔ جائش اگر ابلاج سے شادی نہ کرتا تو میں جائش کہ لئے ایرا کو مانگ لیتی پر نہیں تمہارا ابو قوف بھائی خود سے بڑی اور معزور لڑکی کا دیوانہ ہو چلا، ارے دورنگ آنکھوں کا تو چلو چھپ گیا لیکن دیکھو گھر سستی ایسے چلے گی ابھی تک تو کچھ بنا کر کھلایا نہیں اس نے ہمیں نہ سہی جائش کہ لئے تو اپنے ہاتھ سے کھانا بنا کر دے ہو نہہ سبز قدم آ۔۔۔"

"بس کرو فوزیہ۔۔۔ توبہ استغفار کرو اپنی بھی آگے اولاد ہے کچھ تو خدا کا خوف کھاؤ۔۔۔ مرتضیٰ صاحب یکدم ہی درشت لہجے میں کہتے اپنی جگہ سے اٹھے تھے آمین نے تاسف سے اپنی ماں کو دیکھ کر اپنے باپ کو سہارا دیا۔۔۔"

"امی آپ دل آزاری کا سبب بن رہی ہیں یہ نسلیں تباہ کر دے گا۔۔۔ اللہ نہ کرے ہم میں سے کوئی کل کو چلنے پھرنے سے قاصر ہو جائیں تو کیا کریں گی؟ آمین دکھ سے اپنی ماں سے کہتا مرتضیٰ صاحب کو لئے آگے بڑھ گیا۔۔۔ فوزیہ بیگم اپنے بیٹے کی پشت کو دیکھتی وہیں بیٹھ گئیں۔۔۔"

دوسری طرف ایرا جو سب سن چکی تھی آمین کی باتوں پر دھیرے سے نم آنکھوں سے مسکرا کر پلٹی ہی تھی کہ دھک سے رہ گئی۔۔۔

ابلاج جانے کب سے وہاں کھڑی تھی دکھ سے اپنی بہن کو جاتے دیکھتی وہ لب بھینچ گئی۔۔۔۔

رات کہ کھانے کہ بعد دلا اور جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا دانیں کو دیکھ کر دونوں ہاتھ کمر پر ٹیکا کر آنکھیں سکھیر کر اسے دیکھنے لگا جو شادی کی ساری شاپنگ بستر پر پھیلا کر ہر چیز کو خود سے لگا کر دیکھ رہی تھی۔۔

دلا اور نے پلٹ کر دروازہ لاک کیا اور چلتے ہوئے بیڈ کہ کنارے پر ٹک گیا۔۔
دس منٹ تک دلا اور خاموشی سے اسے دیکھتا رہا جو اسے نظر انداز کیے مزے سے اپنے مشغلے میں مصروف تھی۔۔

"یہ پہن کر دیکھی؟ دلا اور نے میروں اور بلیک کمہہ مینیشن کی ساڑھی اٹھا کر اسکے سامنے کرتے ہوئے پوچھا۔۔

"نہیں مجھے باندھنی نہیں آتی سہی سے امی مدد کریں گی۔۔۔ دانیں مصروف سے انداز میں اس سے ساڑھی لے کر واپس رکھ کر بولتی سارا سامان سمیٹنے لگی۔۔

"پھر لینے کی ضرورت ہی کیا ہے جب پہننا ہی نہیں آتا تو عجیب عورت ہو۔۔۔۔ دلاور اسکے انکار پر چڑ کر کہتا اٹھ کر اپنی جگہ پر گرنے والے انداز میں لیٹا جب نظر دانیں پر گئی۔۔۔"

"اب گھورنا بند کرو لیٹو آ کر اپنا نہ سہی میرے بے بی کا ہی خیال کر لو۔۔۔۔ دلاور بنا اسکے تاثرات پر غور کرتا خفگی سے کہہ رہا تھا جب دانیں نے تکیہ اٹھا کر اسکی جانب اچھالا تھا۔۔۔"

"!!! جنگلی عورت۔۔۔"

"بس بہت ہو چکا کب سے عورت عورت کر رہے ہیں آپ خود بڑے سے آدمی ہیں ہو نہ۔۔۔ دانیں کا ضبط ٹوٹا تھا غصے سے کہتی وہ اسکے سر پر جا کھڑی ہوئی تھی جو ڈرنے کی اداکاری کرتا تکیہ اپنے چہرے کہ آگے کرتا پیچھے ہونے لگا۔"

"ہاں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے الحمد للہ جو ان آدمی ہوں رومانٹک سا معصوم، شریف آدمی۔۔۔ دلاور کہ انداز پر دانیں نے ہنسی روکتے ہوئے دلاور سے تکیہ کھنچا تھا تکیہ تو نہیں دانیں کو خود پر گرا چکا تھا تکیہ درمیان سے ہٹاتا دونوں ہاتھ اسکی کمر میں جمائل کرتا اسے دیکھنے لگا۔"

"ناراض ہو گئی میری نین۔۔۔۔۔ دلاور شرارت سے اسے کہتے اسکے بال چہرے سے پیچھے کرنے لگا۔۔۔"

"اگر میں کہوں ہاں تو کیا کریں گے؟ دانیل ناز سے کہتی اسکے سینے پر سر رکھ کر مسکرائی
"میں منالوں گا تمہیں۔۔۔۔۔"

دلاور اسکی ادا پر کھل کر مسکرا کر گرفت مضبوط کرتا آنکھوں کو موند گیا۔۔۔

ایسے ہی تھے دونوں کھٹی میٹھی نوک جھونک کہ بعد ایک دوسرے پر ٹوٹ کر محبت
نچھاور کرنے والے دانیل جو اسکے سینے پر سر رکھے لیٹی ہوئی تھی بھاری ہوتی سانسوں پر
سراٹھا کر تھوڑی اس کہ سینے پر ٹکائیں۔۔۔۔۔
یکدم ہی منظر بدلا تھا۔۔۔۔۔

دکان میں کھڑی وہ لڑکی جس نے خوشی سے بھرپور مردانہ آواز پر بے اختیار پلٹ کر
آواز کہ تعاقب میں دیکھا تھا اور وہیں پہلی بار محبت نے اپنے پنجے گاڑے کہ اسے ساتھ
کھڑی لڑکی بھی سخت بری لگی تھی لیکن اگلے ہی لمحے اسے جھٹکا لگا وہ ضرور اسکی منگیتر
تھی دونوں شادی کی شاپنگ پر آئے تھے لیکن وہ لڑکی اسے ناشکری لگی۔۔۔۔۔ ہاں وہ
ناشکری ہی تو تھی جو اسکی پرواہ اسکی پسند کو رد کرتی وہاں سے نکلی تھی۔۔۔۔۔ دونوں کہ
جاتے ہی دانیل نے آگے بڑھ کر وہی لہنگا خریدا تھا جو اس شخص کو پسند آیا تھا۔۔۔

اور پھر فارا کہ میکے میں دلاور کو دیکھ کر اسکا دل بری طرح توڑ پھوڑ کا شکار ہوا تھا وہ ارادہ کر چکی تھی اس شہر سے ہی چلی جائے گی لیکن قسمت اس پر مہربان ہوئی تھی دلاور کہ لئے محبت کہ ساتھ درد نے بھی اسکے دل کو جکڑا تھا کہ لمحوں میں فیصلہ ہو گیا تھا یوں آج وہ اسکے ساتھ، اسکے پاس تھا صرف اسکا۔۔۔

محببتیں بھی قسمت سے مل جاتی ہیں اگر اس سے مخلص ہو تو۔۔۔

دلاور نے کسمسا کر کروٹ لی تھی وہ جو سوچوں میں غرق تھی ہوش میں آتے ہی اس کہ کروٹ بدلنے پر اسکے پہلو میں آگئی تھی۔

"بَدّ ہو۔۔۔" دانیل سرگوشی میں کہتی مسکرا کر سینے میں چہرہ چھپا کر آنکھوں کو موند گئی۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جائش جو کھڑکی کہ پاس کھڑا کسی غیر مری نکتے کو دیکھ رہا تھا کھٹکے پر چونک کر پلٹا ابلاغ کمرے میں داخل ہوئی ایک ہاتھ میں دودھ کا گلاس تھا مے آہستہ آہستہ قدم اٹھا رہی تھی جائش تیزی سے آگے بڑھا۔۔۔

"ادھر دو مجھے۔۔۔ کس نے کہا ہے تمہیں یہ لانے کو۔۔۔ گلاس ہاتھ سے لیتے ہی جائش نے اسے جھڑکا تھا۔۔۔"

"کسی نے بھی نہیں میں خود آپکے لیے لائی ہوں۔۔۔ میرا لانا برا لگا شاید۔۔۔ ابلا ج
 نظریں چراتی مصنوعی ناراضگی سے جائش سے بولی تھی۔۔۔
 "تھپڑ پڑے گا ایک محترمہ ساری عقل ٹھکانے لگ جائے گی۔۔۔ جائش نے گھورتے
 ہوئے اسے کہا۔۔۔

"مار لیں پھر بعد میں خود آئیں گے معافی مانگنے۔۔۔
 "اور آپ مجھے جھٹ سے معاف بھی کر دیں گی۔۔۔ جائش دو بد و جواب دیتا میز پر گلاس
 رکھ چکا تھا۔۔۔

"یہ میں پینے کے لیے لائی ہوں۔۔۔ ابلا ج نے گھورتے ہوئے اسے دیکھا جس نے
 اسے آگے بڑھ کر کمر سے تھام کر بیساکھی ہٹائی تھی۔۔۔
 ابلا ج یکدم ہی گھبرا کر اسی کہ سہارے کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔
 "یہ میں ابھی پی لیتا ہوں پہلے بتاؤ کسی نے کچھ کہا ہے؟

"نہیں کسی نے کچھ نہیں کہا۔۔۔ آپ ایسے سوال کر رہے ہیں جیسے سب کو جانتے نہیں
 ہیں۔۔۔ ابلا ج چڑ کر کہتی چہرہ پھیر گئی جبکہ ابلا ج ہنوز اسی کو دیکھ رہا تھا۔
 "میں ابھی امی کا ذکر کروں گا تو تم نے انکار کر دینا ہے۔۔۔

"بالکل، ایسا ہی ہے۔۔۔ وہ کیوں کچھ کہیں گی وہ خوش نہیں ہیں، آپکو بھی کیا ضرورت تھی ایک معذور لڑکی سے شادی کرنے کی جو ایک کپ چائے بھی بنا کر نہ دے سکتی ہو الٹا آپ میرے کاموں میں مدد کرتے ہیں لیکن اس میں میرا کیا قصور ہے کہ میں ابھی چل نہیں پار ہی مجھے تو لگتا ہے یہ ڈاکٹر ہی بیکار ہے کچھ نہیں آتا اسے۔۔۔ ابلا ج یکدم ہی عرصے میں ساری بھڑاس نکال رہی تھی جبکہ جائش خاموشی سے اسے اپنی باہوں میں لئے کھڑا گہری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا بے اختیار اسکی نظر ابلا ج کہ لبوں پر گئی تھی۔۔۔"

دوسری طرف ابلا ج جواب روہانسی ہو رہی تھی اگلے ہی لمحے تھم سی گئی۔۔۔

Novels | Afsana | Articles | Books | Poetry | Interviews

سائیڈ ٹیبل پر خالی گلاس رکھتے جائش نے نظریں پھیر کر سینے پر سر رکھے لیٹی ابلا ج کو دیکھا تھا جواب پر سکون تھی۔۔۔

"میری جان تمہارا ڈاکٹر بیکار نہیں ہے۔۔۔ جائش نے مسکرا کر کہتے سر پر پیار کیا۔۔۔

"ہمم! جانتی ہوں۔۔۔ مجھے اس وقت جانے کیا ہو گیا تھا۔۔۔ آئم سوری۔۔۔ ابلا ج

نے نیم دراز ہی سینے سے سراٹھا کر اسکے گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا جس نے اپنی پیشانی اسکی پیشانی سے ٹیکائی تھی۔۔۔

"تمہیں پیار کی ضرورت ہے وہ بھی میرے۔۔۔۔۔ جائش اسکا موڈ ٹھیک کرنے کہ
غرض سے شرارت سے کہتا مسکرانے لگا جس نے حیا سے سرخ ہوتے دوبارہ اسکے سینے
پر سر رکھ لیا تھا۔۔۔"

"انشاء اللہ بہت جلد تم ان بیسا کھیوں سے بھی آزاد ہو جاؤ گی لیکن اسکے لئے تمہیں اللہ
پے کامل یقین رکھنا ہو گا ابلاغ، ڈاکٹر صرف علاج کر سکتا ہے لیکن شفا اللہ دیتا ہے کبھی
نامید مت ہوں کیونکہ میرا ایمان ہے وہ وقت دور نہیں ہے جب تم چلنے نہیں بھاگنے
لاؤ گی۔۔۔"

اسکے بالوں میں انگلیاں چلاتا وہ مدہم آواز میں اسے سمجھا رہا تھا جو سینے سے لگی آنکھوں
کو مونڈے مسکرا رہی تھی۔۔۔

یکطرفہ محبت کامل جانا کسی نعمت سے کم نہیں ہوتا، اسے تحفہ دیا تھا قدرت نے صبر
کا۔۔۔۔۔

ایک بار پھر گھر بھر میں شادی کی ہنگامے جاگ اٹھے تھے شادی کہ کارڈ بھی چھپ کر
آچکے تھے چونکہ دو دو شادیاں تھیں تو مصروفیت بھی بڑھ گئی تھی فارا شادی سے ایک
ہفتہ قبل ہی آچکی تھی یوں گھر میں رونق دو بالا ہو گئی تھی۔۔۔ سارا اب نارمل ہو چکی

تھی لیکن معراج سے وہ زچ ہو رہی تھی جس کی شوخیاں ہی ختم نہیں ہو رہی تھیں۔۔۔۔ دوسری طرف ایر آمین سے ناراض ہو چکی تھی دوسری طرف آمین بھی اب پر سکون تھا کہ اپنے دوستوں کے ساتھ مل کر اس نے زین سے تصویریں نکوالیں تھیں جس کی قیمت اس نے اپنی ساری جما پونجی اسکے حوالے کر کے لی تھیں ایر اس بات سے انجان تھی۔۔۔۔

صبح سے گھر میں افراتفری کا عالم تھا دوپہر میں مدثر اور محمش کا نکاح تھا سب تیار یوں میں لگے تھے جبکہ ابلاغ صنم کے پاس بیٹھی اس سے باتیں کر رہی تھی جب دروازے پر دستک ہوئی۔۔۔۔

"میں دیکھتی ہوں۔۔۔۔ سارا جو اپنی تیاری کو آخری ٹچ دے رہی تھی کہتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھی۔

"ہیلور استہ پلینز۔۔۔۔ معراج شلوار قمیض میں ملبوس مسکرا کر سر تا پیر اس کا جائزہ لیتے کہتے ہوئے اسے ایک طرف کرتا اندر بڑھا اس سے قبل وہ دروازہ بند کرتی دلا اور اور جائش کو دیکھ کر خود ہی ایک طرف ہو گئی سب لڑکوں نے سیاہ شلوار قمیض پر گلے میں اجرک ڈالی ہوئی تھی جبکہ سب لڑکیوں نے ملٹی کلر کے غرارے پہنے ہوئے تھے۔

نکاح کہ بعد مہندی کی تقریب مصطفیٰ صاحب کہ پورشن میں تھی حال بڑا تھالان میں
بھی کھانے پینے کا انتظام تھا۔۔۔

"یہ آپ سب کہاں گھسے چلے آرہے ہیں نکلیں سب باہر۔۔۔ ابلاج حیدر اور عمر کو بھی
آتے دیکھ کر حیرانگی سے بولی تھی یوں سب لڑکوں کا آنا ان تینوں کو حیرت میں مبتلا کر
رہا تھا۔۔۔

"جب محمش اجرک سے چہرہ چھپتا اندر آیا۔۔۔

"ارے ہم بیچارے کو ملوانے آئے ہیں دیکھو تو بیچارے کی حالت مردانہ سے زنانہ تک
کا سفر تہہ کرتے یہاں تک پہنچا ہے۔۔۔ دلاور کی بات پر سب کا قہقہہ بلند ہوا تھا۔۔۔
صنم ہنسنے کہ ساتھ شرما کر ابلاج کہ سینے سے لگ گئی تھی۔۔۔

"کیا ہو رہا ہے بھئی۔۔۔ آمین کی آواز پر سب نے ایک نظر اسے دیکھا وہ جولان میں
کرسیاں لگوار ہا تھا لا علم تھا۔۔۔

"یہ کون ہے؟ آمین نے حیرت سے محمش کو گھونگھٹ میں دیکھ کر سب کو دیکھا جب
دلاور نے آگے بڑھ کر دونوں ہاتھوں سے گھونگھٹ الٹ کر محمش کو اسکی طرف
گھوما یا۔۔۔

"یہ میری دوسری بیوی ہے۔۔۔ دلاور نے کہتے ساتھ دوبارہ گھونگھٹ ڈالا تھا اور یہی سب سے بڑی غلطی کر گیا جب ہنستے ہوئے آمین کہ پیچھے داینین کو خونخار نظروں سے خود کو دیکھتا پا کر گڑ بڑا گیا۔۔۔"

"کون ہے یہ چڑیل۔۔۔ داینین عرصے سے لباس پر غور کیے بغیر جارحانہ انداز میں آگے بڑھتے ہی کھینچ کر اجرک اتار چکی تھی اور اگلے ہی لمحے اسکا دل چاہا زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے جبکہ سب قہقہہ لگاتے ہنستے چلے گئے جن میں سب سے اونچا قہقہہ دلاور کا تھا۔۔۔"

"داینین بری طرح شرمندہ ہوتی محمش کو سوری کرتے وہاں سے بھاگی تھی۔۔۔"
 "اوائے مناؤ جا کر ورنہ آج کہیں کمرہ بدر نہ ہو جاؤ۔۔۔ حیدر ہنسی روکتا سے بولا جو تیزی سے وہاں سے نکالا تھا۔۔۔"

"اب مجھے ملنے دیں گے آپ لوگ۔۔۔ محمش وقت دیکھتا یکدم جھنجھلا کر بولتا صنم کی طرف بڑھا لیکن حیدر وغیرہ کہ بیچ میں آنے پر تعجب سے سب کو دیکھنے لگا
 "تم نے دیکھنے کو کہا تھا نہ دیکھ لیا اب چلو۔۔۔ نکاح ہو جائے پھر دیکھ لینا۔۔۔ حیدر اسے کہتا دروازے کی طرف بڑھنے لگا جو تیزی سے پیچھے ہٹا تھا۔"

"ارے حیدر بھائی بات تو کی نہیں اوپر سے ابلاج بھابھی نے بیچاری کہ چہرے پر گھونگھٹ ڈال دیا ظالم لوگوں۔۔"

"ابے تیری ظالم کہ بچے چلو نکلو۔۔ پکڑو اسے۔۔ عمر اسکی بات سن کر سب سے بولا اس سے قبل محمش بھاگتا جائش اور آمین کہ ساتھ معراج محمش کو زبردستی پکڑ کر اٹھا کر کمرے سے نکلتے چلے گئے جو بے بسی سے ہاتھ پیر ہلانے سے قاصر بیچارہ ظلمت کی نظر ہوا تھا۔۔ پیچھے وہ تینوں ہنستی چلی گئیں۔"

تیز تیز سڑیاں اترتی وہ نیچے جا رہی تھی جہاں مہندی کی رسم جاری تھی ہاتھوں میں پھولوں کی تھال تھامے وہ سیدھا سدف بیگم کہ نزدیک آئی تھی۔۔ ایک نظر دوسری طرف مدڑ اور مشعل پر ڈال کر ہٹالی۔۔

"اچھے لگ رہے ہیں نہ ساتھ؟ معراج کی آواز پر سارانے اسے دیکھا جو اس کہ قریب کھڑا تھا۔۔"

"ہاں اچھے لگ رہے ہیں۔۔ سارا سنجیدگی سے کہتی اسکے پاس سے گزارنے لگی معراج نے تیزی سے اسکی کلائی تھامی۔۔"

"چھوڑو میرا ہاتھ۔۔۔ سارا غصے سے اسے دیکھتے ہوئے بولی جو بغور اسکے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔۔۔"

"اچھی لگ رہی ہو۔۔۔ ڈھیوں کی طرح مسکراتا وہ اسے دیکھنے لگا۔۔۔"

سارے گہری سانس لیتے اپنے اشتعال کو دبا یا تھا۔۔۔

اس سے قبل وہ کوئی سخت جواب دیتی دانیں کہ قریب آنے پر اسکی طرف متوجہ ہو گئی۔۔۔

مہندی کی تقریب دیر رات تک جاری تھی ایسے میں مدثر کہ سسرال والے ایک بچے تک گھر کہ لئے روانہ ہو گئے تھے۔

رفعت بیگم اپنی بہو کہ واری صدقے جاتیں سب سے اسکا تعارف کرو تیں طنزیہ مسکراہٹ سے فوزیہ بیگم کو بھی دیکھ رہی تھیں جن کا چہرہ اترا ہوا تھا۔۔۔ ساتھ ہی وہ رفعت بیگم کہ اس طرح مسکرانے پر ناگواری سے دیکھ رہی تھیں۔

مشعل اور اسکے گھر والوں کہ جاتے ہی مدثر اپنے کزنز کہ ساتھ خوب ہلا گلا کرنے لگا۔۔۔

ماہ رخ نے حیدر کو دیکھا جو ماہر کو کندھے پر بیٹھائے ناچنے میں مصروف تھا۔۔۔

"یہ بھی ناں۔۔۔ ماورخ محبت بھری نظروں سے اپنی کل کائنات کو دیکھتی دھیرے سے بولی جس پر حورم نے مسکرا کر انھیں دیکھا تھا حیدر کہ ساتھ ہی اس کا بیٹا سر جھکا کر ملنگ بنانا چے میں مگن تھا۔

"اللہ نظر بد سے محفوظ رکھے۔۔۔ آمین۔۔۔ حورم کی بات سن کر اس نے مسکرا کر آمین کہا۔۔۔

"مجھے بھی اب چلنا چاہیے۔۔۔ حورم وقت دیکھتی یکدم اسے بولی تھی۔۔۔

"ارے کچھ دیرر کوناں دیکھو تو حیرم کتنا خوش ہے۔۔۔ ماورخ نے اسے کہتے حیرم کی جانب توجہ دلائی۔

"ہاں تبھی تو آئی ہوں۔۔۔ میں نہیں چاہتی وہ اکیلا رہ کر اپنا اعتماد کھودے محلے میں بھی اس سے بڑی عمر کہ بچے ہیں پھر میں خود بھی ڈرتی ہوں ابھی نا سمجھ ہے کورے کاغذ کی طرح جو سیکھا یا جائے گا سیکھتا چلا جائے گا۔۔۔ حورم اپنے بیٹے کو دیکھتی ہوئی آہستہ سے بولی ماورخ اسے دیکھ کر مسکرائی۔

"میں حیدر کو بلاتی ہوں۔۔۔ ماورخ اسے کہتی آگے بڑھ گی۔۔۔

محمش سب سے نظر بچاتا صنم کہ کمرے کا دروازہ کھولتا اندر بڑھا جہاں وہ مہندی کہ پیلے جوڑے میں پھولوں کہ زیور پہنے بیڈ سے ٹیک لگا کر موبائل میں مصروف تھی محمش بنا آواز پیدا کیے دروازہ لاک کرتا دے قدموں اسکی طرف بڑھا وہ جو اپنے قاریوں کہ کمنٹس پر جواب دے رہی تھی کہ اپنے قریب زور سے گرنے پر ہاتھ سے موبائل اچھلا جسے بمشکل تھام کر آنکھیں پھیلا کر اپنے قریب محمش کو دیکھا تھا

"ہائے یہ قاتل نگاہیں۔۔۔۔۔ محمش کہنی کہ بل لیٹا اسے دیکھ کر چھیڑتے ہوئے بولا۔۔"

"یہ کیا طریقہ ہے لیٹنے کا؟ اور آپ اندر کیسے آئے۔۔۔ اچانک ہی اسے یاد آیا تھا کہ وہ اسکے قریب لیٹا ہوا تھا۔"

"دروازے سے آیا ہوں۔۔۔ تم کہو تو دوبارہ آکر دکھا دیتا ہوں ایک بار تم حکم تو کرو میری جان۔۔۔۔۔ محمش پٹری سے اترتے ہوئے سینے پر ہاتھ رکھتا سر کو خم کر کہ بولا صنم کو ہنسی آنے لگی جسے لب دبا کر ضبط کیا تھا۔"

"ہممم! تو پھر آپ یہاں سے جائیں ابھی کسی بے دیکھ لیانہ تو پھر آپکی خیر نہیں۔۔۔۔۔ صنم آنکھیں مٹکا کر کہتی بیڈ سے اترنے لگی جسے محمش نے بازو پکڑ کر دوبارہ اپنے سامنے کیا تھا یکدم دلاور کہ نزدیک کرنے پر صنم کی دھڑکن تیز ہوئی تھی۔۔۔"

"کچھ دیر بیٹھوناں سامنے مجھے جی بھر کر تو دیکھنے دو۔۔۔۔۔ محمش گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے گھمبیر لہجے میں بولا کہ صنم نظریں جھکا گئی۔۔۔"

دونوں کافی دیر یوں ہی بیٹھے رہے جب صنم کہ موبائل پر نوٹیفیکیشن کی ٹون بجی۔۔۔
مشمش نے بے اختیار اس کہ ہاتھ سے موبائل اُچکا۔

"جب میں تمہارے پاس ہوں موبائل کو ہاتھ مت لگانا ورنہ چاچی کا کہا میں پورا کر دوں گا یعنی موبائل کو آگ لگا دوں گا سمجھی۔۔۔۔۔ محمش شرارت سے کہتے آنکھوں میں چمک لئے اسے دیکھنے لگا جب دروازے پر ہوتی دستک پر دونوں ہڑبڑا گئے۔۔۔"

"کون ہے؟ صنم نے اپنی گھبراہٹ پر قابو پاتے ہوئے بلند آواز میں پوچھا جب دلاور کی آواز پر محمش پیشانی پر ہاتھ مارتا چھپنے کی جگہ تلاش کرتا بیڈ کہ نیچے گھس گیا۔۔۔"

صنم کو محمش کی حالت دیکھ کر بیک وقت ترس اور ہنسی آئی جسے ضبط کیے اسنے دروازہ کھول دیا سامنے ہی دلاور مسکراتے ہوئے بیٹھے کاٹو کراٹھائے معراج کہ ساتھ اندر داخل ہوا جس نے پھولوں کہ ہاراٹھائے ہوئے تھے۔

"ہم یہ رکھنے آئے ہیں۔۔۔۔۔ دونوں میز پر سامان رکھ کر بولتے اسکی جانب متوجہ ہوئے جب محمش کہ چیخ کر بیڈ سے نکلنے پر ان دونوں کہ ساتھ صنم بھی بری طرح سٹیٹا گئی۔۔۔"

مشمش خود کو جھاڑتا ان کو دیکھنے لگا جو ادھ کھولے منہ کہ ساتھ اسے دیکھ رہے تھے۔

"وہ میں اپنی گھڑی ڈھونڈھ رہا تھا۔ محمش گڑ بڑا کر جو منہ میں آیا بول گیا جب دلا اور نے آگے بڑھ کر اسکا ہاتھ پکڑ کر سامنے کیا صنم نے آنکھوں کو میچا جبکہ معراج اسکی کلائی پر بندھی گھڑی دیکھ کر مسکراہٹ دبانے لگا۔

"معراج سارے بھائیوں کو بلا کر لاؤ۔۔۔۔۔ آج یہ اونٹ پہاڑ کہ نیچے دب کر رہے گا۔۔۔ دلا اور محمش پر نظریں جمائے معراج سے بولا جو فرما برداری سے سر ہلاتا تیزی سے کمرے سے نکالا تھا۔

مشمش نے مدد طلب نظروں سے صنم پر ڈالی جو خود بے بس کھڑی تھی اب بھلا دلا اور کہ چنگل سے نکلنا اتنا آسان تھوڑی تھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ناشتے کا وقت تھا سب دسترخوان پر بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے محمش ان سب سے الگ تھلک منہ پھلا کر بیٹھا دلا اور کو نظروں سے کچا چبار ہا تھا جو مزے سے اپنی بیگم کہ ساتھ سرگوشیوں میں جانے کون سی کہانیاں سنارہا تھا۔

رات سب نے مل کر جو اسکی درگت بنائی تھی وہ ہنوز ان بھائیوں کی گینگ سے ناراض تھا جبکہ سب بڑے ہر بات سے لاعلم تھے کہ دو لہے کی دھلائی دلہن کہ کمرے میں ہو چکی ہے۔

"محمش ناشتہ کر لو۔۔۔"

"نہیں امی مجھے ابھی بھوک نہیں ہے۔۔۔ رفعت بیگم کی بات پر اس نے سب کو خفگی

سے دیکھ کر اپنی ماں کو جواب دیا۔۔۔

سب نے اسکی بات پر مسکراہٹ دبائی۔

"ارے میری بھائی آ جاؤ ناشتہ کرو حلوہ پوری۔۔۔ آں ہاں کیا گرم گرم پوریاں ہیں نرم

گرم واہ واہ۔۔۔ دلاور مزے سے کہتا سے دیکھنے لگا جس نے گھورتے ہوئے چہرہ پھیر

لیا تھا۔۔۔

"خود ہی کھاؤ۔۔۔ میں جا رہا ہوں کمرے میں۔۔۔ محمش منہ پھولا کر جواب دیتا اٹھنے لگا

جب جائش کی آواز پر پلٹا۔

"کہاں چل دیے ابھی کمرہ سچنا ہے ویسے اگر ناراض عورتوں کی طرح کمرہ نشین ہو کر

بیٹھنا ہے تو میرے کمرے میں چلے جاؤ۔۔۔ جائش کی بات سن کر سب قہقہہ لگا کر ہنسنے

جبکہ پڑوں نے نا سمجھی سے سب بچوں کو دیکھ کر مسکرائے۔

"بہت بہت شکریہ آپکی پیش کش کا میں کہیں نہیں جا رہا۔۔۔ امی ناشتہ دیں۔ محمش

گھورتے ہوئے دانت پیس کر بولتا دوبارہ اپنی جگہ پر بیٹھ گیا تھا۔

ناشتے کہ آدھے گھنٹے بعد جا کر سب کہ منانے پر محمش کی ناراضگی ختم ہوئی تھی۔۔۔

آٹھ بجے تک سب نے بینقیوٹ پہنچنا تھا۔۔۔۔۔

سب تیار ہو کر پورج میں جا رہے تھے۔۔۔

ایرا جو شوکنگ پنک شرارے میں بالوں کو ایک کندھے پر آگے کی طرف ڈالے ماتھے پر ٹیکا اور کلائیوں میں بھر بھر کر چڑیاں پہنے مہندی سے سجا ہاتھ اونچی ہیل پہنے نیٹ کے ڈوپٹے کو ساڑھی کی طرف ڈالے آہستہ آہستہ نیچے اتر رہی تھی یکدم لڑکھڑائی تھی اس سے قبل وہ گرتی دو مضبوط بازوؤں نے اسے تھام لیا۔۔

ایرانے گرنے کہ ڈر سے تیزی آنکھوں کو میچا۔۔ وہ جو خوشبوؤں میں بسا شلوار قمیض پر واسکٹ پہنے بالوں کو جیل سے سیٹ کیے نیچے جا رہا تھا بے اختیار اسے تھام کر اپنی طرف کھینچ چکا تھا جو سیدھا اسکے سینے سے لگی کھڑی تھی۔

دونوں کہ بیچ فاصلہ نہ ہونے کہ برابر تھا آئین بے خود سا سے دیکھتا چلا گیا ایرانے اپنے چہرے پر گرم سانسوں کی تپش محسوس کرتے گھبرا کر آنکھیں کھولیں تھیں اسکے آنکھیں کھولتے ہی آئین کا سکتا ٹوٹا تھا آنکھوں میں سرد مہری در آئی اسے نہیں پتا تھا کہ سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھ کر دل کیوں دھڑکا تھا اسے یاد تھا تو بس اتنا کہ وہ اسکے مزاج سے میل نہیں کھاتی تھی۔۔

ایک جھکتے سے اسے دیوار کی طرف دکھیل کر وہ سیڑیاں اتر گیا تھا جبکہ ایراکادل بھر آیا تھا۔۔۔

ابلا ج جھک کر سینڈل پہن رہی تھی جائش جو خود پر پر فیوم چھڑک رہا تھا اسے دیکھ کر قریب آتا اسکے سامنے بیٹھا ابلا ج نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔ گولڈن اور سفید کمبہ مینیشن کی ساڑھی میں ٹیکا اور جھومر ہاتھوں میں چوڑیاں ہلکے ہلکے میک اپ میں جائش کو وہ بہت حسین لگ رہی تھی۔۔۔

"میں سوچ رہا ہوں آج ہی ولیمہ کا اعلان کر دیتے ہیں کیا کہتی ہو لاج۔۔۔۔۔ جائش کہ لاج کہنے پر بے ساختہ اسکے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی جائش نے اسے مسکرا نے پر ہاتھ بڑھا کر سینڈل کا اسٹیپ لگایا تھا کہ ابلا ج تھم سی گئی تھی۔۔۔۔۔" محبت تو نہیں ہو گئی جائش مرتضیٰ۔۔۔۔۔ ابلا ج کی زبان سے یکدم پھسلا تھا جائش نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا پھر ہاتھ بڑھا کر سر کہ پیچھے ہاتھ لے جا کر اسے اپنے نزدیک کیا جو کہہ کر اب پچتائی تھی اسے ڈر تھا کہ اسکا بھرم ٹوٹ نہ جائے۔۔۔۔۔

"بیوی سے محبت ہو جانا کوئی کمال نہیں کمال تو تب ہے جب اس عورت کی خوبیوں کہ ساتھ خامیوں کو بھی قبول کرتے محبت کی جائے۔۔۔ کیونکہ کوئی بھی انسان پرفیکٹ نہیں

ہے سوائے اس پاک ذات کہ ابلاج یہ ظرفوں کا کھیل ہے صرف ظرف والے ان میں
 سرخرو ہوتے ہیں اور آج مجھے یہ کہنے میں کوئی شرم یا جھجک نہیں ہے کہ میں اس
 عورت سے محبت کرنے لگا ہوں جسے مجھ جیسے شخص سے عشق ہے۔۔۔ وہ جو جائش کی
 باتوں کہ سحر میں جکڑی اسے سن رہی تھی جائش کی آخری بات پر بری طرح چونک
 گئی۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔

کچھ دن قبل :

دوپہر کا وقت تھا جب جیش حیدر کہ پاس بیٹھا باتیں کر رہا تھا دونوں اس وقت مصطفیٰ
 صاحب کہ ساتھ تھے کچھ ہی دیر گزری تھی کہ حیدر کہ جاتے ہی مصطفیٰ صاحب بھی
 اسے وہیں روک کر ہاتھ روم گئے تھے وہ جو اپنی نوکری کہ نہ ملنے کا انھیں بتا رہا تھا انکے
 جاتے ہی اٹھ کر اسٹڈی ٹیبل پر آیا تھا جہاں مصطفیٰ صاحب اپنے آفس کا کام بھی کرتے
 تھے کہیں بار وہ انکی مدد کہ لئے یہاں بیٹھ کر کام چکا تھا اس لئے کوئی جھجک نہیں تھی
 یونہی فائلز کو دیکھنے لگا جب مصطفیٰ صاحب ہاتھ روم سے نکلے لیکن اسے وہاں دیکھ کر
 مسکرائے۔۔۔

"جائش وقت ہے تو فائلز کو ترتیب سے رکھ دو ورنہ تمہاری بڑی امی تب تک سر کھائے گی جب تک میں سب ٹھیک نہ کر دوں۔۔۔ مصطفیٰ صاحب کی بات پر وہ ہنستے ہوئے چیزوں کو جگہ پر رکھنے لگا جب دراز میں چند کتابوں کہ نیچے اسے ڈائری نظر آئی جس پر ابلاج نام چمک رہا تھا ایک نظر مصطفیٰ صاحب کو دیکھ کر اس نے ڈائری نکلی لیکن جیسے ہی کھولی تصویر پھسل کر پیروں میں گری تھی۔۔۔

جائش نے چونک کر نیچے دیکھا گلے ہی لمحے وہ گنگ رہ گیا۔۔۔

حال۔۔۔

جائش نے اسکے دونوں ہاتھوں کو تھام کر جھک کر اپنے لب رکھے ابلاج کی آنکھ سے ٹوٹ کر ایک موتی گال سے پھسلتا ہاتھ پر جا گرا۔۔۔

Hey" لاج اس میں رونے والی کیا بات ہے یار دیکھو میک اپ خراب ہو رہا

ہے۔۔۔

جائش سراٹھا کر اسے دیکھتا آنسو صاف کرتے ہوئے بولا۔۔۔

اچانک دروازے پر دستک ہوئی تھی کہ دونوں سمجھاں کر دروازے کی طرف متوجہ ہوئے تھے

دلاوردانین اور سارا تینوں پار لرائے تھے صنم کو لینے جو تیار ہوئی انہی کا انتظار کر رہی تھی دانین ساڑی میں ملبوس تیار دلاور کو بہت حسین لگ رہی تھی نظر بار بار بھٹک کر اس کی طرف جا رہی تھی۔۔

گاڑی کہہ روکتے ہی دانین اور سارا اندر صنم کو لینے گئیں تھیں جہاں صنم کہ ساتھ مشعل اور اسکی بہن بھی موجود تھی صنم گہرے سرخ رنگ کہ عروسی لباس میں انہیں کا انتظار کر رہی تھی سارا نے ایک نظر مشعل کو دیکھ کر نظریں واپس اپنی بہن پر ڈالی بلاشبہ دونوں بہت خوبصورت لگ رہی تھیں خوشی بے انکے چہروں پر الگ سی چمک بخشی تھی خوب روپ آیا تھا۔۔

انہیں لیتے وہ لوگ سیدھا بینٹیوٹ پہنچے تھے۔۔

دونوں جوڑیوں کا شاندار استقبال ہوا تھا مدثر اور محمش اسٹیج پر کزنز کہ ساتھ باتوں میں مصروف تھے مشعل اور صنم بھی وہیں تھیں تصویروں اور مووی کا دور چل رہا تھا۔ حورم نے آج ساڑی پہنی تھی حیدر کہ بنا آنا سے اچھا تو نہیں لگ رہا تھا لیکن وہ نہ آکر اپنے شوہر کو اسکے بیسٹ فرینڈ کہ سامنے شرمندہ نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔

حیرم ماہ رخ کہ پاس کھڑا اسکی گود میں بیٹھی ماہ رو کہ ساتھ کھیل رہا تھا جب حیدر بھی وہاں آیا تھا۔۔

"اہم آج تو خواتین کیل کانٹوں سے لیس تتلیاں بنی پھر۔۔ اس سے قبل حیدر سرگوشی مکمل کرتا۔ ماہ رخ جھٹکے سے اسکی جانب گھومی تھی۔۔

کیا کہا؟ تتلیاں؟ ہنہ تاڑو کہیں کہ۔۔۔۔ ماہ رخ تپ کر کہتی دوبارہ سیدھی ہوئی جبکہ حیدر اسکے یوں بھڑکنے پر گڑبڑا کر اپنی بات پر غور کرنے لگا۔

"ابے حیدر over romantic ہونے کی ضرورت کیا تھی۔۔ حیدر خود سے

کہتا اسکے ساتھ والی کرسی پر بیٹھا ماہ رو اور حیرم کی جانب مصروف ہو گئی تھی جبکہ حورم فون پر حیدر سے بات کر رہی تھی۔۔

"میرا مطلب وہ نہیں تھا ماہ میں تو تمہیں تتلی کہ رہا ہوں ہاں اس تتلی کا وزن بڑھ گیا ہے تھوڑا سا۔۔ حیدر پھر بولتے بولتے روکا۔۔ افففف! یہ کیا کہہ دیا۔۔

ماہ رخ خونخار نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔۔

"اٹھیں یہاں سے ابھی کہ ابھی۔۔ ماہ رخ غصے سے اسے کہتی اپنی جگہ سے اٹھی۔

"یار ماہ سنو تو میری۔۔۔۔

"مجھے کوئی بات نہیں کرنی آپ سے۔ حیدر کی بات کا ٹٹی وہ اسے کہتی بچوں کو لئے اسٹیج کی جانب بڑھ گئی پیچھے وہ خود کو لعنتوں سے نوازنے لگا۔

بارہ بجے تک رخصتی کا شور بلند ہوا ایسے میں ہر کوئی اپنی اپنی فیملی کے ساتھ گھر کی جانب گامز تھا جبکہ دونوں دولہے اپنی سچی گئی گاڑیوں میں دلہنوں کے ساتھ بیٹھ رہے تھے۔۔۔ گھر آتے ہی دونوں جوڑیوں کا استقبال شاندار طریقے سے کیا گیا مووی والا مووی بنا رہا تھا۔۔۔ چند رسموں کے بعد دلہنوں کو کمرے میں لے جایا گیا تھا۔۔۔ مشعل کو اب گھبراہٹ ہو رہی تھی کمرے میں آتے ہی اس نے شکر کا سانس لیا تھا۔۔۔

"کہاں بھئی نیگ تو دیں ورنہ کمرے میں نہیں جاسکتے۔۔۔ فارا کے ساتھ ایرانے اسکا راستہ روکا سارا صنم کے ساتھ اسکے کمرے میں چلی گئی تھی۔۔۔

مدثر نے سکون سے پیسے نکال کر فارا کے ہاتھ میں رکھے وہ پہلے ہی تھک چکا تھا تبھی کسی بھی بحث میں پڑے بغیر پیسے دے دیے تھے۔۔۔

لیکن دوسری طرف مممش کی مظلومیت عروج پر تھی ماہ رخ اور سارا زچ ہو چکی تھیں۔۔۔

"غریب آدمی ہزار روپے ہی دے دو۔۔۔ ماہ رخ نے گھورتے ہوئے اسے کہا جس نے دو ہزار نکال کر ہزار ہزار کا نوٹ انہیں تھمایا۔۔۔
 "یہ لیں بھابھی آپ بھی کیا یاد رکھیں گی کہ کس
 "بھکاری سے پلا پڑا تھا۔۔۔ دلاور نے اسکی بات اچکی جو اسکے کندھے پر ہاتھ مارتا کمرے
 میں جا کر تیزی سے کمرہ لاک لگا چکا تھا دوسری طرف تینوں اسکی پھرتی دیکھ کر ہنستے
 ہوئے اپنے پورشن کی جانب چل دے جبکہ ماہ رخ اپنے کمرے کی۔۔۔

رات کہ دو بجے کا وقت تھا جب جائش کو ساتھ والے کمرے سے نکلتا دیکھ کر مرتضیٰ
 صاحب اسکے نزدیک پہنچے جائش اپنے باپ کو دیکھ کر حیران ہوا۔۔۔
 "یہ کیا ہو رہا ہے؟ تمہارا کمرہ تو یہ ساتھ والا ہے نہ؟ مرتضیٰ صاحب اسے ٹراؤزراورٹی
 شرٹ میں دیکھ کر حیران ہوئے تھے۔۔۔

"وہ پاپا یہاں ابلاج رہ رہی ہے۔۔۔ جائش مزے سے سچ بتاتا نکلے تاثرات دیکھنے لگا جو
 حیران ہوئے تھے اسکا مطلب صاف تھا انھیں اس بارے میں کچھ نہیں معلوم تھا۔

"میں جان سکتا ہوں کیوں؟ ابلاج ایسی بچی ہر گز نہیں ہے کہ لڑائی جھگڑا کرے ضرور تم نے ہی اسے کچھ کہا ہو گا۔۔۔ مرتضیٰ صاحب نے مشکوک نظروں سے اپنے بیٹے کو دیکھا تھا۔۔۔"

"کیا آپ کو نہیں معلوم شادی کہ دن ہی امی نے آکر ابلاج کو یہاں رہنے کو کہا کیونکہ یہ آپکا حکم ہے ولیمے تک کہ لئے۔۔۔ جائش انھیں دیکھتے ہوئے سکون سے بولا تھا۔

"کیا؟ میں نے تو کبھی کچھ نہیں کہا اور ولیمہ تو اس بارے میں میں خود تم سے بات کرنا چاہتا تھا لیکن ایسی کوئی فضول حرکت کرنے کہ لئے میں نے نہیں کہا اب جاؤ ابلاج کو کمرے میں لے کر۔۔۔ مرتضیٰ صاحب کو فوزیہ بیگم پر غصہ آنے لگا جو اپنے ہی بیٹے کی زندگی برباد کرنے پر تلی تھیں۔۔۔"

"لیکن امی اور ولیمہ۔"

"تمہاری امی کو میں دیکھ لو نگارہا ولیمہ تو وہ میں بات کرتا ہوں مدثر اور محمش کہ ساتھ ہی پرسوں ہو جائے گا۔۔۔ مرتضیٰ صاحب ہاتھ اٹھا کر اسے کہتے جا چکے تھے جبکہ جائش مسکرا کر تیزی سے واپس اندر گیا تھا وہ جو بیڈ پر بیٹھی لیٹنے کی تیاری کر رہی تھی ابلاج کو دیکھ کر مسکرائی۔۔۔"

"کیا بات ہے نیند نہیں آرہی۔۔۔"

"آج تو واقعی نیند نہیں آئی۔۔۔ جائش مسکراہٹ دباتا اسے بولنے کا موقع دیے بغیر
جھک کر اسے اٹھا کر کمرے سے نکلتا چلا گیا۔۔۔"

کمرے میں آتے ہی اسے اپنے بیڈ پر بیٹھا اور واہ لاک کر کہ خود بھی آکر اسکے سامنے
بیٹھا تھا جو یکدم ہوش میں آئی تھی۔
"جائش۔۔"

"ششش! یہ پاپا کا حکم ہے اور ولیمہ پر سوں ہے اب تم سب فکریں چھوڑو۔۔ جائش
اسکے لبوں پر انگلی رکھتا مسکرا کر بتاتا انگلی ہٹا کر جھکا جس نے آنکھوں کو موند کر اسکی
گردن کہ گرد بازو لپیٹے تھے۔۔"

صبح کا سورج پوری آب و تاب سے آسمان پر چمک رہا تھا۔
محشم صنم کے گرد حصار باندھے اسے دیکھ رہا تھا جو اسکے سینے پر سر رکھے گہری نیند سو
رہی تھی۔۔۔

یکدم دروازے پر دستک ہوئی تھی احتیاط سے اس کا سر تکیے پر رکھتا وہ اٹھ کھڑا ہوا یہ
دیکھے بنا کہ صنم جاگ چکی تھی۔

 "ابلا ج ٹھہر مجھے تم سے بات کرنی ہے۔۔۔ ابلا ج جو ناشتے کے لئے دروازے کی سمت بڑھ رہی تھی آواز پر چونک کر پلٹی جائش آج صبح سے انٹرویو کے لئے گیا ہوا تھا اس وقت ان دونوں کے علاوہ وہاں کوئی نہیں تھا۔۔۔"

"جی امی۔۔۔ ابلا ج انھیں دیکھ کر رکتی سوالیہ انداز میں دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔
 "خوش تو بہت ہوگی آج میرے بیٹے کے ساتھ اسی کے کمرے میں رات جو گزاری ہے۔۔۔۔۔ فوزیہ بیگم نے معنی خیز نظروں سے کہتے ساتھ ہاتھ بڑھا کر اسکے کھلے نم بالوں کی لت کو چھوا ابلا ج انکے اشارے کو سمجھتی دکھ سے لب بھینچ کر ضبط کرنے لگی۔۔۔"

یاد رکھنا ابلا ج مجھے تم سے اس گھر کا وارث نہیں چاہیے۔۔۔ فوزیہ بیگم اسکے کانوں میں سیسہ انڈیل کر جا چکی تھی جبکہ ابلا ج کو اپنی ٹانگوں پر کھڑا ہونا دنیا کا مشکل ترین کام لگ رہا تھا بہت آہستہ سے اس نے اپنے پیٹ کو چھوا تھارات کا سارا منظر جیسے نظروں کے سامنے گھوم گیا تھا۔۔۔

"ابلا ج میری جان میں اتنا خوش ہوں اتنا خوش ہوں مجھے تو یقین نہیں آ رہا۔۔۔۔۔ جائش اسے کمرے سے تھامے زمین سے چند انچ اٹھائے گھومتے ہوئے خوشی کا

اظہار کر رہا تھا جو اسکی حرکت پر شرم سے سرخ ہوتی کھلکھلا رہی تھی دونوں کی خوشی میں جیسے ہر چیز جھوم رہی تھی آج وہ بے تحاشہ خوش تھی ماں بننے کا احساس بہت انوکھا اور اچھوتا سا تھا جائش تو جیسے سنتے ہی ہر پریشانی بھول بیٹھا تھا یاد تھا تو بس اتنا کہ وہ باپ بننے والا تھا۔۔

منظر ایک بار پھر بدلہ تھا۔۔

یاد رکھنا ابلاغ مجھے تم سے اس گھر کا وارث نہیں چاہیے۔۔۔ کتنے ہی لمحوں اسکی سماعتوں میں بازگشت ہوئی تھی دل بو جھل تو قدم بھاری ہونے لگے بمشکل خود کو گھسیٹتی وہ دوبارہ کمرے کی جانب بڑھی تھی یہ جانے بغیر کہ کسی بے کرب سے آنکھوں کو میچ کر کھولا تھا اسکے قدم اب باہر کی جانب تھے۔۔

ناشتے کہ بعد سب لاؤنج میں محفل جمائے بیٹھے باتیں کر رہے تھے مشعل اپنی ماں اور بہن کہ ساتھ کمرے میں تھی۔۔

"تم کہاں چلے؟ رفعت بیگم نے مدثر کو اٹھتے دیکھ کر استفسار کیا۔۔

"آتا ہوں امی۔۔۔ مدثر انھیں کہتا کمرے کی جانب بڑھا فوزیہ بیگم جو انہی کہ پاس

بیٹھی تھیں طنزیہ مسکراہٹ سے انھیں مخاطب کرتے جھکیں

"لگتا ہے اپنی بیوی کہ بغیر چین نیں مل رہا تبھی تو اٹھ کر گیا ہے اپنی "ماں" کہ پاس سے۔۔۔۔۔ فوزیہ بیگم نے تاک کروا کر کیا تھا جس پر رفعت بیگم تلملا گئیں تھیں لیکن زبردستی چہرے پر مسکراہٹ لئے انکی جانب دیکھنے لگیں دونوں کی نظروں میں ایک دوسرے کہ لئے تمسخر تھا۔۔۔

"میں قابو کرنا جانتی ہوں اور ویسے بھی ہیرا چنا ہے میرے بیٹے نے کم عمر نازک ہیرا۔۔۔ رفعت بیگم بظاہر مسکرا کر لیکن جبراً بھینچ کر کہتی وہاں سے اٹھی تھیں فوزیہ بیگم نے نحوست سے سر جھٹکا۔۔۔

ابلاج خود کو کافی حد تک سمجھا چکی تھی جب کمرے کا دروازہ کھول کر ماہ رخ، دانیل، صنم، سارا اور ایراندر داخل ہوئی تھیں ابلاج تیزی سے کھڑی ہوتی انھیں دیکھنے لگی جو مسکراتے ساتھ اسکے قریب آئیں تھیں۔۔۔

"کیا بات ہے سب یہاں؟ سب خیریت تو ہے؟ ابلاج نے حیرت سے ماہ رخ کو دیکھ کر پوچھا جس نے آگے بڑھ کر اسے گلے لگایا تھا

"ہاں جی بالکل خیریت ہے بھابھی جی چلیں اپ کل ولیمے کی تیاری کریں ہم بھی اپنے خوب ارمان نکالیں بھائی اور بھابھی کو دو لہا دلہن کہ روپ میں دیکھ کر۔۔۔ ماہ رخ کی

بات سن کر اس نے شرمیلی مسکراہٹ سے پلکوں کی جھالر گرائی تھی سب اسکا شرمایا
ہو اور وہ دیکھتیں کھلکھلا کر ہنسنے لگیں۔۔۔

دوسری طرف فوزیہ بیگم رفعت بیگم سے نظر بچا کر اپنے پورشن کی طرف بڑھنے لگیں
لیکن وہ رفعت ہی کیا جو موقع پر چوکا نہ مارے۔۔۔

"ارے فوزیہ مبارک ہو بھئی۔۔۔ فوزیہ بیگم یکدم رکی تھیں۔۔۔

"کیا ہوا ایسے کیا دیکھ رہی ہو خوشی نہیں ہوئی آخر کو بہو اور بیٹے کا ولیمہ

ہے۔۔۔۔۔ رفعت بیگم نے طنز کا تیر چلایا لیکن آگے بھی فوزیہ تھی کیسے خاموش

رہتیں۔۔۔

"مجھے تو بہت خوشی ہو رہی ہے بھابھی، میرا بیٹا بہت فرما بردار ہے دیکھ لیں میں نے جیسے

کہا ویسا ہی کیا اب بھی یہ ولیمہ میرے ہی کہنے پر ہو رہا ہے۔۔۔ فوزیہ بیگم گردن اکڑا کر

کہتیں انھیں دیکھنے لگیں جو مسکرائی تھیں ایسے جیسے یقین ہو کہ وہ جھوٹ بول رہی

ہے۔۔۔

"اچھا لیکن یقین نہیں آتا خیر اب تم کہہ رہی ہو تو مان لیتی ہوں پرہاں مجھے تو ابھی سے یہ

بات ستار ہی ہے کہ کہیں تمہارا پوتا یا پوتی اپنی ماں کی آنکھیں نہ چرائیں بھئی ہر کوئی

جائش جیسا دل نہیں رکھتا۔۔۔ رفعت بیگم انھیں جلا کر آگے بڑھ گئیں تھیں جبکہ

فوزیہ بیگم آگ بھگولا ہوتیں وہاں سے ہٹی چلی گئی تھیں۔۔ کون جانے آگے کس کو کیا ملنے والا تھا۔۔۔

دائین کچن میں کھڑی بریانی گرم کر رہی تھی جب دلاور وہیں چلا آیا۔۔

"یار یہ بٹن ٹوٹ گیا ہے آکر ٹانک دو مجھے جانا ہے۔۔ دلاور عجلت میں کہتا اسکے پاس آیا جو اسکی جانب متوجہ ہوئی تھی۔

"دوسری شرٹ پہن لیں ناں میں ابھی کھانا گرم کر رہی ہوں۔۔

"تم۔۔۔۔۔ اس سے قبل وہ کوئی جواب دیتا مشعل کی بہن وہاں داخل ہوئی۔۔۔

"ہیلو۔۔۔۔۔ نیرہ دلاور کو مسکرا کر کہتی دونوں سے بولی جو کم از کم دائین کو بالکل نہیں لگا پیشانی پر لاتعداد بل پڑے تھے۔۔۔

دلاور مہمان نوازی کہ لئے مسکرا کر اسے دیکھ کر جواب دینے لگا دائین نے ضبط کرتے ہوئے اسے مخاطب کیا۔۔

"نیرہ کیا تم پانچ منٹ یہاں کھڑی ہو سکتی ہو؟ جیسے ہی مائیکرو ویو اوون بند ہو تم سوچ بند کر کہ چلی جانا۔۔۔ دائین نے زبردستی مسکرا کر کہا جس پر نیرہ نے مسکرا کر حامی بھر لی تھی۔۔

دلاور نے ہنسی دبائی اتنا تو وہ جان گیا تھا دانیلن اسکے لئے بہت
پوزیسو (Possessive) تھی۔۔

"تھینکس۔۔۔ چلیں دلاور۔۔۔ دانیلن کہتے ساتھ دلاور کا بازو تھام کر کچن سے نکلتی
اپنے پورشن کی جانب بڑھی۔۔

کمرے میں آتے ہی دلاور جو خاموشی سے اسکے ساتھ اندر آیا تھا ہاتھ بڑھا کر کمرے
تھام کر اپنے حصار میں لیتا سے قید کر چکا تھا۔۔

دانیلن نے آنکھوں کو میچ کر اسکی شرٹ دونوں ہاتھوں سے بھینچی۔۔۔
"دلاور۔۔۔۔۔ اسکے چھوڑتے ہی دانیلن نے سرگوشی کی۔۔

"جانتی ہو میں صرف تمہارا ہوں۔۔۔۔۔ دلاور اسکی لرزتی پلکوں کو دیکھتا گھمیر لہجے
میں کہتا دانیلن کہ گال کو سہلانے لگا۔

"بالکل میں جانتی ہوں۔۔ دانیلن یکدم نظریں اٹھا کر اتر کر بولی تھی۔۔
دلاور نے مسکرا کر اسکی پیشانی پر لب رکھے

"ویسے کہاں جا رہے ہیں آپ؟ دانیلن کو یکدم ہی یاد آیا۔۔۔

"فلیٹ جارہا ہوں وہاں سب جائش بھائی کو گھیرے بیٹھے ہیں۔۔۔ دلاور نے مسکرا کر اسے بتایا جب ایک اور سوال اس کی طرف سے آیا۔۔۔

"نو کری ملی ہے ٹریٹ تو بنتی ہے اب خیر تم کیا سوال در سوال کر رہی ہو جلدی سے بٹن ٹانگو ورنہ میرا حصہ کوئی ہڑپناں لے۔۔۔ دلاور نے گھورتے ہوئے اسے کہا جس نے گھورتے ہوئے اسے دیکھا تھا کون کہہ سکتا تھا سامنے کھڑا شخص کچھ مہینوں میں باپ کہہ رہے پر فائض ہونے جارہا تھا۔۔۔

ابلاچ نے مسکراتے ہوئے موبائل کان سے ہٹایا وہ آج بہت خوش تھی بلاخر جائش کو ایک اکیڈمی میں ٹیچر کی نوکری ملی تھی کہ اکیڈمی کا مالک اسکا دوست تھا اتفاق تھا یا جائش کی خوش قسمتی کہ آج پھر وہ گھر خالی ہاتھ آتا تبھی اسے اسکا دوست ملا جسے اپنی اکیڈمی کہ لئے میل ٹیچر کی ضرورت تھی جائش اسکی آفر رد نہیں کر سکا کہ کچھ نہ ہونے سے بہتر تھا۔۔۔

اگلے دن صبح سے ہی گھر بھر میں رونق لگی ہوئی تھی مشعل اور صنم کہ ساتھ ابلاچ بھی پارلر روانہ ہو چکی تھی فوزیہ بیگم خوش تھیں کہ انکے بیٹے کو نوکری مل گئی ہے۔۔۔

شام کا وقت تھا سب اپنی اپنی تیاریوں میں مصروف تھے جب ایرا آمین کو دیکھ کر چونکی وہ جو تھری پیس سوٹ میں ہینڈ سم لگ رہا تھا اسکے یوں سامنے روکنے پر چونکا۔

"ایسے کیا دیکھ رہی ہو؟ تیوری چڑھائے وہ اسے بولا جو گڑ بڑا کر برابر سے گزرنے لگی تھی۔۔۔"

آمین کا خون کھول اٹھا تھا طیش میں اسکا بازو اپنے شکنجے میں لیتا وہ اسے دیوار کہ ساتھ لگاتا اسکے دونوں بازوؤں کو اپنی گرفت میں لے چکا تھا وہ جو پہلے ہی اس سے خائف تھی سہم گئی ڈر کہ مارے آواز حلق میں اٹک گئی۔۔

ایرانے نظر اٹھا کر اسے دیکھا جو اسی کو دیکھ رہا تھا آمین کی نظروں سے گھبرا کر اس بے تیزی سے نظریں جھکائیں تھی۔۔ آمین کو اسکا نظریں جھکانا بھی غصہ دلانے لگا۔

"مجھ سے بھاگ رہی ہو وجہ جان سکتا ہوں؟ سپاٹ لہجہ اسکے کان کہ نزدیک گھونجتا تھا ایرانے نظریں جھپک کر اسے دیکھا۔۔

"نن نہیں ای ایسی کک کوئی بات نہیں ہے۔۔۔ ایرا اٹک اٹک کر کہتی کوشش کہ باوجود اس سے نظر نہیں ملا پار ہی تھی۔ اس سے قبل وہ اور کوئی سخت بات کرتا کسی کہ قدموں کی آواز پر جھٹکے سے اسے چھوڑتا پیچھے ہٹتا آگے بڑھ گیا ایرانے پر سوچ نظروں

سے اسکی پشت دیکھی تھی آئین کا رویہ اسے سمجھ نہیں آیا تھا دوسری طرف وہ تیزی سے آکر گاڑی میں بیٹھا۔

"یہ مجھے کیا ہو گیا تھا میں کیوں اس کا نظر انداز کرنا برداشت نہیں کر سکا۔۔ آئین خود کلامی کرتا سیٹ کی پشت سے سر ٹیکا گیا جب اسے سب کے ساتھ آتے دیکھا کائی رنگ کی میکسی بالوں کا اونچا جوڑا بنائے آئین کو اسے دیکھنا اچھا لگ رہا تھا۔۔

"شٹ! زور سے سر جھٹک کر اس نے اپنے اضطراب کو کم کرنے کی کوشش کی۔۔

"جائش۔۔۔ ابلاغ کمرے کے دروازے سے ہی اسے پکار بیٹھی جو اپنی سوچوں میں اتنا الجھا ہوا تھا کہ ہاتھروم میں گھس گیا۔۔

ابلاغ کو جائش کے رویے سے دھچکا پینچا بھلا جائش نے کبھی اسے نظر انداز نہیں کیا تھا تو آج ایسا کیا ہوا کہ وہ اسکی آواز کو ان سنا کر گیا۔۔

بہت سے وسوسوں نے یکدم ہی اسے جکڑا تھا۔۔

"شاید کام کی وجہ سے پریشان ہوں۔۔۔ ابلاغ خود کو تسلیاں دیتی اندر آکر بیڈ پر بیٹھتی نفرت سے بیسا کھیوں کو دیکھنے لگی۔

"بہت ہو چکا میں جب تک خود ان سے پیچھا نہیں چھڑواں گی یہ مجھ سے چمٹے رہیں گے۔۔۔ بیماری اور معزوری آپ پر تب تک حاوی ہے جب تک آپ خود اپنی سوچ کو پختہ کر چکے ہوں کہ ہم ان کہ بنا رہ نہیں سکیں گے۔۔"

ابلان جو اتنا کچھ سوچ رہی تھی یہ بھی آج جائش کی بدولت تھا جس نے اسے ہمیشہ امید دلائی تھی کہ وہ چل سکتی ہے۔۔ ہمارے ارد گرد رہنے والوں کا ہماری زندگیوں میں بہت عمل دخل ہوتا ہے اور آج وہ ایک امید سے ابھری تھی وہ امید جسے جائش نے اسے تھمائی تھی۔۔۔

کھٹکے کی آواز پر وہ چونک کر خیالوں نے باہر نکلی جبکہ جائش اسے دیکھ کر چونکا پھر نرمی سے مسکراتے ہوئے آگے بڑھ کر جھک کر اسکی پیشانی پر لب رکھے ابلان نے سکون سے آنکھوں کو موند کر اسکے لمس کو شدت سے محسوس کیا

"آپ ٹھیک ہیں؟ ابلان اسے ساتھ بیٹھتے دیکھ کر پریشانی سے جائش کہ ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔۔"

"ہممم۔۔۔ میں ٹھیک ہوں۔۔۔ جائش نے مدھم سا مسکراتے ہوئے اسے دیکھا جو اسی کو متفکر سے دیکھ رہی تھی۔۔۔"

"کھائیں میری قسم۔۔۔۔۔ ابلاج کو یقین نہیں آیا تھا وہ واقعی پریشان لگا تھا
اسے۔۔۔۔۔ ابلاج کی بات پر جائش نے مسکرا کر اسکے گرد بازو جمائل کیئے۔۔۔۔۔
"تمہیں نہ کھا جاؤں لڑکی۔۔۔۔۔ جائش بات بدلتا اسے اپنے نزدیک کرنے لگا جس نے
تیزی سے اسکے لبوں پر ہاتھ رکھا تھا۔

"نہیں بتانا چاہتے تو مت بتائیں میں نہیں پوچھوں گی لیکن بتانے سے پریشانی کم ہو
جائے گی۔۔۔۔۔ ابلاج نے خفگی سے کہتے ہوئے چہرہ پھیرا جائش جو اسی کو دیکھ رہا تھا
گہری سانس لیتا پیچھے ہوا۔

"آج زاری ملی تھی۔۔۔۔۔ جائش کہ سپاٹ لہجے پر ابلاج چونکی۔۔۔۔۔ جائش نے دونوں
ہاتھوں کی کہنیاں گٹھنے پر جماتے ہاتھوں کو باہم پھنسا کر تھوڑی کہ نیچے تکتے گردن
ہلکی سی ترچھی کر کہ اسے دیکھا جو اسی کی طرف متوجہ تھی۔

"جانتی ہو پاپا اس دن جو زخمی ہوئے تھے وہ لوگ کون تھے۔۔۔۔۔ جائش نے پوچھتے
ساتھ سر جھٹکا جبکہ ابلاج اسی کو دیکھ رہی تھی جانے جائش کیا انکشاف کرنے والا تھا۔۔۔۔۔
"ہنہ تمہیں کیسے پتہ ہوگا خیر یہاں تو کسی کو کچھ پتہ ہی نہیں چلا پاپا نے اتنی بڑی بات
چھپائی۔۔۔۔۔ جائش ہنکار بھرتا بولتا جا رہا تھا۔۔۔۔۔

"پاپا نے زاری کہ باپ سے ادھار پیسے لئے تھے اپنے کسی کام کی وجہ سے ایک مہینے کا وقت دیا تھا لیکن جو کچھ انکی بیٹی کہ ساتھ ہو اوہ واپس مانگ رہے تھے اب اتنی جلدی پاپا دولاکھ کا انتظام کیسے کریں گے تبھی وہ سب ہو اس گھٹیا انسان نے اپنے آدمیوں کو انکے دفتر بھیج دیا وہیں جھگڑا ہو گیا۔۔۔ جانش غصے سے سرخ چہرے کہ ساتھ اسے بتا رہا تھا جو حیرت اور صدمے سے جانش کو سن رہی تھی۔۔۔"

"اب؟ جانش کہ خاموش ہوتے ہی ابلان سن ہوتے دماغ کہ ساتھ بولی۔۔۔"

"آہ۔۔۔۔۔ اب یہ کہ مجھے پاپا سے بات کرنی ہے تاکہ پیسے واپس کیے جائیں۔۔۔ جانش گہری سانس لیتا سیدھا ہوتے پھیکا سا مسکرایا۔۔۔"

ابلان نے آگے بڑھ کر اسکے کندھے پر سر رکھا۔۔۔

"سب ٹھیک ہو جائے گا میں پاپا سے بھی۔۔۔ اس سے قبل ابلان بات پوری کرتی جانش نے سختی سے اسے ٹوک دیا۔"

"فضول باتیں مت کرو ابلان چاچو کوئی مدد نہیں کریں گے سمجھی۔۔۔ خبردار کسی سے اس بات کا ذکر کیا۔۔۔ جانش اس پر بھرم ہوتا ٹھکھڑا ہوا۔۔۔"

دائیں جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئی سامنے کا منظر دیکھ کر حیران رہ گئی۔۔۔

دلاور اسٹول پر کھڑا دیوار پر کیل ٹھونکتا دوبارہ اتر جب کسی احساس کہ تحت پیچھے پلٹا۔
 "ارے نین۔۔۔۔ دلاور اسے دیکھتا گہری مسکراہٹ سے اسکی طرف بڑھا جو ہنوز
 حیرت سے کمرے کا جائزہ لے رہی تھی دیواروں پر بچوں کہ پوسٹر لگے ہوئے تھے
 بائیں جانب کارٹ (cart) رکھا ہوا تھا جبکہ وا کر اور کھیلونے قالین پر رکھے ہوئے تھے
 داینین جائزہ لیتی اسے دیکھنے لگی جس نے نظروں میں محبت سمائے اسے دیکھا تھا۔
 "یہ سب۔۔۔ داینین کی آواز فرط جذبات سے کانپی۔۔۔

"ہمارے بچے کہ لئے۔۔۔ دیکھو کیسا لگ رہا ہے۔۔۔ دلاور کی خوشی اسکے ہر ہر انداز
 سے جھلک رہی تھا داینین نم آنکھوں سے ہنستی اسکی دوڑیں دیکھ رہی تھی جو چاہت سے
 ایک ایک چیز اسے دیکھا رہا تھا۔۔۔
 Novels | Afsana | Articles | Books | Poetry | Interview

"دلاور ابھی صرف تیسرا مہینہ ہے۔۔۔ وہ کہنا چاہتی تھی لیکن داینین کیسے اپنے محبوب
 شوہر کو ٹوک سکتی تھی تیزی سے آگے بڑھتے اس نے دلاور کو گلے لگاتے گال کو زور
 سے چوما تھا جو ننھے سے گلابی رنگ کہ جوتے ہاتھ میں تھامے اسے دیکھا رہا تھا۔
 کتنی ہی دیر دونوں ایک دوسرے کو بھنچے کھڑے تھے دلاور نے انگھوٹے سے آنکھ کا
 کنارہ صاف کیا تھا۔۔۔ قسمت دونوں کو دیکھتی مسکرا کر چپکے سے آگے بڑھ
 گئی۔۔۔۔

"ایرا۔۔۔۔۔ کائنات بیگم کی آواز پر وہ جوٹی وی پر نظریں مرکوز کیے آمین کہ بارے میں سوچ رہی تھی چونک کر انکی طرف متوجہ ہوئی۔۔

"جی امی۔۔۔ ایر انکی جانب متوجہ ہوئی جو اسکے قریب ہی بیٹھ۔ گئی تھیں۔

"مجھے کچھ بات کرنی ہے تم سے۔۔۔۔۔ کائنات بیگم کی بات سنتے ہی اسکا دل زوروں

سے دھڑکنے لگانا جانے آمین کا خیال آتے ہی اسکی ہتھیلیاں نم ہونے لگی تھیں۔۔

"جی۔۔

"وہ ایر امرتضی بھائی نے تمہارے ابو سے آمین کہ لئے تمہاری خواہش کی ہے ابھی

کوئی جواب نہیں دیا پر وہ منتظر ہیں تم کیا کہتی ہو؟ کائنات بیگم نرمی سے اسے بتا کر ایرا کو

امید بھری نظروں سے دیکھنے لگیں ایرا جو پہلے ہی انکا مقصد سمجھ گئی تھی سر جھکا کر "جی

آپ کو جو ٹھیک لگے" کہ کر آمین کہ بارے میں سوچنے لگی جبکہ کائنات بیگم اسکے

جواب پر اسکی پیشانی چوم کر اٹھ کر جا چکی تھیں۔۔۔

دو مہینے بعد :

حیدر کمرے میں بیٹھا اپنے دفتر کا کوئی ضروری کام نبٹانے کی جلدی میں لگ رہا تھا۔
 - جب ماہ رخ ماہ رو کو گود میں اٹھائے اندر داخل ہوئی آج ماہ رو کی دوسری سالگرہ تھی
 اور ساتھ ایر اور آمین کا نکاح بھی گھر کی سجاوٹ صنم، سارا، دانین وغیرہ کر رہی تھیں
 کہ آمین سادگی سے شادی کرنا چاہتا تھا۔

ماہ رخ نے اندر آ کر ماہ رو کو گود سے اتار جب حیدر نے سر سری سی نظر اس پر ڈالی۔۔
 "کیا بات ہے ماہ؟ حیدر نے مصروف سے انداز میں اس سے پوچھا جو اپنی ماں کی باتوں
 سے ہرٹ ہوئی تھی۔۔

"کچھ بھی تو نہیں بس سر میں درد ہو رہا ہے۔۔ اچھا آپ اسے دیکھیں میں ابھی آتی
 ہوں۔۔ ماہ رخ اسے حیدر کہ پاس بیٹھاتی تیزی سے کمرے سے نکل کر جائش کو
 ڈھونڈھتی یکدم رکی جو آمین کہ کمرے سے نکالتا دکھائی دیا تھا ماہ رخ تیزی سے جائش
 کہ سامنے جا کھڑی ہوئی۔

"جائش بھائی مجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے۔۔۔ ماہ رخ اسے کہتی جائش کو
 کوئی جواب دینے کا موقع دیے بغیر ہاتھ پکڑ کر ڈرائنگ روم میں داخل ہوئی جائش کو
 حیرت ہوئی تھی بھلا ماہ رخ کو ایسی بھی کیا بات کرنی تھی۔۔۔
 "کیا ہوا؟"

ابلاج چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اسکے سامنے قالین پر بیٹھتی جائش کہ گٹھنوں پر سر ٹیکا گئی وہ سب سن چکی تھی ماہ رخ کہ جاتے ہی خود کو مضبوط کرتی اندر آئی تھی لیکن پھر بکھرنے لگی تھی۔۔

جائش نے نظریں جھکا کر اسے دیکھا آنکھیں آنسوؤں سے دھندھلا گئی۔۔

"بہت محبت کرتا ہوں میں تم سے ابلاج جائش اور یہ ہماری محبت کی نشانی کو مجھ سے زیادہ محبت دینی ہے تم نے۔۔ کوئی کچھ بھی کہے لیکن اسکا باپ ابھی زندہ ہے میری اولاد کو کچھ نہیں ہونا چاہیے ورنہ انکی اولاد خود کو ختم کر لے گی۔۔۔ ابلاج کہ بالوں میں ہاتھ پھیرتا وہ سرد بھگی آواز میں بولا تھا جہاں ابلاج نے اسکی آخری بات پر دہل کر سر اٹھایا تھا وہیں دروازے کا ہینڈل تھا مے فوزیہ بیگم کہ پیروں تلے زمین کھنچ گئی تھی۔۔ اندر سے دونوں کی سسکنے کی آواز پر انکے آنکھ کہ کنارے بھگنے لگے چونک کر فوزیہ بیگم نے انگلی کہ پوروں سے آنسوؤں کو محسوس کیا دوسری طرف جائش زندگی میں پہلی بار اس طرح رویا تھا کہ ابلاج اسے چپ کروانے کہ بجائے خود بھی رونے لگی تھی۔

ایر اسفید شلووار قمیض پے سرخ خوبصورت دوپٹہ پہنے ناک میں نتھہ ہاتھوں میں بھر بھر کر چوڑیاں مہندی لگائے نکاح کے لئے تیار تھی کچھ دیر میں نکاح تھا۔۔۔ ایسے میں وہ سر جھکا کر بیٹھی آنے والی زندگی کے بارے میں سوچ سوچ کر گھبرا رہی تھی آمین جوہر وقت اسے ڈانٹا رہتا تھا جانے کیوں آج وہ اسے زندگی میں شامل کر رہا تھا گھر بھر میں رونق کا سماں تھا مشعل جو شادی کے شروع دنوں سے گھر میں کم ہی نکلتی تھی اب جا کر سب سے اپنے دوستانہ مزاج کی وجہ سے گھل مل گئی تھی سوائے رفعت بیگم کے جو اس کی حرکتوں سے خائف رہنے لگی تھیں لیکن دوسری طرف پرواہ کسے تھی۔۔۔

آج کتنے دنوں بعد اس نے معراج کو سامنے دیکھا تھا سنجیدہ چہرہ ہلکی ہلکی شیو میں وجیہہ چہرہ لئے سیاہ شلووار قمیض پہنے سب کے ساتھ کھڑا اپنی عمر سے بڑا لگ رہا تھا۔۔۔ سارا کو پتہ ہی نہیں چلا وہ کتنی ہی دیر اس پر نظریں جمائے کھڑی رہی لیکن معراج نے ایک بار بھی اسے نہیں دیکھا تھا

"اہم اہم۔۔۔ مشعل کی آواز پر سارا بری طرح چونکی۔۔۔ جانتی ہو وہ سگریٹ پینے لگا ہے۔۔۔ مشعل کے مزے سے بتانے پر سارا نے بے یقینی سے اسے دیکھا جس نے گردن گھوما کر اسے دیکھ کر آبرو اچکائی۔

"میں جانتی ہوں اس کی وجہ تم ہو سارا۔۔۔ مشعل اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہتی وہاں سے پلٹ گئی۔۔"

سارا کا چہرہ دھواں دھواں ہوا تھا حلق میں آنسوؤں کا گولہ سا اٹکا جھٹکے سے وہ وہاں سے ہٹی تھی معراج جو بظاہر محمش کی باتیں سن رہا تھا سارا کہ پلٹتے ہی نظروں کا زاویہ بدل کر اسکی پشت کو دیکھتا وہاں سے ہٹا چلا گیا تھا۔

محمش جو معراج کہ ساتھ کھڑا باتیں کر رہا تھا اسکے جاتے ہی ارد گرد دیکھنے لگا لیکن صنم اسے کہیں نہیں دیکھی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels | Essays | Art | Poetry | Books | Posters

"السلام علیکم محمش بھائی۔۔۔ نیرہ کی آواز پر وہ چونکا۔۔ سامنے ہی بائیس سالہ نیرہ کھڑی مسکرا رہی تھی۔

"وعلیکم السلام۔۔۔ کیسی ہو؟ محمش چونک کر اسکی جانب متوجہ ہوا اسی وقت صنم جو نکاح شروع ہونے کی اطلاع دینے آرہی تھی آبرو اچکاتی تیزی سے انکی طرف آئی۔۔

"آپ یہاں ہیں اور تم نیرہ تمہیں آنٹی بلارہی ہیں جاؤ۔۔۔ صنم بیک وقت دونوں سے کہتی مسکرائی۔۔۔

"نیرہ کہ جاتے ہی صنم نے پیشانی پر بل ڈالے کمر پر ہاتھ ٹکائے۔

محشم نے مسکراہٹ دبا کر اس کہ انداز کو دیکھا۔

"کیا ہوا ایسے کیوں گھور رہی ہو؟"

"میں نے کہا تھا نہ صرف تین منٹ لگیں گے پر نہیں یہاں کھڑے مسکرا مسکرا کر دوسری لڑکیوں سے کیسے مارے جارہے ہیں شرم ورم آتی نہیں ہے۔۔۔ محشم کا پوچھنا تھا کہ صنم جو صبح سے بھری بیٹھی تھی بولتے ساتھ زور سے زمین پر پٹخ کر وہاں سے چلی گئی جبکہ محشم تیزی سے اسکے پیچھے گیا۔۔۔"

"یار صنم رو کو تو سہی۔۔۔۔۔ محشم تیزی سے اندر بڑھنے لگا لیکن دوسری طرف وہ ان سنا کرتی منہ پھولا کر بیٹھ گئی۔۔۔"

محشم مسکراہٹ دبا کر اسکے سامنے بیٹھا۔

"سوری نایار۔۔۔ اچھالاؤ دو میں پروف ریڈنگ کہ ساتھ اگلی قسط بھی لکھ دیتا ہوں۔۔۔"

"سچ میں؟"

محشم کو یکدم ہی اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا لیکن اب وہ کیا کر سکتا تھا بلی تھیلے سے باہر آچکی تھی۔۔۔ محشم گڑ بڑایا جبکہ صنم پر جوش انداز میں اپنی جگہ سے اٹھتی سائیڈ ٹیبل پر رکھے اپنے موبائل کو اٹھا کر اسکی جانب بڑھا چکی تھی

محشم دوزانوں بیٹھا موبائل کو ایسے گھورنے لگا جیسے موت کافرشتہ سامنے آکھڑا
 ہو۔۔۔

"لیں۔۔۔۔۔ صنم اسے موبائل کو گھورتا پاپا کر زور سے بولی جس نے کھسیا کر مسکراتے
 ہوئے اس سے موبائل لیا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"وہ میری جان۔۔۔۔۔ لکھ تو میں لوں پر مجھے معلوم نہیں آگے تم کہانی میں کونسا رخ لاؤ
 گی میں۔۔۔

محشم ہچکچایا جبکہ صنم نے مسکراہٹ دبا کر اسکی گردن میں بازو جمائے کیے۔

"مجھے آپ پر پورا بھروسہ ہے آپ نے کہانی میں جان ڈال دینی ہے پھر آپ کہانی

ساری جانتے ہیں۔۔۔۔۔ صنم کہتی ہوئی نرمی سے محشم کے گال کو انگلی سے چھوتی

کمرے سے جانے لگی جب محشم نے اسکی کلائی تھام کر اپنی طرف کھنچا۔

"میں رومانس لکھوں گا سوچ لو۔۔۔۔۔ محشم نے شرارت بھری نظروں سے اسے

دیکھا جو گڑبڑا گئی تھی۔۔

"مم مطلب کیسا رومانس؟ صنم نے تھوک نگھلتے اسے دیکھا جانے وہ کیا لکھنے کی بات کر

رہا تھا۔۔

محشم اسکے تاثرات دیکھ کر اندر اندر خوش ہونے لگا کہ نشانہ سہی لگا تھا۔۔

"عملی کر کہ بتاؤں۔۔۔۔۔ محمش گہری نظروں سے اسے دیکھتا جھکنے لگا جبکہ بمشکل اپنے

قہقہے کا گلا گھونٹ رہا تھا صنم کا چہرہ سرخ ہو گیا

اس سے قبل محمش اسے اور نزدیک کرتا صنم اسے پیچھے دکھیاتی دروازے کی طرف

بھاگی محمش اچانک پڑھنے والے دھکے سے لڑکھڑایا۔

"بے شرم۔۔۔۔۔ خبردار میری کہانی میں کوئی واہیات حرکت لکھی تو۔۔۔ کوئی

ضرورت نہیں ہے میں خود لکھ لوں گی۔۔۔ گھورتے ہوئے اسے کہتی وہ کمرے سے

نکل گئی جبکہ پیچھے کھڑا محمش اپنی کامیابی پر قہقہہ لگا کر ہنستا چلا گیا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE

عصر کا وقت تھا جب نکاح کی رسم ادا کی گئی۔۔۔ ایجاب و قبول کہ بعد ایرا کو لاؤنج میں لا

کر آئین کہ ساتھ بیٹھایا گیا۔۔۔۔۔ ابلاغ پاس کھڑی فوزیہ بیگم کو حیرت سے دیکھ رہی

تھی جو ایرا کہ پاس بیٹھی واری صدقے جارہی تھیں۔۔۔

"اللہ تیرا شکر ہے کہ میری بہن کہ ساتھ انکارویہ اچھا ہے۔۔۔ ابلاغ بے ساختہ شکر

کرتی مسکرا کر ایرا کو دیکھنے لگی لاؤنج میں اس وقت گھر کہ سبھی افراد جماتھے مشعل کہ

والدین اور حورم بھی آج موجود تھی۔۔۔۔۔

دونوں کو ساتھ بیٹھا کر تصویروں کا سلسلہ چلا جبکہ ایرا آمین کہ نزدیک بیٹھی لب کچل رہی تھی۔۔۔

آمین نے ایک نظر اسے دیکھا جو اسکے سامنے ہو کر بھی اسے نہیں دیکھ رہی تھی۔۔۔
آمین کو ایک بار پھر غصہ آنے لگا وہ شرمنا نہیں رہی تھی بلکہ اس کہ قریب موجود ہونے سے خوفزدہ تھی۔۔۔

"میں کوئی بھوت ہوں جو یہ ایسے ڈر رہی ہے۔۔۔ ہنہ ڈرامے باز لڑکی ویسے تو ہر کسی کہ پتنگوں میں چھلانگے مارتی ہے اور میرے سامنے نخرے ختم نہیں ہوتے۔۔۔ آمین کن کھیوں سے اسے گھورتے ہوئے اندر ہی اندر تملار ہاتھایہ دیکھے بغیر کہ سب اسی کی طرف متوجہ تھے۔۔۔

"بس کر لے بیٹا ہماری بچی کو نظروں سے ہی نکل جائے گا کیا۔۔۔ دلاور کہ کان کہ قریب جھک کر کہنے پر وہ گڑ بڑا گیا آمین کہ گڑ بڑانے پر سب ہنس دیے۔۔۔
جائش ہنستے ہوئے جانے لگا جب فوزیہ بیگم اسکے سامنے آئیں جائش کی مسکراہٹ یکدم غائب ہوئی تھی۔۔۔

"جائش مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے۔۔۔ فوزیہ بیگم نے بغور اسکی مسکراہٹ کو غائب ہوتے دیکھا تو نادام سی ہو گئیں۔۔۔

"امی اگر آپ ابلا ج یا میرا بچے کہ متعلق کچھ کہنا چاہتی ہیں تو مجھے کچھ نہیں سننا۔۔ جائش سپاٹ انداز میں تشبیہ کرتا آگے بڑھ گیا جبکہ فوزیہ بیگم لب بھینچ گئیں۔۔۔"

ابلا ج جو جائش کی طرف ہی آرہی تھی جائش کو جاتا دیکھنے لگی فوزیہ بیگم نے اسے دیکھا جو انکے دیکھنے پر نظریں جھکا گئی تھی۔۔

"ابلا ج یاد رکھنا آج اگر میری اولاد مجھ سے دور ہوئی تو کل کو تمہاری اولاد تمہارے ساتھ وہی سب کرے گی۔۔۔ فوزیہ بیگم بھرائی ہوئی آواز میں کہتیں وہاں سے تیزی سے چلی گئیں

ابلا ج کتنی ہی دیر ساکت کھڑی خالی خالی نظروں سے اپنے ارد گرد دیکھتے لگی سب دھندھلا سا ہونے لگا۔۔۔ خوشی سے دکتے کھلکھلاتے چہرے اونچے قہقہوں میں یکدم فوزیہ بیگم کی سینے کو چیرنے والی باتوں کی بازگشت نے جیسے سب آوازوں کو ختم کر دیا

معراج جو آئین کہ پاس سے اٹھ کر ابلا ج کہ پاس آرہا تھا یکدم ٹھٹھک گیا اس سے قبل ابلا ج زمین بوس ہوتی چیختے ساتھ آگے بڑھ کر اسے تھاما جائش جو خود کو پرسکون کرتا

وہیں آ رہا تھا بری طرح ٹھٹھکا معراج کہ چیخنے پر سب انکی طرف متوجہ ہوئے جسکے بازوؤں میں ابلاج جھول گئی تھی۔۔۔

کائنات بیگم نے دہل کر سینے پر ہاتھ رکھا یکدم ہی ہنستے مسکراتے چہروں سے کسی نے مسکراہٹوں کو نوج ڈالا تھا۔۔۔

ہسپتال کہ ایمر جیسی وارڈ میں اس وقت سکوت تھا۔۔۔ جائش بیچ پر بیٹھا سرخ انگارہ ہوتی نظریں بند دروازے پر ٹکائے سن بیٹھا تھا مرتضیٰ صاحب نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔ حیدر عمر اور معراج وہیں تھے جگہ باقی سب گھر پر تھے

"وہ ٹھیک ہو جائے گی ناں پاپا؟ خوفزدہ لہجے میں بچوں کہ سے انداز میں پوچھتا وہ سب کی آنکھوں میں نمی لے آیا۔۔۔

"انشاء اللہ بیٹا سب ٹھیک ہو گا۔۔۔ مرتضیٰ صاحب نے بھیگی آواز میں اسے تسلی دی جب کمرے کا دروازہ کھولتے ہی نرس باہر آئی اس سے قبل ابلاج کچھ کہتا نرس تیزی سے وہاں سے چلی گئی۔۔۔

گھر میں سب پریشان بیٹھے بے چینی سے ابلاج کی خیریت کہ لئے دعاگو تھے۔۔۔ کائنات بیگم نے رورو کر اپنا برا حال کر لیا تھا۔۔۔

فوزیہ بیگم کسی سے نظر نہیں ملا پارہی تھیں کاش وہ سب ابلاج سے نہ کہتیں تو یہ سب نہ ہوتا۔۔۔ لیکن شاید وقت گزر چکا تھا۔۔۔ ہاں وقت واقعی گزر چکا تھا ایمبولینس کی تیز چنگھاڑتی آواز نے جیسے کانوں میں سیسہ انڈیلا تھا۔۔۔

لرزتی ٹانگیں انجانے خوف میں گھیرے سب تیزی سے باہر کی سمت بھاگے تھے۔۔۔ باہر نکالتے ہی جیسے کسی نے ٹانگوں سے جان نکالی تھی۔۔۔

بچوں کی طرح دھاڑیں مار کر روتا وہ کسی کہ قابو میں نہیں آ رہا تھا حیدر اسے قابو کرتا خود بھی رو پڑا۔۔۔

ڈاکٹر کہ کہے الفاظوں نے جیسے سب کی روح کھینچ لی تھی۔۔۔

"سوری دماغ کی شہہ رگ پھٹنے کی وجہ سے ہم انھیں بچا نہیں سکے۔۔۔ کائنات بیگم کو غش پے غش پڑ رہے تھے۔

خوشیوں سے بھرے خاندان میں جیسے لمحوں میں صفے ماتم بچھ گیا۔۔۔ ہر آنکھ آشکبار تھی۔۔۔

 گھر بھر میں لوگ تعزیت کہ لئے آنے لگے جائش جنازے کہ پاس بے حس و حرکت
 بیٹھا ایک ٹک کفن میں لپٹے وجود کو دیکھتا کانپتے ہاتھ کو اسکے پیٹ پر رکھتا ایک بار پھر
 سسک پڑا۔

"لاج۔۔۔۔۔ سرگوشی میں پکارتے اس نے ازیت سے آنکھوں کو میچا ہر کوئی اس
 دیوانے کو دیکھ رہا تھا جس کی محبت اپنا آخری سفر تہہ کر چکی تھی۔۔۔"

 "ابلاج!!!!!!"
 چیخ مارتے کائنات بیگم جھٹکے سے اٹھیں تھیں۔۔۔ ایراج وہی ابھی تک نکاح کہ لباس
 میں سارا کہ ساتھ موجود تھی کائنات بیگم کہ اس طرف اٹھنے پر ایرانے لبوں کو سختی
 سے بھینچا۔۔۔ رات کہ سائے چاروں جانب پھیل چکے تھے ابلاج کی تدفین بھی کی جا
 چکی تھی گھر میں سب غم سے نڈھال تھے جائش قبرستان سے واپس نہیں آیا تھا جبکہ
 کائنات بیگم اپنی لاڈلی بیٹی کہ خاموشی سے یوں اچانک چلے جانے پر غم سے نڈھال کر
 دیا تھا۔۔۔ بیٹی کی جدائی نے انکے دماغ پر کافی گہرا اثر چھوڑا تھا یہ چوتھی بار تھا جب وہ
 اس طرح نیند سے بیدار ہوئیں تھیں۔۔۔

گھر کا ایک ایک فرد اس وقت دکھ و تکلیف میں ہونے کہ باوجود ایک دوسرے کو ہمت دیتے اپنے آنسوں چھپا رہے تھے کہ آخر وہ کر بھی کیا سکتے تھے قدرت سے بھی بھلا کوئی لڑا ہے۔۔۔

ایرا تیزی سے ان کہ سامنے بیٹھی ان کا چہرہ ہاتھوں کہ پیالے میں بھر چکی تھی۔۔۔

"امی سمجھالیں خود کو آپ کے اس طرح رونے سے آپنی کو تکلیف ہو رہی ہوگی۔۔

"ایرا۔۔۔ میری ابلاج۔۔۔ میری بیٹی سے کہو میں اسکے بنا نہیں رہ سکتی اسے کہو واپس آجائے۔۔۔ تو اتر سے آنسوں دونوں کی آنکھوں سے گر رہے تھے۔۔۔ سارا پیچھے بیٹھی لبوں پے سختی سے ہاتھ جماتی اٹھ کر دروازے کی سمت بڑی تھی جب معراج کو دیکھ کر رکی سپاٹ چہرہ لئے وہ اسے دیکھنے لگا۔۔۔

"معراج۔۔۔۔ سارا نے مدھم آواز میں پکارا معراج سارا کہ سر کو تھپتھپا کر اپنی ماں کی جانب بڑھ گیا سارا اسکے رویے پر دل مسوس گئی۔۔۔

۔۔۔۔۔

"جائش۔۔۔ عمر کی آواز پر وہ ہنوز قبر کی گیلی مٹی پر ہاتھ رکھے گم سم بیٹھا رہا۔۔۔۔ دلاور نے سرخ ہوتی نظروں سے عمر کو دیکھا جو ہونٹ بھیج کر پیچھے ہٹ گیا تھا۔۔۔

شام سے رات ہو گئی تھی جائش بالکل خاموش ہو گیا تھا ہر کسی نے اسے رونے اور بولنے پر اکسایا تھا لیکن اسکی چپ نہیں ٹوٹی تھی۔۔۔۔

سب نے بے بسی سے جائش کو دیکھا۔ اندھیرا گہرا ہوتا جا رہا تھا دلاور کہ فون کرنے پر وہ دوبارہ جائش کو لینے آئے تھے۔

"انور میرے بھائی تم ہی کچھ کہو شاید وہ تمہاری بات مان جائے۔۔۔ مرتضیٰ صاحب بے بسی سے بولے جو خود اپنی بیٹی کہ چلے جانے سے ٹوٹ چکے تھے۔۔۔

مرتضیٰ صاحب کی آواز پر انہوں نے سر اٹھا کر دیکھا تھا۔۔۔

پھر اٹھ کر جائش کی جانب بڑھتے اسکے پاس ہی بیٹھ گئے۔۔۔

کچھ دیر یونہی خاموشی رہی۔۔۔

"جانتے ہو بچپن سے وہ اپنے ماں باپ کہ بعد تمہاری ہر بات مانتی تھی۔۔۔۔۔ کبھی

کوئی شکایت نہیں کی۔۔۔ اسکا دوست اسکا جائش۔۔۔ ابلان کہ لئے ہمیشہ سے پرفیکٹ رہا

اسکا ہنسنا اسکا بولنا شرارتیں کرنا اسکا چلنا، ناراض ہونا ابلان کہ لیے وہ بہترین

تھا۔۔۔۔۔ انور صاحب کی مدھم آواز پر ایک بار پھر سب کی نگاہوں میں آنسوؤں

جھلملانے لگے۔

جائش جو بہت دیر سے ساکت تھا انکی بات پر ہاتھ نے جنبش دی تھی۔۔۔

"چاچو۔۔۔۔۔ حیدر نے ضبط سے انکے کندھے پر ہاتھ رکھا جسے سمجھتے ہوئے انہوں نے سرد آہ بھری۔۔

"اب وہ نہیں ہے جائش بیٹا۔۔ میری بیٹی اب نہیں ہے وہ کبھی بھی تمہیں اس حالت میں نہیں دیکھنا چاہے گی میرے بیٹے۔۔۔۔۔ انور صاحب کا ضبط ٹوٹا تھا جائش کہ کندھے پر اپنا کمزور ہاتھ رکھتے وہ روئے تھے۔۔ جائش تیزی سے انکے گلے لگتا شدت سے رو پڑا۔۔

عمر نے بے اختیار سکون بھری سانس لی تھی۔۔

ہاتھ میں ٹرے لئے وہ کمرے میں داخل ہوئی تھی بیڈ کی پشت پے سر گرائے آنکھوں کو موندے وہ بیٹھا ہوا تھا۔۔

دائین نے آگے بڑھ کر سائیڈ ٹیبل پر کھانے کی ٹرے رکھی۔۔۔

"دلاور کھانا کھالیں۔۔۔۔۔ دائین کی آواز پر وہ چونک کر سیدھا ہوا۔

دائین کو تکلیف ہوئی ہر وقت مسکراتے رہنے والے لب آج جامد تھے۔

"بھوک نہیں ہے یار۔۔۔ تم نے کھایا؟

"میں کیسے کھا سکتی ہوں بھلا؟ دو بد و جواب دیتی وہ اسکے سامنے ٹک گئی۔۔

"چلو پھر کھانا کھاتے ہیں۔۔۔۔ دلاور گہری سانس بھرتا اسکا ہاتھ پکڑ کر بولا تھا جب کمرے کا دروازہ بجا۔۔ دونوں چونکے۔۔

"آجائیں۔۔ داینین کہتی ہوئی اپنی جگہ سے اٹھی جب دروازہ کھولتے سد ف بیگم اندر داخل ہوئیں دلاور ماں کو دیکھتے ہی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔

"دلاور بیٹا میں ذرا نیچے جا رہی ہوں تم دونوں کھانا کھا لینا۔۔ سد ف بیگم دونوں سے کہتیں کمرے سے نکل گئیں۔۔ دلاور اپنی ماں کی فکر پر مدھم سا مسکراتے داینین کی جانب متوجہ ہو گیا۔

NEW ERA MAGAZINE

گھر بھر میں خاموشی کا راج تھا لگ ہی نہیں رہا تھا کہ صبح اس گھر میں خوشیوں سے بھر پور قہقہے گونج رہے تھے۔۔۔

رفعت بیگم کمرے کا دروازہ کھولتیں اندر داخل ہوئیں کمرہ اندھیرا میں ڈوبا ہوا تھا بالکنی کا دروازہ پورا کھولا ہوا تھا چاند کی چاندنی بالکنی میں پھیلی ہوئی تھی۔۔

رفعت بیگم نے گہرا کمرے کی لائٹ جلانی تھی بیڈ سے ٹیک لگا کر ہاتھ میں موبائل تھامے بیٹھا وہ یک ٹک ابلاج کی تصویر دیکھنے میں محو تھا۔۔

"جائش۔۔۔۔۔ رفعت بیگم نم آنکھوں سے بولتیں اسکے پاس بستر پر بیٹھیں۔۔۔۔۔ جائش نے انکی آواز سن کر بھی سر نہ اٹھایا تھا۔

"مجھے معاف کر دینا جائش بیٹا۔۔۔۔۔ رفعت بیگم کی بات پر جائش چونکا حیرت سے سر گھما کر انھیں دیکھا جو اسے دیکھ کر مزید نادام ہوئیں تھیں۔۔۔۔۔ دروازے سے اندر آتیں فوزیہ بیگم بھی جیسے ٹھٹھک کر روکی تھیں۔۔۔۔۔ یہ۔۔۔۔۔ ہاتھ میں تھامی ڈائری انہوں نے اسکے سامنے کی۔۔۔۔۔

"یہ ابلاج کی ڈائری ہے جو میں نے اس سے زبردستی لی تھی تاکہ تمہیں کبھی اس حقیقت کا معلوم نہ چل سکے۔۔۔۔۔ فوزیہ کو بھی اسکے خلاف کان بھرتی رہی کہ وہ تمہارے لائق نہیں ہے۔۔۔۔۔ مجھے معاف کر دینا آج جو بھی کچھ ہو امیری وجہ سے ہوا۔۔۔۔۔ میری وجہ سے تم نے اپنا بچہ بھی کھو دیا۔۔۔۔۔ پلیز اپنی بڑی امی کو معاف کر دینا مجھے یہ بات سکون نہیں دے رہی کہ ان سب کے پیچھے میں برابر کی شریک تھی۔۔۔۔۔ رفعت بیگم دونوں پر انکشاف کرتیں اٹھ کھڑی ہوئیں تھیں جب فوزیہ بیگم کو دیکھ کر ایک پل کو روکتیں وہ وہاں سے نکل گئیں تھی جائش نے ہاتھ میں پکڑی ڈائری کو لبوں سے لگایا جب فوزیہ بیگم اسکی طرف تیزی سے بڑیں۔۔۔۔۔

"وہیں روک جائیں۔۔۔۔۔ جائش کی تیز آواز پر فوزیہ بیگم کے قدم جیسے زمین نے جکڑ لئے۔۔۔۔۔ بے یقینی سے اسے دیکھتیں انکے دل کو دھچکا پہنچا تھا۔۔۔۔۔
جائش بیٹا۔۔۔"

"پلیز۔۔۔۔۔ اس سے پہلے میں آپ سے کوئی سخت بات کہہ دوں یہاں سے چلی جائیں۔۔۔۔۔ انکی بات کا ٹاوا جھٹکے سے جگہ سے اٹھ کر بے بسی سے بولا تھا۔۔۔۔۔
"جائش بیٹا میں ماں ہوں تمہاری۔۔۔"

"ماں۔۔۔۔۔ ماں ایسی ہوتی ہیں؟ ایسی ہوتی ہیں ماں؟ دکھ سے جائش کی آواز اونچی ہوئی تھی آمین اور حیدر تیزی سے وہاں آئے تھے۔۔۔۔۔
"جائش۔۔۔۔۔ حیدر تیزی سے آگے بڑھتا اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ چکا تھا۔
"کیا ہو گیا ہے چاچی سے ایسے کیوں بات کر رہے ہو۔۔۔۔۔ حیدر حیرت سے کہتا فوزیہ بیگم کو دیکھنے لگا جو لبوں پر ڈوپیٹہ رکھے روپڑی تھیں۔

"بہت کچھ ہو گیا حیدر بھائی آج جو بھی کچھ ہو اس سب کی ذمہ دار ہیں یہ۔۔۔۔۔ میری لاج چلی گئی مجھے چھوڑ کر۔۔۔۔۔ اتنی نفرت امی اتنی کہ آپ اپنی اولاد کی اولاد کو دنیا میں آنے سے قبل یہ حکم دیتی ہیں کہ اسکے ختم کر دو۔۔۔۔۔ جائش کی بات پر سب نے گنگ ہوتے فوزیہ بیگم کو دیکھا جو بری طرح شرمندہ ہو رہی تھیں رونے کی شدت میں

اضافہ ہوا تھا کاش وہ سب باتیں نہ کرتیں کہ یوں انھیں نظر اٹھانے کا بھی حوصلہ نہ ہو۔۔

جانش نے سختی سے لب کچلا کہ خون کا ذائقہ منہ میں گھول گیا تھا۔۔
آنسوؤں سے لبریز نگاہیں انہی پر تھیں۔۔

"میرا بچہ مر گیا امی میں سمجھتا تھا کہ میں دنیا کا خوش نصیب شخص ہوں لیکن نہیں میں تو دنیا کا بد نصیب شخص ہوں۔۔۔۔۔ جانش کہتے ہوئے وہاں سے نکل گیا تھا پیچھے سب اپنی اپنی جگہ ساکت تھے۔۔

رات کا دوسرا پہر تھا جب فلیٹ کا دروازہ کھولتے عمر کہ ساتھ معراج آمین اور حیدر داخل ہوئے تھے۔۔

"السلام علیکم۔۔۔ فارا جوا نہیں کا انتظار کر رہی تھی چونک کر اپنی جگہ سے اٹھی اس سے قبل کوئی جواب دیتا کمرے کا دروازہ دھاڑ سے کھلتا محمش زور سے باہر آ کر گرا۔۔۔

"آآآ۔۔۔۔۔ مر گیا۔۔۔۔۔ محمش کراہ کر رہ گیا صنم ہاتھ میں تکیہ اٹھائے کمرے سے نکلی۔۔

"یہ تم دونوں اب کس بات پر لڑ رہے ہو؟ حیدر نے گھورتے ہوئے دونوں سے کہا جب جائش جو اوپن کچن میں کھڑا دودھ مگ میں انڈیل رہا تھا دھیرے سے مسکرایا۔

"حیدر بھائی جاتے وقت اپنے بھائی کو ساتھ لے جائیے گا کیونکہ میں آج جائش بھائی اور ابلاج کہ ساتھ روکنے والی ہوں۔۔

"کوئی ضرورت نہیں ہے گھر میں کسی نے پوچھ لیا تو پہلے ہی ان صاحب کی حالت پر ترس کھا کر بیڑا غرق کر لیا ہے اب اور نہیں۔۔۔ آمین نے منہ بنا کر صنم کو جواب دیتے جائش کو دیکھا جسکے لبوں سے مسکراہٹ جدا نہیں ہو رہی تھی آمین کی بات پر اس نے غصے سے اسے گھورا۔۔ آخر کو ساری فساد کی جڑ وہی تھا۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کمرے میں داخل ہوتے ہی اسکی نظر سامنے بیڈ کراؤں سے ٹیک لگائے نیم دراز اپنی لاج کو دیکھا تو ایک بار پھر مسکرا دیا۔۔

"لاج چلو یہ دودھ ختم کرو۔۔ جائش نزدیک آتا مگ اسکی جانب بڑھاتے ہوئے بولا جس نے خفگی سے اسے دیکھا تھا۔۔

"اب ایسے کیوں گھور رہی ہو؟ کہا ہے نہ کل چلیں گے۔۔ جائش اسکے گھورنے پر تسلی دیتے ہوئے بولا وہ مطمئن تھا کہ معراج نے کائنات بیگم اور ایرا کو حقیقت سے واقف

کر دیا تھا۔۔

"مجھے نہیں پینا دودھ آخر یہ سب کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی کوئی فلم چل رہی تھی جو اتنا برا ڈرامہ کیا گیا ہے۔۔۔ ابلا ج ہنوز ناراض تھی جانش نے بے بسی سے اسے دیکھا وہ کیسے اسے یقین دلائے کہ یہ سب ان چاروں شیطانوں کا کام تھا۔۔۔۔۔ اس سے قبل وہ کوئی جواب دیتا دستک دے کر چاروں آگے پیچھے اندر داخل ہوتے آرام سے وہیں آ کر بیٹھ گئے ابلا ج بے چہرہ پھیر لیا جبکہ جانش نے شکوہ کناں نظروں سے انھیں دیکھا۔۔

"اہم اہم۔۔۔ وہ دراصل سارا پلان میرا اور معراج کا تھا حیدر بھائی اور عمر بھائی تو بیچارے مفت میں مارے گئے۔۔۔ آمین نے میسنی سی شکل بنا کر ابلا ج کو دیکھا جس نے اسکی بات پر گھور کر دیکھا تبھی کمرے میں فارا داخل ہوئی۔۔

"دونوں چلے گئے؟ عمر نے اسے دیکھ کر محمش اور صنم کہ متعلق پوچھا فارا نے گہری سانس بھرتے سر اٹھاب میں ہلایا۔۔

"میں دوسرے کمرے میں جا رہی ہوں احمر اکیلا ہے۔۔۔ فارا ایک نظر سب پر ڈالتی ابلا ج کو مسکرا کر دیکھتی کمرے سے نکل گئی اسکے جاتے ہی ابلا ج نے کڑی نظروں سے آمین کو گھورا۔۔

"اب بتاؤ گے ذرا یہ سب کرنے کی کیا ضرورت تھی وہ بھی اپنے اتنے خاص دن پر۔۔۔ ابلا ج سخت ناراض تھی اس سے۔۔۔ آمین کے تاثرات یکدم سنجیدہ ہوئے جبکہ اسکی کلاس لگنے پر سب کہ چہرے پر دبی دبی مسکراہٹ تھی۔
لیکن سامنے بھی آمین تھا مجال تھی جو کوئی اثر لیتا۔۔۔

"آہ۔۔۔ ٹھیک ہے پھر سنیں لیکن بیچ میں کسی بے ٹوکا تو پھر نہیں بتاؤں گا۔۔۔ آمین شاہانہ انداز میں بیٹھتے ہوئے ایک نظر سب کو دیکھ کر بولا عمر نے گھورتے ہوئے اسکے سر پر چپت لگائی۔۔۔

"شادی تو چلو ٹھیک تھی لیکن اب جو یہ ساری کچھڑی پکی ہے اس میں تڑکا سب سے پہلے چاچی نے ہی لگا لگا ہے۔۔۔ عمر کہ ڈپٹ کر اسے کہنے پر سب ہنسنے۔۔۔ آمین نے منہ بنایا پھر ابلا ج کو دیکھا۔۔۔

"آپ کو یاد ہے ولیمے کی اگلی صبح امی نے آپ کو روکا تھا؟ میں نے اس دن اتفاق سے سب سنا اس سے قبل میں جائش بھائی کو بتاتا ماہ رخ نے سب بتا دیا۔ خیر آج جو بھی ہو اوہ امی کو احساس دلانے کے لئے کیا۔۔۔ فارانے وہ باتیں سنی تھیں جو امی بے جائش بھائی کہ جانے کہ بعد آپ سے کیں اور تبھی ہم نے ہسپتال میں ڈاکٹر سے جھوٹ کہنے کو کہا آپ صدمے سے بیہوش ہوئیں تھیں لیکن کب تک اللہ نہ کرتا اگر آگے آپ کا نروس

بریک ڈاؤن ہو جانا کچھ بھی ہو سکتا تھا اس لئے یہ سب کرنا پڑا۔۔۔ آمین مزے سے
 سب بتا کر خاموش ہو جائش کونا جانے کیوں ہنسی آنے لگی جسے تیزی سے چھپا گیا۔۔
 "مجھے کیوں نہیں بتایا اس وقت خبیث شخص۔۔۔ جائش کو یکدم ہی اپنا غم یاد آیا تو
 مسکراہٹ غائب ہوئی

"آپ تو چپ رہیں۔۔۔ خود کون سا کم ہیں۔۔۔ ابلاج نے گھورتے ہوئے جائش کو دیکھا
 جو صدمے سے اسے دیکھنے لگا۔۔

"ہا ہا ہا۔۔۔ ویسے ابلاج سہی پہچانا ہے تم نے آج اسے۔۔۔ حیدر نے ہنستے ہوئے اسے
 داد دی تھی۔۔۔

"اچھا اچھا اب کوئی بحث مت شروع کریں میری فلم ابھی باقی ہے۔۔۔ آمین نے
 ہاتھ کھڑے کرتے ان سب کو ٹوکا تھا۔۔۔

"ابے تیری۔۔۔ عمر نے دوبارہ آمین کہ چپت لگائی تھی سب سے زیادہ وہ گھن چکر بنا
 تھا۔۔

"ارے یار عمر بھائی ماریں مت اب میں ایک عدد بیوی کا شوہر بنا ہوں۔۔۔ آمین اپنے
 بالوں پر ہاتھ پھیرتا شرات سے بولا اس سے قبل وہ دوبارہ بات شروع کرتا دروازے
 پر بیٹل ہوئی تھی سب یکدم چونکے تھے بھلا اس وقت کون ہو سکتا تھا۔۔

"میں دیکھتا ہوں۔۔۔ عمر تیزی سے اٹھ کر باہر نخنہ چھوٹا سالانہ عبور کرتے جیسے ہی دروازہ کھولا محمش کہ ساتھ ہی دلاور، مدثر اور علی صاحب اور انور صاحب کو دیکھ کر اسکی سٹی گم ہوئی تھی سخت نظروں سے محمش کو دیکھا جس نے ڈھیٹوں کی طرف مسکراتے ہوئے گردن اکرٹائی جیسے دنیا کا عظیم کم سر انجام دیا گیا ہو۔۔۔"

"السلام علیکم۔۔۔ مری ہوئی آواز میں سلام کرتے اس نے انداز آنے کی جگہ دی تھی۔۔۔"

کتنی ہی دیر انور صاحب نے اسے اپنے سینے سے لگائے رکھا تھا کیسا معجزہ تھا ہاں انکے لئے معجزہ ہی تو تھا۔۔۔

آمین کو افسوس ہوا لیکن اگر وہ یہ سب نہ کرتا تو کیسے اسکی ماں کو اپنے کیے پر افسوس ہوتا۔۔۔

دلاور نے آگے بڑھ کر آمین کی گدی اپنے شکنجے میں لی اس سے قبل وہ چختا مدثر اور محمش نے مل کر اسے قابو کیا اور کمرے سے نکل گئے۔۔۔

"ابو امی ٹھیک ہیں؟ ابلاغ انکے سینے سے لگی پوچھ رہی تھی جب انور صاحب پورے دن میں پہلی بار مسکرائے۔"

"ہاں وہ بالکل ٹھیک ہے سو رہی ہے آرام سے۔۔۔ انور صاحب نے مسکرا کر بتایا جب علی صاحب نے آگے بڑھ کر اسکے سر پر ہاتھ رکھا ابلاج مسکرائی۔۔۔ جب نظر خالی کمرے پر گئی۔۔۔"

"یہ سب کہاں گئے؟ ابلاج سے حیرت سے پوچھا جب فار اپنا ماتھا پیٹتی اندر داخل ہوئی "اففف اللہ میرے بچے کی نیند خراب کر دی ہے سب نے بچوں کی طرح ہنگامہ مچایا ہوا ہے لگ ہی نہیں رہا کہ رات کہ تین بج رہے ہیں۔۔۔ فار اچڑ کر کہتی ہوئی احمر کو صوفے پر لٹانے لگی جب ابلاج نے مسکراتے ہوئے اسے ٹوکا۔۔۔"

"فار احمر کو میرے پاس لیٹا دو تم بھی یہیں لیٹ جاؤ۔ ابلاج اسے مسکرا کر بولی جس نے جائش کو دیکھا جو مظلومیت سے ابلاج کو دیکھتا سر د آہ بھرتا کمرے سے نکلا تھا یعنی آج جائش مرتضیٰ صاحب بھی کمرہ بدر ہوئے تھے اپنی محبوب بیوی کہ ہاتھوں۔۔۔"

"ارے یار لعنتی آدمی جان لے گا کیا بچے کی اور تم معراج کہ بچے اپنے بہنوئی کو بچانے کہ بجائے مزے لے رہے ہو۔۔۔ آمین قالین پر اوندھے منہ گرا زور سے چیخ رہا تھا جبکہ دلاور اس پر بیٹھا بازو موڑ کر کمر سے لگایا ہوا تھا۔۔۔"

"امی کہتی ہیں کسی لڑائی کہ بچ میں کو دنے سے تیسرا بند اسینڈوچ بنتا ہے اسلئے"

معذرت۔۔۔ معراج سنجیگی سے جواب دیتا کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔ آمین کہ ساتھ حیدر وغیرہ نے بغور اسکی سنجیدگی دیکھتی تھی۔۔۔

"اسے کیا ہو گیا ہے دن بادن روتی ہوئی شکل بنائے گھومنے لگا ہے۔۔۔ محمش نے پر سوچ انداز میں کہتے کندھے اچکائے جب آمین دلاور کی گرفت کمزور ہوتے ہی پوری جان سے اٹھا کہ دلاور پیچھے کی طرف گرا تھا اس سے قبل وہ پھر پکڑتا آمین پھرتی سے وہاں سے کمرے کی سمت بھاگا۔۔۔

دلاور خود کو سمبھلتے ہی اسکے پیچھے بھاگا تھا۔

ابلاج آپی آپ کو نیند کا انجکشن دیا گیا تھا اور پھر ہم نے۔۔۔ آمین روکا ایک نظر سب کو دیکھا ایک بار پھر وہ حقیقت بتا رہا تھا۔۔۔ دلاور ابلج کہ کندھے پر بازو جمائل کیے ساتھ ہی بیٹھا تھا جبکہ جائش آمین کہ ساتھ بیٹھا دونوں کو گھورنے میں مصروف تھا۔۔۔

"جلدی بتاؤ گے اب تم۔۔۔۔۔ جائش نے یکدم اسکے چپ ہونے پر تپ کر کہا تھا۔۔۔

"ہاں تو بتا تو رہا ہوں بس گھر میں دکھانے کہ لئے جب ایسبوالینس سے نکالاتب تک ایک بار چہرہ دکھانے کہ لئے آپ کو دکھایا اس کہ بعد حیدر بھائی اور عمر بھائی نے نظر بچا کر

آپ کو فلیٹ لے آئے جائش بھائی کو بھی معلوم نہیں چلا تھا لیکن بتانا تو تھا وہ کام حیدر بھائی نے کر دیا جب یہ امی سے لڑ کر باہر نکلے تھے۔۔۔ بس اتنی سی بات تھی۔۔۔ آمین مزے سے بات مکمل کرتا ٹیک لگا کر بیٹھا جب تڑپ کا اچھل کر دور ہوا جائش خونخار نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا ایک بار پھر سب حقیقت جان کر اسے آگ لگی تھی۔۔۔

"ابلاج نے ناراضگی سے آمین کو دیکھا جو اسکے سامنے آ کر بیٹھ گیا تھا۔۔۔
"سوری بھابھی مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا لیکن جو امی کر رہی تھیں ٹھیک نہیں کر رہی تھیں۔۔۔ آمین سر جھکا کر معافی مانگ رہا تھا ابلاج نے ایک نظر اپنے ابو کو دیکھا جو مسکرا رہے تھے۔۔۔

"آئیندہ کوئی الٹی سیدھی حرکت کی ناں تو سوچ میں ناراض ہو جاؤں گی۔۔۔ ابلاج نے نم آنکھوں نے آگے بڑھ کر اسکا کان کھنچا تھا جو مسکرا دیا تھا دلاور نے ایک بار پھر مسکرا کر کندھے پر اسکے کندھے پر مکا جڑا تھا۔۔۔

"چلنا چاہیے صبح ہونے والی ہے اب تو۔ حیدر کہتے ہوئے جگہ سے اٹھا
"ہاں بالکل چلیں۔۔۔ مدثر بھی اپنی جگہ سے اٹھا جب انور صاحب نے ابلاج کو ایک

بار پھر اپنے ساتھ لگایا۔۔

"چاچو ہم کل آئیں گے ملنے کہ لئے۔۔۔ جائش کی بپروہ مسکرائے جب اسکی اگلی بات پر سب چونکے سوائے عمر کہ۔۔۔

"جائش یہ کیا کہہ رہے ہو؟ علی صاحب نے حیرت سے اسے دیکھا جسکا چہرہ سپاٹ تھا۔۔

"میں نے ایسی بھی کوئی غلط بات نہیں کی میں عمر بھائی سے بات کر چکا ہوں میں اسی اپارٹمنٹ میں کرائے پر فلیٹ لے لوں گا جب تک ہم یہیں رہیں گے۔۔ یہ میرا آخری فیصلہ ہے کیوں چاچو آپکو نہیں لگتا مجھے پورا حق ہے کہ میں اپنی بیوی کو اپنے ساتھ رکھوں۔۔۔ سنجیدگی سے اپنا فیصلہ سناتا وہ انھیں دیکھنے لگا جو اسے دیکھتا رہنے کہ بعد مدہم سا مسکرائے تھے۔۔

گیارہ بجے کا وقت تھا سب لاؤنج میں موجود تھے رفعت بیگم کہ ساتھ فوزیہ بیگم بھی حیران و پریشان تھیں کہ آخر انور صاحب نے ایسی کون سی ضروری بات کرنی ہے کہ سب کو یوں بلایا تھا۔۔۔

رفعت بیگم کہ ساتھ فوزیہ بیگم نے بھی کل کی نسبت کائنات بیگم کو آج پر سکون دیکھا تھا۔۔۔ سدف بیگم بھی آج خوش تھیں۔۔۔

انور سب ٹھیک تو ہے کوئی آنے والا ہے کیا؟ بلا آخر مصطفیٰ صاحب نے انکا بار بار دروازے کی سمت دیکھنا نوٹ کرتے ہوئے پوچھ لیا۔۔۔

بے ساختہ سب نے انھیں دیکھا جب اچانک دروازہ کھولتے کوئی اندر داخل ہوا انور صاحب جو کچھ بولنے والے تھے چونک کر اپنی جگہ سے اٹھے فوزیہ بیگم حیران ہوئیں کہ عمر اور فارا کی آمد پر اتنی بے قراری۔۔۔ یہ کوئی پہلی بار تو آئے نہیں تھے۔۔۔

"السلام علیکم۔۔۔۔۔ کیسے ہیں آپ سب۔۔۔ عمر سب کو مسکرا کر دیکھتا سلام کرتے وہیں بیٹھا جب جائش احمر کو گود میں اٹھائے اندر داخل ہوا فوزیہ بیگم کہ ساتھ مصطفیٰ صاحب اور مرتضیٰ صاحب کو اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا تھا جائش نے احمر کا گال چومتے اسے نیچے اتارا پھر گردن موڑ کر ساتھ کھڑی ابلج کو دیکھا جو شرمندہ سی سب کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

"آپی۔۔۔۔۔ سب سے پہلے ایر اچختے ہوئے آگے بڑھ کر اس سے لپٹی تھی ان چاروں کہ علاوہ سب پر جوش سے آگے بڑھ کر اس سے مل رہے تھے جب سب سے پہلے مصطفیٰ صاحب کا سکتا ٹوٹا تھا۔۔۔

"یہ۔۔۔۔ یہ سب۔۔۔۔ مصطفیٰ صاحب کی زبان گنگ ہو گئی تھی جبکہ دونوں خواتین کا حال بھی ان سے کچھ مختلف نہیں تھا سوائے باقی گھر کہ۔۔۔"

"امی۔۔۔۔ ابلاج اپنی ماں کو دیکھتی لپٹ گئی سب سے مل کر جائش اسے لے کر صوفے پر بیٹھنے لگا جب فوزیہ بیگم تیزی سے دونوں کے قریب آئیں۔۔۔"

"ابلاج تم۔۔۔ تم زندہ ہو؟ فوزیہ بیگم فق ہوتے چہرے کہ ساتھ بولیں اگلے ہی لمحے وہ ہوا جس کا کبھی ابلاج نے گمان نہیں کیا تھا۔۔۔"

فوزیہ بیگم ساتھ بٹھتے ہی اسے گلے لگا چکی تھیں سب خوش گوار حیرانگی سے انھیں دیکھنے لگے جو ابلاج کو چھو کر یقین کرنے کی کوشش کر رہی تھیں۔۔۔"

رفعت بیگم بھی تیزی سے اسکی طرف آئی تھیں ابلاج تو بوکھلا ہی گئی تھی۔۔۔"

"اللہ تیرا شکر ہے مجھے اللہ نے معافی مانگنے کا موقع دیا ورنہ میں خود سے کبھی نظر نہیں ملا پاتی۔۔۔ مجھے معاف کر دینا ابلاج۔۔۔ فوزیہ بیگم کیا کہہ رہی تھیں اسے کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا حیرت در حیرت تھی جو وہ ان دونوں کو دیکھ کر ہو رہی تھی۔۔۔"

ابلاج کی نظر آئین پر اٹھی تھی جس نے اسکے دیکھنے پر فرضی کالر جھاڑے تھے۔۔۔"

ایرا کو ہنسی آنے لگی جس نے لب دبا کا مسکراہٹ چھپائی تھی کیونکہ وہ آمین کہ قریب ہی کھڑی تھی۔۔۔

لاؤنج میں خاموشی تھی آمین صوفے پر ابلاج کہ پاس بیٹھا ایک بار پھر اپنی فلم سنارہا تھا جیسے ہی اسکی فلم کا اختتام ہوا فوزیہ بیگم نے اپنے پیر سے چپل نکالی تھی جسے دیکھتا ہی وہ اسپرنگ کی طرح صوفے سے چھلانگ لگاتا بے اختیار ایرا کہ عقب میں ہوا تھا۔۔

جبکہ ایرا اسکی قربت پر ہی بوکھلا گئی تھی جب آمین نے اسے کندھے سے تھام کر اسے دائیں بائیں کرنا شروع کیا۔۔۔

ینگ پارٹی نئی تبدیلی پر بے یقینی سے آمین کو دیکھ رہے تھے جو فوزیہ بیگم سے بچنے کی بھرپور کوشش کر رہا تھا

"چاچی روکیں ہم ابھی آپکو اسے قابو کر کے دیتے ہیں۔۔۔۔۔ دلاور معراج کو اشارہ کرتے اسکی طرف بڑھا۔

"ایرا پکڑو آمین کو۔۔۔۔۔ سارا چیخ سب انکی حرکتوں سے محظوظ ہو رہے تھے مشعل صنم کہ ساتھ کھڑی سب کو بھاگتے دیکھ کر ہنس رہی تھی دوہی تو بہنیں تھیں وہ اس نے

کب دیکھ تھا اتنا بڑا خاندان۔۔۔ جہاں سب ایک دوسرے کے ساتھ غموں اور خوشیوں میں ساتھ کھڑے ہوتے تھے۔۔۔

ایر اسار کہ چیخنے پر بے اختیار آمین کا بازو دونوں ہاتھوں سے تھامتی تیزی سے نظریں جھکا گئی جو اسکے پکڑنے پر اسے گہری نظروں سے دیکھتا یکدم اپنا بازو جھٹکے سے نکال کر اسکی جانب جھکا۔۔۔

"تمہیں شوہر کا ساتھ دینا چاہیے لڑکی۔۔۔ آمین سرگوشی میں کہتا تیزی سے وہاں سے بھاگا تھا۔۔۔"

سب خوش گپیوں میں مصروف تھے جب فوزیہ بیگم جائش کہ قریب آئی تھیں۔۔۔
 "جائش بیٹا۔۔۔ فوزیہ بیگم نے اسکے سر پر ہاتھ رکھا جس نے نرمی سے انکا ہاتھ ہٹایا تھا سب انکی طرف متوجہ ہوئے تھے۔۔۔"

"ایر ابلاج کہ ساتھ پیکنگ میں مدد کر دو ہم کھانا گھر جا کر کھائیں گے۔۔۔ ابلاج کی بات سن کر سب نے حیرت سے اسے دیکھا ابلاج نے اپنی ماں کو دیکھا جو انور صاحب کو دیکھ رہی تھیں۔۔۔"

"یہ کیا کہہ رہے ہو بیٹا؟ کون سا گھر؟ مرتضیٰ صاحب نے تعجب سے جائش کو دیکھا جس نے گہری سانس بھری تھی فوزیہ بیگم ہنوز جہاں تھیں وہیں رہ گئیں تھیں۔

"پاپا میں اور ابلاج عمر بھائی کہ فلیٹ میں شفٹ ہو رہے ہیں۔۔۔

"لیکن کیوں؟ مصطفیٰ صاحب نے حیرت سے پوچھا۔۔

"کچھ عرصہ جب تک ابلاج ٹھیک نہیں ہو جاتی ویسے بھی کوئی اتنا دور نہیں ہے۔۔ میں

سب بات کر چکا ہوں چاچو کو بھی کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔ جائش جیسے سب تہہ

کیے بیٹھا تھا ابلاج خاموش تھی فوزیہ بیگم اسکی بات سنتی تیزی سے وہاں سے گئی

تھیں۔۔۔۔

ابلاج کو دکھ پہنچا تھا جبکہ جائش کہ لئے بھی یہ فیصلہ کرنا مشکل لگ رہا تھا۔

"تو ٹھیک ہے پھر میں بھی وہیں چلتا ہوں ایک کمرہ مجھے بھی دے دیجئے گا وہیں پڑا رہوں

گا اپنی بیوی کہ ساتھ۔۔۔ محمش صنم کو آنکھ مارتا جائش سے بولا اس سے قبل کوئی جوابی

حملہ کرتا مصطفیٰ صاحب کی سنجیدہ آواز پر صنم نے خونخار نظروں سے اپنے فسادی کو

دیکھا جبکہ سب نے مسکراہٹ دبائی تھی۔۔

"علی تمہیں تو کوئی اعتراض نہیں ہے نہ؟ مصطفیٰ صاحب کی بات پر علی صاحب

مسکرائے۔

"مجھے کیا اعتراض ہوگا اچھا ہے دونوں بھائی ساتھ رہیں گے پھر صنم اب بیوی ہے اسکی جہاں مرضی لے جائے۔۔۔ علی صاحب کی بات پر محمش نے خوش ہوتے کنکھیوں سے صنم کو دیکھا جو اسے کچا چبانے کہ در پر تھی۔۔۔ ابلاج نے صنم کہ تاثرات دیکھے تو مسکرا کر اسے متوجہ کیا۔۔۔

"صنم اگر نہیں جانا چاہتی تو۔۔۔"

"ارے نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔ میں جاتی ہوں پیکنگ کر لیتی ہوں۔۔۔ صنم مسکرا کر کہتی ہوئی نظروں سے دھمکی دیتی وہاں سے پلٹی سد ف بیگم مسکراتی ہوئیں سارا کہ ساتھ صنم کہ پیچھے بڑھ گئیں محمش نے ڈرتے ڈرتے اپنی ماں کو دیکھا جو اسے گھورتے ہوئے چہرہ پھیر گئیں تھیں۔۔۔"

"ماہ رخ جلدی کرو یا۔۔۔ حیدر گاڑی میں بیٹھا کھڑکی سے منہ باہر نکال کر چیخا جبکہ دلاور تیزی سے پچھلا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ چکا تھا

"تم کہاں؟ حیدر نے چونک کر پیچھے پلٹ کر اسے دیکھا جب دانین بھی ساتھ آ کر بیٹھی۔

ٹک ٹک کی آواز پر فوزیہ نے وارڈروب بند کیا۔۔

"جار ہے ہو؟ فوزیہ بیگم پوچھتی ہوئیں پلٹیں سامنے ہی ابلاغ کھڑی انہی کو دیکھ رہی تھی۔۔

"امی میں انھیں سمجھاؤں گی ابھی وہ ناراض ہیں۔۔ ابلاغ کو سمجھنا آیا کیا کہے جائش نے تو اسے بھی سختی سے جھڑک دیا تھا۔۔

فوزیہ بیگم اسکی بات پر ٹھنڈی سانس لیتیں چلتے ہوئے اسکے سامنے جا کیں۔۔

"ہر ماں اپنی اولاد کے لئے بہتر سے بہتر سوچتی ہے اگر میں نے اپنے بیٹے کے لئے ایسی ہمسفر سوچ لی جو اسکے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چل سکے تو کیا غلط کیا؟ ہاں میں مانتی ہوں میری باتیں بہت زیادہ تلخ تھیں، میں اپنے بیٹے کے لئے خود غرض ہو گئی تھی لیکن شاید میں غلط تھی، میرا بیٹا تمہارے ساتھ خوش ہے تبھی تو آج وہ مجھے چھوڑ کر جا رہا ہے۔۔

"نہیں امی وہ اپنی ماں کو کیسے چھوڑ سکتے ہیں ماں کی محبت کا تو نعم البدل ہے ہی نہیں، پر امی قدم سے قدم ملانے والے بھی کبھی ناکبھی اپنے قدموں کی رفتار بڑھا کر ساتھ چلنے والے کو پیچھے چھوڑ کر آگے بڑھ جاتے ہیں، میں قدم سے قدم ملا کر نہیں ایک قدم

پچھے رہنا چاہتی ہوں۔۔۔ فوزیہ بیگم کی بات پوری ہونے پر ابلاج اپنی بات کرتی انھیں دیکھنے لگی۔

"باتوں سے زندگی نہیں گزر جاتی ابلاج کل کو اولاد ہوگی تو کیا اسکی ذمہ داری بھی میرے بیٹے کو دو گی۔۔۔"

"یہ آپ کا مسئلہ نہیں ہے امی دوسرا اولاد ماں باپ دونوں کی ذمہ داری ہوتی ہے۔۔۔۔۔ جائش کی آواز پر دونوں چونکی جو جانے کب وہاں آیا تھا۔"

"یہ میرے بیٹا کا مسئلہ ہے اور میں تمہاری ماں ہوں جائش مجھے دکھ ہوتا

ہے۔۔۔۔۔ فوزیہ بیگم بھگے لہجے میں کہتیں رخ پھیر گئیں۔۔۔"

"پلیز جائش۔۔۔ ابلاج نے یکدم اسے ٹوکا۔۔۔"

"امی ہم آجائیں گے واپس آپ فکر مت کریں میں اپنی ذمہ داریوں سے کبھی نہیں بھاگوں گی۔۔۔۔۔ ابلاج کہتے ساتھ انکی پشت کو دیکھتی رہی پھر جائش کو دیکھا جس نے لب بھیچ لیے تھے۔"

فوزیہ بیگم کہ آنسو بہہ نکلے دروازہ کھولنے کی آواز پر وہ تیزی سے پلٹ کر دونوں کی سمت بڑھیں جو انکو دیکھ کر روک گئے تھے۔

"ابلا ج بیٹی میرے بیٹے کا خیال رکھنا، آتے جاتے رہنا۔۔۔ فوزیہ بیگم اسکا گال چھوتے ہوئے کہتیں جائش کو دیکھنے لگیں جو نظریں جھکائے ضبط سے کھڑا تھا۔

"اللہ حافظ امی۔۔ اپنا خیال رکھیے گا۔۔ جائش انھیں کہتا ابلا ج کو لے کر کمرے سے نکل گیا۔۔ فوزیہ بیگم کو اپنے کیے پر آج شدت سے افسوس ہوا تھا اپنی ہی وجہ سے آج وہ اسے خود سے دور کر چکی تھیں جانے یہ دوریاں کب تک قائم رہنی تھیں۔۔۔۔۔

رات کہ گیارہ بج رہے تھے ابلا ج صنم کہ ساتھ ٹی وی لاؤنج میں بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی تھی جبکہ جائش اور محمش نیچے سب کو چھوڑنے گئے تھے۔۔۔

"ابلا ج آپ کی کیا بات ہے؟ آپ پریشان لگ رہی ہیں۔۔۔ صنم جو کب سے اسے ایک ہی زاویے پر بیٹھا دیکھ رہی تھی پوچھ بیٹھی۔

"صنم یہ سب میری وجہ سے ہو رہا ہے ناکاش میں بیہوش نہ ہوئی ہوتی کاش میں ایسی نہ ہوتی تو شاید یہ سب نہ ہوتا، مجھے جائش کا فیصلہ پسند نہیں آیا لیکن میں کسی کو سمجھا نہیں پا رہی ہوں۔۔۔ ابلا ج نے بے بسی سے اسے دیکھتے ہوئے کہا جب فلیٹ کا بیرونی دروازہ کھولتے جائش اور محمش اندر داخل ہوئے ابلا ج نے تیزی سے خود کو سمجھالا۔۔

"آرام کرو تم دونوں بھی۔۔۔۔۔ جائش محمش اور صنم سے کہتا ابلاج کہ سامنے آ کر روکا۔۔۔"

"شب بخیر۔۔۔۔۔ صنم محمش کہ اشارے پر ناک چڑھا کر دونوں سے کہتی اٹھ کر کمرے کی طرف بڑھ گئی محمش بھی اسکے پیچھے ہی کمرے کی جانب بڑھ گیا تھا ابلاج گردن گھما کر دونوں کو جاتا دیکھ رہی تھی جب جائش اسکی گود میں سر رکھتا ہاتھ بڑھا کر تھوڑی سے پکڑ کر اسکا رخ اپنی جانب کر چکا تھا۔

"ناراض ہو؟"

"ہاں۔۔۔۔۔ جھٹ سے جواب دیتے ابلاج اسے دیکھنے لگی جو اسکی بات پر اٹھ کر بیٹھتا اسکا چہرہ تھام کر اپنے نزدیک کرتا اسے دیکھنے لگا تھا۔۔۔"

"میں خود بھی اس طرح سب سے دور رہنا پسند نہیں کرتا ابلاج لیکن جو کچھ ہو رہا تھا اسکے لیے یہی بہتر ہے۔۔۔ زیادہ مت سوچو دور رہنے سے رشتوں میں محبت عزت و احترام ختم نہیں ہوتا جو رشتے فاصلے بڑھ جانے سے ختم ہو جاتے ہیں پھر وہ اچھا ہے کہ ختم ہی ہو جائیں کیونکہ ایسے رشتے ضرورت کہ ہوتے ہیں احساس کہ نہیں۔۔۔۔۔ اب تم ساری فکریں چھوڑو ادھر آؤ۔۔۔۔۔ بات مکمل کرتا جائش آخر میں شرارت سے کہتا جھک کر اسکی گردن پر لب رکھ چکا تھا۔۔۔۔۔ ابلاج بوکھلا گئی۔۔۔۔۔"

"جائش محمش اور صنم میں سے کوئی آجائے گا۔ ابلاج نے سٹپٹا کر اسے پیچھے کیا۔
 "تمہیں لگتا ہے وہ دونوں ابھی باہر آئیں گے۔۔۔ جائش نے ذومعنی لہجے میں اسے دیکھتے
 ابلاج کے لبوں پر انگلی سے دستک کہ انداز میں حرکت کی اس سے قبل وہ کوئی گستاخی
 کرتا کمرے کا دروازہ کھولتے ہی محمش تیزی سے بھاگا جب پشت پر تکیہ آکر
 لگا۔۔۔ اچانک ہوئی آفتاد پر دونوں تیزی سے پیچھے ہوئے۔۔۔
 "کیا ہو رہا ہے اب؟ تم دونوں جنگ کرتے بارڈر کر اس کیوں کر دیتے
 ہو۔۔۔۔۔ جائش نے گھورتے ہوئے دونوں کو دیکھا صنم تیزی سے جائش کے پاس
 آئی۔۔۔۔۔
 "یہ فضول میں مجھے کمرے میں ڈرا رہے ہیں کہ عمر بھائی نے ایک بار کمرے میں پائل
 کی آواز سنی تھی اب انہیں بھی آوازیں آرہی ہیں۔۔۔۔۔ صنم کی شکایت پر دونوں نے ہنسی
 دبائی جبکہ ابلاج نے جھٹکے سے صنم کو دیکھا۔۔۔
 "ارے محمش کیا ضرورت تھی یہ بتانے کی بیوقوف۔۔۔۔۔ آواز تو ایک بار مجھے بھی آئی
 تھی لہ۔۔۔۔۔ یکدم ہی جائش کی زبان کو بریک لگا تھا وہ تو بھول ہی گیا تھا کہ ابلاج
 بھی ایسی باتوں سے کتنا ڈرتی ہے۔۔۔۔۔ جائش کو اپنی سنگین غلطی کا احساس ابلاج کو دیکھ
 کر ہوا تھا جبکہ صنم تیزی سے ابلاج کے پاس جا کر چپک گئی تھی۔۔۔۔۔"

"سنا تم نے صنم میں سچ کہہ رہا تھا کہ ہمارے اس آشیانے میں پہلے ہی اپنی ڈیڑھ انچ کی مسجد بنا کر بیٹھی ہے چڑیل پر نہیں میری تو تم سنتی نہیں ہو۔۔۔ لڑاکا عورتوں کی طرح اپنے نیک شریف شوہر کو دھکے مار رہی ہو۔۔۔ محمش کو تو جیسے موقع مل گیا تھا دونوں کہ خوفزادہ تاثرات دیکھے بنا اپنی بات مکمل کرتا دھپ سے صوفے پر بیٹھ گیا جائش کا دل چاہا اپنا سر پیٹ لے۔۔۔

"چپ بے خبطی آدمی وہ تو میں۔۔۔۔۔"

"مجھے نہیں رہنا یہاں۔۔۔۔۔، یکدم جائش کی بات کاٹتے ابلاغ نے حتمی فیصلہ سنایا تھا۔۔۔۔۔

جبکہ ساتھ چپک کر بیٹھی صنم نے بھی جھٹ زور و شور سے سر کو ہلایا تھا محمش نے اسے گھورا پھر نظر گھوما کر جائش کو دیکھا جس نے گہری سانس لی تھی۔

"میں مذاق کر رہا تھا یا ایسا کچھ نہیں ہے اس جھوٹے کی باتوں میں مت آؤ۔۔۔"

"کیا؟ میں جھوٹا؟ اگر آپ کو معلوم تھا کہ میں جھوٹ کہہ رہا ہوں تو خود کیوں آگے سے آپ نے کہا۔۔۔ ہاں ایک بار میں نے بھی سنی تھی۔ جائش کی بات سنتے ہی وہ اسپرنگ کی طرح اپنی جگہ سے کھڑا ہوتے ہوئے بولتا آخر میں اسکی نقل اتارنے لگے

جانش نے تپ کر اسے گھورا جبکہ صنم اور ابلان کبھی ایک دوسرے کو دیکھتیں تو کبھی ان دونوں کو جو ایک دوسرے پر گولے برسارہے تھے۔۔۔

" ابلان آپنی مجھے لگ رہا ہے وہ پائل والی چڑیل مردوں پر ڈورے ڈالنے آتی ہے، ایسا کرتے ہیں میں آج آپکے کمرے میں رہتی ہوں۔۔۔ ہو سکتا ہے وہ پھر آئے۔۔۔۔۔ صنم عجیب و غریب منطق لائی تھی ابلان کا خوف بھک سے اڑا تھا۔۔۔ چڑیل مطلب عورت۔۔۔۔۔ غصے سے اسکا چہرہ سرخ ہونے لگا۔۔۔

" جانش۔۔۔۔۔ غصہ سے چیختے اس نے جانش کو دیکھا صنم کہ ساتھ دونوں نے حیرانگی سے اسے دیکھا تھا جو جانش کو ایسے گھور رہی تھی جیسے اسکے سامنے جانش نہیں سچ میں چڑیل آکھڑی ہو۔۔۔۔۔

" کیا ہوا تم ٹھیک تو ہو؟ جانش اسکے سرخ ہوتے چہرے کو دیکھ کر گھبرا کر اسکے سامنے بیٹھا تھا محمش اور صنم بھی سب بھول بھال کر پریشان ہو گئے تھے جو تیوری چڑھائے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

" میں یہاں نہیں رہوں گی سنا آپ نے۔۔۔۔۔ مجھے لگتا ہے آپکے دماغ پر اس کا قبضہ ہو گیا ہے جو آپ مجھے یہاں لے آئے لیکن میں یہ کبھی ہونے نہیں دوں گی چلیں ہم ابھی یہاں سے جائیں گے۔۔۔۔۔ ابلان سختی سے کہتی ہوئی اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی تھی

تینوں سکتے میں اسے سن رہے تھے وہ کیا کہہ رہی تھی انکے واقعی پلے نہیں پڑا تھا جب
اچانک صنم کو اپنی بات یاد آئی۔

"ابلاج آپنی میں تو یہ کہہ رہی تھی ہو سکتا ہے وہ۔۔۔"

"ایک منٹ صنم یہ کیا بات کر رہی ہو؟ آخر تم دونوں مذاق کو اتنا سنجیدہ کیسے لے سکتی ہو
اور تم ابلاج ہم یہاں سے نہیں جائیں گے نہ ہی یہاں کوئی جن بھوت ہے

سمجھی۔۔۔ جائش اسکی ادھی ادھوری بات سمجھتے ہی اچھا خاصا جل بھوں گیا تھا محمش جو
اسکی بات پھر رد کرنے والا تھا جائش کی حالت دیکھ کر قہقہہ لگا بیٹھا صنم نے خفگی سے

اسے دیکھا تھا۔۔۔ جبکہ ابلاج جائش سے ناراض ہوتی اپنے کمرے کی سمت بڑھ گئی
تھی۔۔۔

"اففف! استغفر اللہ جن بھوتوں سے بھی جیسی ہو رہی ہے بیچارے۔۔۔ محمش کہتے
ساتھ سکون سے صوفے پر نیم دراز ہوا تھا۔۔۔"

"جن بھوت نہیں چڑیلوں کا ویسے بیٹا تم اپنی خیر مناؤ ابلاج تو پھر میری معصوم چڑیا ہے
لیکن اگر صنم نے تمہارے منہ سے چڑیلوں کہ لئے "بیچاری" لفظ سنا سیدھا کمرہ نہیں

گھر سے باہر نکال دے گی اور فکر مت کرو میں اسکی پوری مدد کروں گا۔۔۔ جائش

مزے سے اسے کہتا کمرے کی سمت بڑھا لیکن آگے کمرہ اندر سے لاک تھا عقب سے آتے جناتی قہقہوں نے اسے جلا کر خاک کر دیا تھا۔

"ہا ہا ہا آجائیں اب آپ بھی یہ دروازہ کل ہی کھولے گا۔۔ فکر مت کریں ہم مل کر سمجھائیں گے ورنہ چڑیل تو ہے کمپنی دینے کہ لئے۔ محمش شرارت سے آنکھ دبا کر جانے لگا جب کمرے کا دروازہ کھولتے صنم باہر آئی۔۔

"بہت شوق ہے چڑیل کہ ساتھ رہنے کا، میں بھی دیکھتی ہوں آج آپ کو اور اس چڑیل کو، چلیں اب۔۔ صنم گھورتے ہوئے اسے کہتی اپنے کمرے کی سمت بڑھ گئی جبکہ محمش کی شکل دیکھ کر بمشکل اپنی ہنسی دبا تا وہ اندر بڑھ گیا تھا۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رات کا دوسرا پہر تھا جب ابلا ج پیاس لگنے کی وجہ سے نیند سے بیدار ہوئی تھی۔۔ ایک نظر گہری نیند میں سوئے جائش کو دیکھا پھر اٹھ کر جانے لگی جب اپنے ہاتھ میں کھنچاؤ محسوس کرتے چونکی پلٹ کر جائش کو دیکھا جو جاگ چکا تھا۔

"کہاں جا رہی ہو؟

"پانی پینے۔۔۔ ابلاج کہ جواب پر اس بے ابلاج کی کلائی کہ ساتھ اپنی کلائی کو دیکھا جسے ابلاج نے ہی ڈر کر ہتھکڑی کی طرح لپیٹا تھا یہ بھی جائش ہی کا آئیڈیا تھا کہ وہ خوف کہ زیر اثر سے نکل جائے گی۔۔۔"

"رو کو میں لاتا ہوں۔۔۔ جائش ڈوپٹہ نکالتا ٹھننے لگا جب اس نے جائش کو روکا۔۔۔"

"ارے یار قسم سے کوئی مخلوق نہیں ہے محمش اسے ڈرا رہا تھا اور میں نے بھی جا کر اپنا پیر اس کلہاڑی پر مار دیا۔۔۔ جائش نے آخر میں منہ بنایا ابلاج کی ہنسی چھوٹ گئی۔۔۔"

"ہاں ہنسو ہنسو میرا رومانس کا بیڑا غرق کر کہ رکھ دیا دنیا کہ عجیب و غریب میاں بیوی نے۔۔۔ جائش اسکے ہنسنے پر کہتے ہوئے اٹھ کر کمرے سے نکل گیا جبکہ ابلاج ہنستی ہوئی نیم دراز ہو گئی تھی۔۔۔"

"آمین کیسا بنا ہے؟ داینین نے آمین کو دیکھتے ہوئے پوچھتے ایرا کو دیکھا جو خود بھی آمین کو آلوکا پر اٹھا کھاتے دیکھ رہی تھی ماہ رخ نے مسکرا کر انھیں دیکھا پھر چائے کا کپ حیدر کہ سامنے رکھا۔۔۔"

آمین جو رغبت سے پراٹھے پر ٹوٹ پڑا تھا کہ آلوکا پر اٹھا سے بچپن سے بہت پسند تھا اور ناشتے میں ہی اپنی پسندیدہ چیز مل جانا سے سرشار کر گیا تھا۔۔۔"

"ہمم۔۔۔۔ بہت ہی لذیذ ہے بہن ایک اور ملے گا۔۔۔ آمین کھلے دل سے تعریف کرتا سے بولا ایر کی مسکراہٹ گہری ہو گئی۔۔۔

"میں ابھی لاتی ہوں۔۔۔ ایر اچھک کر کہتی تیزی سے وہاں سے گئی تھی سب خاموشی سے مسکراتے ہوئے انھیں دیکھ رہے تھے آمین کا نوالہ لے جاتا تھا یکدم روکا تھا۔۔۔

"یہ آپ نے بنایا ہے؟ آمین نے تصدیق کرنا چاہا دلا اور اور حیدر دونوں نے بیک وقت اسے دیکھا تھا۔۔۔

کچھ تو تھا جس کی پردہ داری ہے۔۔۔۔ دلا اور خود کلامی کرتا کچھ سوچ کر شیطانی مسکراہٹ سے اسے دیکھنا شستے کی جانب متوجہ ہوا۔۔۔

"نہیں یہ ایر نے بنائے ہیں۔۔۔ دانیل خوشی خوشی بتانے لگی آمین نے ایک نظر سب پر ڈالی جب ایر اپراٹھالئے وہاں پہنچی تھی آمین نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا ایر اچھک کر پر اٹھا بنا کر لائی تھی اسکے اس طرح دیکھنے پر اداس ہو گئی۔۔۔

"تھینکس۔۔۔ آمین نے کہتے ساتھ اسکے ہاتھ سے پر اٹھا لیا ایر اکا دل یکدم اچاٹ ہوا تھا کیا ہو جاتا اگر وہ مسکرا کر تھینکس کہہ دیتا سب کہ ساتھ ہنسی مذاق کرنے والا اس سے ہمیشہ بیزار رہتا تھا۔۔۔۔،

کمرے کا دروازہ کھولتی وہ تیزی سے بیڈ کی جانب بڑھتی اوندھے منہ گری تھی۔۔۔ تکیے کے نیچے دونوں بازو لے جا کر سر تکیے پر رکھے وہ آئین سے پکاپکانا راض ہونے کا ارادہ کر رہی تھی جب قدموں کی آواز پر اس نے منہ پھلایا۔

"میں نے کہا تھا آپ سے بھا بھی آئین بہت سڑیل ہیں میرے معاملے میں۔۔۔ ایرا داینین کی آمد کا سمجھ کر کہتی اٹھ کر بیٹھی بے دلی سے اپنا جوڑا کھولا تھا جو ابلاغ کی طرح گرمی لگنے کی وجہ سے یا کام کہ دوران باندھ لیتی تھی۔۔۔

ٹک کی آواز کہ ساتھ دروازہ بند ہوا تھا ایرا یکدم ٹھٹھکی۔۔۔ زبان دانتوں تلے دباتے اس نے آنکھوں کو میچا۔

"اففف اللہ پلیر آئین نہ ہوں۔۔۔۔۔"

"ایسی دعائیں مت مانگا کرو لڑکی۔۔۔ تم اب میری دسترس میں ہوں اور میں اپنی کوئی بھی چیز کسی کو دینا پسند نہیں کرتا۔۔۔۔۔ جتنی جلدی تم یہ بات اپنے ننھے سے دماغ میں حفظ کر لو اتنا چھاپے۔۔۔ ایرا کہہتے ہی آئین کی سرگوشی اپنے کان کہ نزدیک سنی تو ہتھیلی بھگنے لگیں۔ آئین اپنی بات مکمل کرتا اس کہ پشت پر بکھرے بالوں پر آہستگی سے ہاتھ پھیرتا انھیں پکڑ کر ایرا کا رخ اپنی جانب گھوما چکا تھا ایرا نے سہم کر اسے

دیکھا اس سے قبل وہ کچھ سمجھتی آمین نے آگے پڑھ کر اسکی پیشانی پر شدت سے لب رکھے تھے ایراسن ہو گئی تھی۔۔۔

”تھینکس۔۔۔۔ آمین پیچھے ہوتا اسکی لرزتی پلکیں حیا سے متمتا ناچہرا جو اسکی قربت سے دہک گیا تھا دیکھنے لگا

”اب بھی شکایت ہے مجھ سے؟ آمین نے تھوڑی کہ نیچے دو انگلیوں سے ایرا کا چہرہ اُونچا کر کہ پوچھا تھا۔

”ہاں۔۔۔۔ بے اختیار اسکی زبان سے پھسلا تھا آمین کی آنکھیں پھیلیں۔۔۔ سرد آہ بھرتا اٹھ کھڑا ہوا ایرا نے چونک کر اسے دیکھا جو سنجیدگی سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

”رخصتی کی تیاری شروع کرو محترمہ تمہاری شکایتوں کو میں اطمینان سے سنوں گا۔۔۔ اور ہاں آج سے کالج میں خود لینے اور چھوڑنے جاؤں گا۔۔۔ آمین اس پر ایک بار پھر دھماکہ کرتا کمرے سے چلا گیا تھا جبکہ وہ اسکے پل پل بدلتے موڈ سے خائف ہو چکی تھی۔۔۔

اندھیرا ڈھلنے لگا تھا ایسے میں دانیل اور ماہ رخ لان میں بیٹھیں سارا اور ایرا کو ماہ رو اور
حیرم کو ساتھ کھیلتا دیکھتیں مسکراتی ہی تھیں

دانیل نے یکدم وقت دیکھا جہاں ساڑھے چھ کا وقت ہو رہا تھا سردیاں کا آغاز تھا ایسے
میں اندھیرا جلدی پھیلنے لگا تھا۔۔۔۔۔

"حورم آپ کی کب تک آئیں گی؟ دانیل نے وقت دیکھ کر ماہ رخ کو دیکھا جو خود پریشان سی
حورم کا نمبر مل رہا ہی تھی لیکن آگے سے نمبر بند جا رہا تھا۔۔۔ حورم صبح ہی حیرم کو یہاں
چھوڑ کر حیدر کہ ساتھ ہسپتال گئی تھی۔۔۔

"پتہ نہیں یا کیا ہوا ہو گا ایسا لگ رہا تھا وہ ابھی رو دے گی۔۔۔ حیدر بھی فون نہیں اٹھا
رہے ہیں۔۔۔ ماہ رخ اب جھنجھلا رہی تھی۔۔۔

جب حیرم بھاگتے ہوئے اسکے قریب آیا۔

"رخ آنٹی امی کب آئیں گی؟ حیرم نے ماہ رخ کہ پاس آ کر پوچھا جس پر دونوں نے
مسکراتے سے دیکھا حیدر نے ہی اسے رخ آنٹی بولنا سکھایا تھا۔۔۔

ساڑھے تین سال کا حیرم اپنے پھولے پھولے گالوں کو پھلا کر پوچھتا اور بھی زیادہ
کیوٹ لگ رہا تھا جب ماہ رو بھی چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا کر حیرم کہ پاس آئی۔

"بھائی۔۔۔ ماہ رو کی آواز پر وہ اسکی طرف متوجہ ہوا ماہ رخ نے شکر ادا کیا یہ پانچویں بار تھا جب ماہ رخ اسے تسلی بھی نہیں دینا چاہتی تھی۔۔۔"

صنم کچن میں محمش کہ ساتھ رات کہ کھانے کہ لیے سبزی بنا رہی تھی جب محمش نے ٹیڑے میڑے منہ بناتے اپنے ہاتھوں کو دیکھا۔۔۔

"مجھ سے نہیں گوندھا جا رہا آٹا۔۔۔ یہ تو پتی کھیر بنتی جا رہی ہے۔۔۔ محمش ہاتھ کو اونچا کرتے لئی سے کھلتے ہوئے بولا صنم جو دوسری طرف مصروف تھی آٹے کی بے حرمتی پر اسے غش پڑھ گئے۔۔۔"

"اففف اللہ محمش یہ کیا کر رہے ہیں۔۔۔ روٹی کھانی ہے نہ کہ 14 اگست کی جھنڈیاں سبانی ہیں۔۔۔ صنم تیزی سے اسکے قریب آ کر غصے سے کہتی محمش کو گھورنے لگی۔۔۔ جس نے منہ بنا کر اپنے ہاتھ اسکے گال پر ملے تھے صنم کا منہ حیرت سے کھول گیا۔۔۔"

"خود کر لو پھر یہ کام۔۔۔ ایک تو کب سے مکس کر رہا ہوں لیکن نہیں یہ بھی تمہاری طرح ان رومانٹک نکلا اس لئے غصے میں ٹھنڈے ٹھار پانی کی پوری بوتل ڈال دی لیکن

ڈھیٹ کا ڈھیٹ ہے۔۔۔ محمش آٹا کم پتلی لئی کو گھورتے ایسے شکایت لگا رہا تھا جیسے
ساری غلطی آٹے کی ہو۔۔۔

اس سے قبل وہ ہاتھ میں پکڑا چمچہ محمش کو جڑتی لاؤنج میں قدموں کی آواز پر دونوں باہر
نکلے سامنے ہی جائش اور ابلان اندر داخل ہوئے تھے۔۔۔ دونوں کہ چہروں پر تبسم پھیلا
تھا۔۔۔

"السلام علیکم۔۔۔ سب ٹھیک ہے نہ ڈاکٹر نے کیا کہا؟ صنم تیزی سے ابلان کہ پاس آئی
تھی جس نے مسکرا کر اسے دیکھا۔۔۔

"وعلیکم السلام ڈاکٹر نے آپریشن کا کہا ہے میں بہت خوش ہوں صنم ڈاکٹر نے امید دلائی
ہے ورنہ جب بھی گئی ہوں ناکامی رہی۔۔۔ ابلان خوشی سے اسکے گلے لگتے ہوئے بولی
مشمش نے جائش کو گلے لگا یا جب جائش کا موبائل بجا۔

جائش نے جیسے ہی موبائل پر نام دیکھا اسکی پیشانی پر لاتعداد بل نمودار ہوئے۔۔۔
"کس کا فون ہے۔

"کامران صاحب کا۔۔۔ ہنہ اتنی دولت ہونے کہ باوجود اپنے پیسوں کہ لئے اتنا رو
رہے ہیں جیسے اگریہ پیسے نہ ملے تو دنیا سے ہی نکال دیا جائے گا۔۔۔ جائش نے تلخی سی

کہا جب سے اس نے خود انہیں پیسے دینے کا وعدہ کیا تھا تب سے وہ اسے ہی فون کرتے تھے۔۔۔۔

جائش کی بات پر تینوں بھی سنجیدہ ہو گئے تھے۔۔

"جائش بھائی آپ مجھ سے ادھار لے لیں میں اپنی کمپنی سے لون لے لوں

گا۔۔۔ محمش نے اسے دیکھتے ہوئے کہا جس نے نفی میں گردن ہلائی تھی

"مطلب آپ مجھے اس قابل بھی نہیں سمجھتے۔۔۔ محمش بے اسکے انکار پر منہ بنایا تھا۔

جائش نے گہری سانس لیتے اسے دیکھا پھر ابلاج کو جو خود بھی ناراض لگ رہی تھی۔

"اچھا ٹھیک ہے لیکن۔۔۔

"لیکن ویکن کو چھوڑیں میں سب دیکھ لوں گا۔۔۔ ابھی آپ کو معلوم نہیں ہے کتنے

لوگ عزت کرتے ہیں میری۔۔۔ محمش فرضی کالر جھاڑتے ہوئے بولتا آٹے والے

ہاتھ بالوں میں پھیرتا یکدم روکا۔۔۔

جبکہ تینوں کی ہنسی بلند ہوئی۔۔

"شٹ میرے بال۔۔۔ محمش گھورتے ہوئے انھیں دیکھتا کمرے کی طرف بھاگ

گیا۔۔۔۔

"پاپا۔۔۔۔۔ حیرم حیدر کو دیکھتے ہی تیزی سے صوفے سے اٹھا۔۔۔ سب نے چونک کر دروازے کی سمت دیکھا۔۔۔"

"حیدر کہاں رہ گئے تھے بیٹا اور حورم بیٹی کہاں ہے؟ مصطفیٰ صاحب جو وہیں تھے فکر مندی سے پوچھنے لگے حیدر نے انہیں دیکھا چہرہ رونے کی چغلی کھا رہا تھا۔۔۔"

"سب ٹھیک ہے؟ ماہ رخ نے ڈرتے ڈرتے پوچھا کچھ غلط ہونے کا احساس پوری شدت سے ہوا تھا۔۔۔"

حیرم جو اسکی ٹانگوں سے لپٹا تھا سر اونچا کرتے اپنے پاپا کو دیکھنے لگا۔۔۔

"مشعل حیرم کو اندر لے جاؤ۔۔۔۔۔ حیدر حیرم کو تکلیف سے دیکھتا مشعل سے بولا جو تیزی سے حیرم کو لے کر وہاں سے گئی تھی۔۔۔"

"حورم۔۔۔۔۔ حیرم کہ جاتے ہی حورم خود کو گھسٹتی ہوئی اندر داخل ہوئی تھی اسکی اجڑی۔ حالت دیکھ کر سب کو دھچکا لگا تھا ماہ رخ تیزی سے اسکے پاس گئی تھی۔۔۔"

"حورم حیدر بھائی ٹھیک ہیں؟ سب۔۔۔۔۔ سب ٹھیک ہے؟ ماہ رخ نے خوفزدہ لہجے میں پوچھا تھا باقی گھر والے بھی وہیں آچکے تھے کہ کھانے کا وقت ہو چکا تھا۔۔۔"

"بزدل۔۔۔۔۔ سرگوشی نما آواز پر سب نے حورم کو دیکھا۔۔۔"

"حورم۔۔۔"

"بزدل۔۔۔ بزدل۔۔۔۔۔ وہ بزدل نکالا۔۔۔ بزدل۔۔۔ حورم ایک ہی لفظ دوہراتی
آنسوؤں سے لبریز نگاہوں سے اسے دیکھتی پیچھے کی جانب بڑھی۔۔
سب اپنی اپنی جگہ ساکت ہو چکے تھے۔"

"بزدل۔۔۔۔۔ وہ بزدل نکلاماہ رخ۔۔۔ میری محبت بزدل

نگلی۔۔۔۔۔ آآآ۔۔۔ بزدل حیدر درانی بزدل نکلا وہ بزدل

نکلا۔۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔۔ مجھے اور اپنے بچے کو چھوڑ گیا۔۔۔ وہ بزدل

نکالا۔۔۔۔۔ میری محبت بزدل نگلی۔۔۔ دونوں ہاتھ کانوں پر رکھتی آہستہ آہستہ کہتی

زمین پر بیٹھتے وہ تڑپ اٹھی۔۔۔ لاؤنج میں موت کا سانسنا پھیل گیا سب گنگ کھڑے

تھے سوائے ایک کہ۔۔۔ "حورم حیدر" کہ تڑپتے وجود کہ سسکیاں بڑھتی جا رہی

تھیں "بزدل" کی بازگشت نے جیسے سب کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔۔۔

زندگی اسی کا تو نام ہے۔۔۔ کہیں کسی کہ مل جانے کی خوشی تو کہیں کسی اپنے کو ہمیشہ

کہ لئے کھو جانے کا غم لیکن یہی تو اصول ہیں۔۔۔ آج یا کل ہرزی روح نے اپنے آخری

سفر کو روانہ ہو جانا ہے۔۔۔۔۔

ایک ہفتہ گزر چکا تھا کسی کی زندگی رفتار سے زیادہ تیز آگے بڑھ رہی تھی تو کسی کی رفتار دھیمی مگر اسکی زندگی جیسے اس ایک دن کی صبح نے وہیں اپنا قیدی بنا لیا تھا۔۔۔۔ اسکا ہمسفر اپنی معزوری سے تنگ آ کر حرام موت کو گلے لگا کر اپنی آخری منزل پار کر چکا تھا اور وہ جس کی امیدیں جھٹتیں دھری کی دھری رہ گئیں وہ بھی کتنا منحوس دن تھا اس کہ لئے۔۔۔

کمرے میں داخل ہوتے ہی سامنے کہ منظر نے اسے سر تا پیر جھنجھوڑ کر رکھ دیا تھا۔ اسکا حیدر جس سے اس نے بے پناہ محبت کی تھی جس کی وجہ سے وہ سب کو پیچھے چھوڑ کر اسکے ساتھ تا عمر جینے کی خواہش لیے آئی تھی صرف اسکی چاہت میں لیکن وہ خود سے ہار گیا تھا بلیڈ سے اپنی کلانی کی نس کاٹ کہ دنیا سے ناراض ہو کر منہ موڑ گیا تھا کبھی نہ واپس آنے کہ لئے اور اسکی امیدوں کو وہیں چھوڑ کر جا چکا تھا۔۔۔۔ ایک بار بھی اسکے خیال نے اسے یہ کرنے سے روکا نہیں تھا کیا ہر تکلیف مر جانے سے ختم ہو جاتی ہے۔۔۔ نہیں وہ تو اپنی آخرت تباہ کر گیا اللہ کا سب سے ناپسندیدہ فعل کرتے اسے خدا کا خوف نہ آیا۔۔

"بزدل۔۔۔۔۔ سسکی بھری سرگوشی کہ ساتھ اس نے ہچکی لی تھی۔۔۔۔۔ حیرم دروازے کہ پاس کھڑا ایک ہفتے سے تنہائی میں تڑپتے اپنی ماں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔ ماں اور

باپ کا انتظار کرتا حیرم باپ کو سفید چادر میں لپٹا دیکھ کر سب کو نا سمجھی سے دیکھتا آگے بڑھ کر اسکے چہرے کو اپنے ننھے ہاتھوں سے ایسے چھو رہا تھا کہ باپ کی نیند میں خلل نہ پڑے۔۔۔ لیکن اس معصوم کو کیا خبر تھی کہ اسکے چھونے سے بھی آج نیند میں خلل نہیں آئے گا

"ابو۔۔۔۔۔ حیرم نے پکارتے ساتھ جھک کر سر دٹھنڈے گال پر لب رکھے تھے حیرم کی حرکت نے جیسے سب کہ دلوں کو چیر ڈالا تھا کہ مشعل بھی رو پڑی تھی مدثر نے آج پہلی بار اسے کسی اور کہ لئے روتے دیکھا تھا لیکن شاید وہ بھول گیا تھا عورت کا دل بہت نازک ہوتا ہے۔

جائش نے ابلج کہ ہاتھ کو تھام کر دبا یا تھا ابلج نے ڈبڈباتی نظروں سے اسے دیکھ کر کندھے پر سر رکھا۔۔

"میں ہمت نہیں ہاروں گی۔۔۔ یہ سوچ ہی کتنی بھیانک ہے کہ ہم نعمتوں کو نظر انداز کرتے اپنی زندگی کہ چند مہینوں کی پریشانیوں سے تنگ آکر حرام موت کو گلے لگا لیتے ہیں۔۔۔ ایسے کم ہمت لوگ ایسا کرتے وقت بھول جاتے ہیں کہ انکی آخرت ہی انکی منزل ہے، ہاں یہ سچ ہے کہ خود کو مارنے کہ لئے ہمت چاہیے لیکن کیا کبھی یہ سوچا ہے کہ یہ ہمت بھی اسی مالک نے دی ہے کتنا بد نصیب ہے وہ شخص جسے حرام موت کو گلے

لگانے کہ لئے بھی ہمت عطا کی گئی ہے، لیکن آج مجھے یہ کہنے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہے کہ میں خوش نصیب ہوں میرے ساتھ میری ہمت کھڑی ہے جسے اللہ نے یہ ہمت عطا کی ہے۔۔۔۔۔ ابلاج مدہم آواز میں کندھے پر سر رکھے کہتی اسکے ہاتھ پر دوسرا ہاتھ رکھ چکی تھی جائش نے گہری سانس لیتے سامنے دیکھا جہاں معصوم بچہ اپنے باپ کہ سر ہانے بیٹھا جانے کو نسی باتیں کر رہا تھا۔۔۔۔۔

حورم نے چونک کر نظریں اٹھائیں تھیں حیرم ماں کہ آنسوؤں پوچھتا اسکے گلے لگ گیا۔۔۔۔۔
 یکدم دروازہ کھول کر ایر اندر آئی تھی۔۔۔ ایک ہفتے سے وہ یہیں رہ رہی تھی۔۔۔ حورم کہ والدین اسے گھر لے جانے کی بات کہیں بار آ کر کر چکے تھے لیکن وہ حیدر درانی کا گھر چھوڑ کر نہیں جانا چاہتی تھی۔۔۔

"حورم آپنی آپ کہ امی ابو آئے ہیں۔۔۔۔۔"
 "ٹھیک ہے تم اسے لے جاؤ میں آتی ہوں۔۔۔ ایرا کو دیکھ کر آنسوؤں پوچھتے حورم حیرم کو لے جانے کا کہتی خود ہاتھ روم کی جانب بڑھ گئی۔۔۔ ایرا مسکراتی ہوئی حیرم کا ہاتھ پکڑ کر باہر نکلی جب سامنے سے آتے آمین کو دیکھ کر انجان بن کر گزارنے لگی۔۔۔

"محترمہ مجھے نظر انداز بعد میں کر لینا بھی میرے ساتھ چلو امی بلار ہی ہیں۔۔۔ آئین گھورتے ہوئے اسے کہتا پلٹ گیا تھا جبکہ ایرا سانس کھینچتی اسکے پیچھے چل دی۔۔۔"

"حورم بیٹی گھر چلو کب تک انکار کرتی رہو گی۔۔۔ انصاری صاحب نے منت کہ انداز میں اسے کہا جو نظریں جھکائے آج پھر انھیں انکار کر رہی تھی گھر کہ بڑوں کہ ساتھ اس وقت ماہ رخ اور حیدر بھی موجود تھے جبکہ باقی سب اپنے معمول کہ مطابق کاموں پر گئے تھے جبکہ جائش اور محمش اپنے نئے فلیٹ میں شفٹ ہو رہے تھے دلا اور اور معراج دانین اور سارا کہ ساتھ وہیں گئے ہوئے تھے۔۔۔"

"ابو میں اپنے گھر جاؤں گی پلیز حیدر خود تو چلے گئے لیکن میں ایسا نہیں کر سکتی، وہ نہیں ہے لیکن اسکی نشانی تو ہے جینے کہ لئے۔۔۔"

"نہیں حورم زندگی یوں نہیں گزرتی اکیلی عورت کہ لئے بہت مشکل ہے وہ بھی ایک بچے کہ ساتھ ابھی تمہارے ماں باپ زندہ ہیں تمہاری ذمہ داری اٹھا سکتے ہیں۔۔۔ انصاری صاحب نے اسکی بات سن کر مضبوط لہجے میں کہا حورم قطعیت سے انکار کرتی اٹھ کھڑی ہوئی جبکہ دونوں ماں باپ بے بسی سے اسے دیکھتے چلے گئے۔۔۔"

زینہ چڑھتے دونوں فلیٹ میں داخل ہوئے تھے یہ بھی عمر کہ فلیٹ کی طرح ہی تھا لیکن لاؤنج میں صوفے نہ ہونے کی وجہ سے کشادہ لگ رہا تھا۔

معراج نے ہاتھوں میں بریانی کہ ڈبے لاکر سلیپ پر رکھے سارا جو وہیں آرہی تھی تیزی سے قریب آئی تھی گھر میں اتنی پریشانیاں تھی کہ اسے وقت ہی نہیں مل رہا تھا لیکن اسے یہ نہیں معلوم تھا کہ وہ خود اس سے دوریاں بڑھا رہا تھا۔۔۔

"معراج.... اچھا ہوا جلدی آگئے خالی پیٹ سے تو اب سر میں درد شروع ہو گیا تھا۔۔۔ سارا نے مسکراتے ہوئے کہتے اسے دیکھا تھا جو سنجیدگی سے اسکی بات سن کر سر ہلاتا کچن سے نکلنے لگا تھا سارا لب بھینچتی تیزی سے اسکے راستے میں آئی جو بروقت روکا تھا۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تم ناراض ہو؟

"نہیں۔۔۔

"جھوٹ۔۔۔ تم مجھ سے بات نہیں کرتے جیسے پہلیے کرتے تھے۔۔۔ میں اپنا

دوست نہیں کھونا چاہتی۔۔۔ سارا دو بدو جواب دیتی روہانسی ہونے لگی جو سنجیدگی

سے اسے دیکھتا ایک قدم آگے بڑھتا اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔

"میں اپنی محبت بھی نہیں کھونا چاہتا تھا سارا علی پر دیکھو آج دل میں درد کہ علاوہ کچھ نہیں ہے، میرے ہاتھ بھی آج بالکل خالی ہیں، کیا تھام سکتی ہوا نہیں میرے درد کو کم کر سکتی ہو؟ گہری نظروں سے اسے دیکھتا ہاتھوں کو اسکے سامنے پھیلاتا دھیمی سرد سرگوشی میں پوچھتا ساتھ سے گزر کر آگے بڑھ گیا۔۔ سارا ساکت کھڑی خالی جگہ کو دیکھتی رہی یکدم اپنے سینے پر ہاتھ رکھتے حیران ہوئی تھی۔۔۔ معراج کا دور جانا سے اچھا نہیں لگا تھا۔۔

"بھائی۔۔۔ ماہرو نے حیرم کو مخاطب کیا جو سر جھکا کر گم سم بیٹھا تھا۔۔

"بھائی کھیلیں۔۔۔ ماہرو نے جھک کر اسکے چہرے کو دیکھ کر پھر کہا۔۔

"تم کھیلو۔۔۔ نرمی سے مدھم آواز میں کہتا وہ دوبارہ سر جھکا گیا۔۔۔

ماہرو اسکی بات سنتی مسکرا کر اسکی گود میں سر رکھ کر لیٹ گئی جب حیرم نے تڑپ کر

اسے دور ہٹایا۔۔

"نہیں کھیلنا مجھے جاؤ یہاں سے۔۔۔ حیرم غصے سے چیختا اٹھ کر وہاں سے بھاگ

گیا۔۔۔ مشعل جو دونوں کہ لئے فریج فرار لارہی تھی ماہرو کو روتے دیکھ کر تیزی سے

اسکے سامنے بیٹھی تھی۔۔

"ماہ رو بیٹا کیا ہوا؟ بھائی کہاں ہے؟"

"بھائی نے مجھ سے غصہ کیا۔۔۔ ماہ رونے روتے ہوئے اسے بتایا حورم جو حیرم کو دیکھنے

آ رہی تھی ماہ رو کی بات سنتی تیزی سے وہاں سے نکلی تھی۔۔۔"

حیرم نے کبھی بھی اونچی آواز میں بات نہیں کی تھی وہ تو بالکل دھیمے نرم مزاج کا تھا پھر

آج یہ کونسا روپ تھا۔۔۔ بے اختیار حورم کہ آنکھوں کہ سامنے اندھیرا جھایا تھا۔

ماہ رخ جو اسے دیکھتی وہیں آ رہی تھی تیزی سے قریب آئی۔

"حورم تم ٹھیک ہو۔۔۔"

"نہیں میں ٹھیک نہیں ہوں ماہ رخ۔۔۔ میرا بچہ معصوم ہے جانے اس نے باپ کہ

چلے جانے کا کیا اثر لے لیا ہے۔۔۔ حورم نے بھیگی آواز میں اسے کہا جس نے اسے اپنے

گلے لگایا تھا۔

"سب ٹھیک ہو جائے گا میں حیدر سے کہتی ہوں۔ وہ اپنے پاپا کی بات سمجھے گا۔۔۔ ماہ رخ

کی بات پر اس نے سر ہلایا تھا۔۔۔"

ہمیں اب چلنا چاہیے۔۔۔۔۔ معراج انھیں دیکھتے ہوئے بولا سب اس وقت کمرے

میں موجود تھے۔۔۔

"ہاں تم چلو ہم پیچھے پیچھے آرہے ہیں۔۔۔ دلاور سیون اپ کہ سپ لیتے ہوئے مزے سے بولادانین نے مسکراہٹ دبا کر اسے دیکھا جس کا اٹھنے کا ارادہ نہیں لگ رہا تھا۔۔۔

معراج اسکی بات سن کر گہری سانس لیتا اپنی جگہ سے اٹھا۔۔۔

"میں بھی چلتی ہوں۔۔۔ سارا تیزی سے اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی۔

"میں بانیک پر جا رہا ہوں۔ معراج نے سنجیدگی سے جواب دیا۔۔۔

صنم نے سارا کو دیکھا پھر معراج کو۔۔۔ سب انہی کو دیکھ رہے تھے معراج اور سارا کہ درمیان دوریاں بڑھ رہی تھیں ورنہ دونوں ہمیشہ ساتھ ہی نظر آتے تھے۔۔۔

"اس میں کون سی انوکھی بات ہے میں کتنی بار بیٹھ چکی ہوں تمہارے ساتھ ہاں لیکر نہیں جانا چاہتے تو صاف کہو بہانے کرنے کی کیا ضرورت ہے۔۔۔ میں آجاؤں گی اپنے بھائی کہ ساتھ۔۔۔ سارا یکدم ہی غصے میں آئی تھی۔۔۔

"سارا۔۔۔ دلاور نے تشبیہ کی سارا جھٹکے سے وہاں سے اٹھ کر باہر نکلی تھی۔۔۔

"اسے کیا ہوا ہے اچانک سے۔۔۔ ابلاج نے تعجب سے کہتے معراج کو گھورا جو ہونٹ بھینچتا تیزی سے وہاں سے نکل گیا تھا۔

"کوئی تو بات ہے۔۔۔ محمش نے پرسوںچ انداز میں سب کو دیکھا۔

"ہاں اور اسکے پیچھے مدثر بھائی ہیں۔۔۔ صنم تلخی سے کہتی کمرے سے نکلی یکدم ہی ماحول میں بد مزگی پھیلی تھی۔۔"

"ہے میرے ہیرو۔۔۔۔ حیدر حیرم کہ پاس بیٹھتے ہوئے بولا وہ بہت دیر سے گرل کہ پاس درخت کہ تنے سے ٹیک لگا کر سر جھکائے کھڑا تھا۔۔ جب حیدر اسکے سامنے آکر بیٹھا تھا حیدر کی آواز پر بھی اس نے سر نہیں اٹھایا تھا۔۔"

"حیرم کیا بات ہے بچے آپ ناراض ہیں اپنے پاپا سے۔۔۔ حیدر بے پیار سے اسکے سر پر ہاتھ پھیرتے پوچھا تھا۔۔"

"آپ غصہ ہیں مجھ سے پاپا۔۔۔ میں ماہ روپر غصہ نہیں کرنا چاہتا تھا پتا نہیں کیوں مجھے غصہ آگیا تھا۔۔۔ حیرم سنجگی سے بھیگی آواز میں اعتراف کر رہا تھا حیدر نے مسکراتے ہوئے آگے بڑھ کر اسے خود سے لگالیا۔۔"

"نہیں پاپا کی جان۔۔۔ پاپا آپ سے غصہ نہیں ہو سکتے آپ تو بہت پیارے سمجھدار بیٹے ہیں میرے۔۔۔ حیدر نرمی سے کہہ رہا تھا جب حیرم نے آنکھوں کو میچا آنسوؤں لڑیوں کی صورت اسکے گالوں پر پھسلتے چلے گئے۔۔"

"پاپا ابو کیوں چلے گئے۔۔۔ میں ان سے بہت سارا ناراض ہوں۔۔۔ امی بہت روتی ہیں۔ مجھے اچھا نہیں لگتا۔۔۔ حیرم کی بات پر جہاں حیدر کی آنکھوں میں آنسوں چمکے تھے وہیں حورم جو ماہ رخ کہ ساتھ وہیں آئی تھی اپنے بیٹے کی بات سنتی لبوں پر سختی سے ہاتھ رکھتی اپنی آواز دبا گئی۔۔۔ اسکا حیرم اتنا حساس ہو گا وہ تو اپنے دکھ میں اسے فراموش کیے اپنی محبت کا ماتم منار ہی تھی۔۔۔"

"حیرم۔۔۔ حورم کی آواز پر دونوں چونکے۔۔۔"

حورم اپنے آنسوں پیتی چلتی ہوئی اسکے پاس آئی تھی۔۔۔

"امی اب نہیں رویں گی لیکن حیرم بھی نہیں روئے گا۔۔۔ نہیں روئے گا"

نا۔۔۔ حورم نے کہتے ساتھ اس سے پوچھتے حیرم کہ آنسوں پوچھے۔۔۔

"میں نانانانی کہ ساتھ نہیں جاؤں گا مجھے اپنے گھر جانا ہے۔۔۔ حیرم سر کو ہلاتا اسے

اپنی خواہش بتانے لگا تھا حیدر اپنی جگہ سے اٹھتا حورم کہ سر پر ہاتھ رکھتا حیرم کو دیکھنے

لگا۔۔۔

"حیرم ماموں کہ ساتھ رہے گا؟ حیدر کی بات پر دونوں چونکی جو حیرم سے مخاطب

تھا۔۔۔

"ماموں؟ حیرم نا سمجھی سے دہراتا اپنی ماں کو دیکھنے لگا جو حیدر کو دیکھ رہی تھی۔۔۔"

"ہاں ماموں۔۔۔ آپکی امی کا بھائی جو ہوں اور میں چاہتا ہوں وہ یہیں رہے۔۔۔
حیدر پوری طرح اسکی جانب متوجہ تھا حورم کی آنکھوں میں پھر آنسوں جما ہونے
لگے۔

"سچ میں؟ میں آپکے ساتھ رہ سکتا ہوں؟ حیرم آنکھوں میں چمک لئے معصومیت سے
پوچھنے لگا جس نے اسے گود میں اٹھا کر چوم لیا تھا۔۔۔
"بالکل میرا بیٹا یہیں رہے ہیں اپنے پاپا کہ پاس۔۔۔ حیدر نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔
"حیدر بھائی میں وہ گھر۔۔۔

"حورم ہم انشاء اللہ اسے مالک مکان سے خرید لیں گے رہا یہاں رہنا تو یہ پاپا اور امی کا حکم
ہے حیدر میرا صرف دوست ہی نہیں بھائی بھی تھا اور میں اپنی بہن کو اکیلا نہیں چھوڑ
سکتا۔۔۔ حیدر ہاتھ اٹھا کر دو ٹوک کہتا حیرم کو لیتا آگے بڑھ گیا ماہ رخ کو آج ٹوٹ کر
اپنے حیدر پر پیار آیا تھا۔

"فوزیہ مجھے کچھ بات کرنی ہے۔۔۔ رفعت بیگم دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئیں وہ جو
آمین کہ ساتھ جائش کی طرف جانے کہ لئے تیار ہو رہی تھیں چونک کر انکی طرف

متوجہ ہوئیں۔۔۔ جب سے ابلاغ کی موت پر انہیں حقیقت کا معلوم چلا تھا تب سے
رفعت بیگم بالکل کٹی کٹی رہنے لگی تھیں۔۔۔

"اندر آئیں بھابھی۔۔۔ فوزیہ بیگم نرم لہجے میں کہتیں انہیں دیکھنے لگیں جو ہچکچاہٹ
کا شکار ہو رہی تھیں۔

"وہ مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے لیکن سمجھ نہیں آ رہا کیسے کہوں۔۔۔ رفعت بیگم ہچکچا
رہی تھیں۔۔۔

"جی کہیں بھابھی میں سن رہی ہوں۔۔۔ فوزیہ بیگم سنجیدگی سے کہتیں پرس کو
کندھے پر ڈال چکی تھیں۔۔۔

"دیکھو فوزیہ میں نے سب تمہارے بھلے کے لئے کیا تھا ورنہ مجھے کیا ضرورت تھی
تمہیں کسی کے خلاف کرنے کی اب دیکھو ناں آج تمہارا بیٹا ساتھ نہیں ہے اور میرا بیٹا
بھی۔

"ایک سیکنڈ بھابھی، جائش یا ہم میں سے کسی نے زبردستی نہیں کی تھی محمش کہ ساتھ
وہ خود اپنی مرضی سے گیا ہے۔۔۔ تو اب آپ کیا کہیں گی؟ ابلاغ چل نہیں سکتی اسکی
آنکھوں کہ الگ رنگ؟ کیا یہ سب اسے نکما جاہل بناتے ہیں؟ نہیں ناں؟ اور معاف
کیجئے گا آپ کو اپنی دوسری بہو سے اپنے معاملے ٹھیک کر لینے چاہیے۔۔۔ فوزیہ بیگم یکدم

ہاتھ اٹھا کر ناگواری سے بات مکمل کرتیں وہاں سے آگے بڑھ گئی تھیں جبکہ رفعت بیگم لب بھیج کر رہ گئیں۔۔۔

حورم کو یہاں رہتے ہوئے دو ہفتے مزید گزر چکے تھے ایسے میں جلد ہی سب سے وہ گھول مل گئی تھی۔۔۔

آج ہفتے کا دن دانیل فلیٹ جانے کے لئے تیار ہو رہی تھی۔۔۔ جب سے جائش اور محمش گئے تھے ہفتہ اتوار سب وہیں پائے جاتے تھے۔۔۔

"دلاور۔۔۔۔۔ دانیل جو کب سے دلاور کو موبائل تھا مے اندر باہر ہوتا دیکھ رہی تھی جھنجھلا کر پکار بیٹھی وہ جو اسکی سا لگرہ کی وجہ سے ابلاج کو جلدی آنے کا کہہ کر انتظار کر رہا تھا اسکی آواز پر چونکا۔

"ارے تیار ہو گئی تم۔۔۔ ماشاء اللہ چشمے کی دو ٹانگیں لگ رہی ہو۔۔۔ دلاور شرارت سے کہتا آنکھ دبا کر کمرے سے بھاگا در حقیقت وہ اس کہ سوالوں سے بچنے کے لئے ایسا کر گیا تھا جبکہ دانیل حیرت کا مجسمہ بنی خالی کمرے کو دیکھتی رہ گئی۔۔۔

"السلام علیکم۔۔۔ شکر ہے پہنچ گئے ورنہ میں خود آنے والا تھا۔۔۔ دلاور جائش وغیرہ کو دیکھتے ہوئے مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔

گھر کی ساری ینگ پارٹی وہیں تھی سوائے حورم کہ جبکہ حیرم اور ماہر و ٹیبل پر رکھے سجاوٹ کہ سامان سے چھیڑ چھاڑ کرنے میں مصروف تھے۔۔۔۔

"بھائی۔۔۔۔ ماہر نے ایک غبارہ اسکی جانب بڑھایا جس نے لیتے ساتھ دوبارہ رکھ دیا تھا۔۔۔ حیدر پانچ منٹ سے کبھی اسے دیکھتا تو کبھی جائش اور دلاور کو جو باتوں میں مصروف تھے۔۔۔

"حیرم بیٹا بہن کو غبارہ پھولا دو۔۔۔ آپ کہ ہی ہیں یہ سب۔۔۔۔ حیدر نے اچانک اسے وہی کرتے دیکھ کر ٹوکا تھا حیدر کی آواز پر سب چونک کر اسکی جانب متوجہ ہوئے

"نہیں پاپا یہ تو دانیں آنٹی کہ لئے دلاور چاچولائے ہیں۔۔۔ امی ڈانٹیں

گیں۔۔۔۔ حیرم مدھم آواز میں سمجھداری سے کہتا دوبارہ غبارے کو میز پر رکھ چکا تھا۔۔۔ یکدم ہی لاؤنج میں خاموشی پھیل گئی تھی۔۔۔

"حیرم پاپا بھی ڈانٹیں گے اگر انکی بات نہیں مانی تو۔۔۔۔ ابلاغ نیچے بیٹھتے ہوئے کہتی حیرم کا رخ اپنی جانب موڑ چکی تھی۔۔۔ ابلاغ کی بات پر سب نے مسکرا کر اسے دیکھا جبکہ حیرم کی آنکھوں میں حیرت در آئی۔۔۔

"پاپا۔۔۔ میں آپکی بات مانوں گا۔۔۔ لاؤ ماہ رو میں اپکو غبارہ پھولا کر دیتا ہوں۔۔۔ حیرم جلدی سے کہتا ماہ رو کی جانب متوجہ ہوا جس نے خوش ہوتے ہی غبارہ اسکی جانب بڑھایا تھا۔۔۔

ابلاج نے سنجیدگی سے حیرر کو دیکھا تو چونکی۔۔۔

"حیرر بھائی۔۔۔"

"اسے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔۔ حیرر درانی تم بہت برے ہو۔۔۔ دیکھو تمہارے شوق (بائیک ریسنگ) نے کتنی زندگیوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا اور سب سے زیادہ نقصان تمہارے بیٹے کو ہوا ہے جسے روز اپنے باپ کہ سہی ہونے کی امید تھی۔۔۔ باپ تو آئیڈیل ہوتے ہیں اور تم نے جو بھی کیا اسکا اختتام یہی ہوا، کل کو اگر وہ بھی تمہارے نقشے قدم پر نکل پڑا۔۔۔"

"حیرر۔۔۔۔۔ ماہ رخ نے آگے بڑھ کر اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔ جائش اٹھ کر اسکے ساتھ بیٹھا جو خیالوں میں اتنا کھویا ہوا تھا کہ اپنے گالوں پر نمی بھی محسوس نہیں کر سکا۔۔۔ آواز پر اس نے تیزی سے گالوں کو رگڑا تھا سب ارد گرد جما ہو چکے تھے ابلاج نے آگے ہو کر اسکے گٹھنے پر سر رکھ دیا۔۔۔ سارا بھی وہیں اسکے قریب بیٹھ گئی۔۔۔ وہ سب کا کزن کم بڑا بھائی زیادہ تھا۔۔۔"

"سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ ہم سب ہیں تو۔۔۔ محمش نے کہتے ساتھ لاڈ سے کندھے پے سر رکھ کر اٹھایا۔۔"

"چل جھوٹا ایک مہینہ ہونے والا ہے گھر سے گئے جا کر کیلے اپنا گھر بسائے بیٹھے ہیں۔۔۔ تم چاروں کہ چاروں بات مت کرو مجھ سے۔۔۔ حیدر نے خفگی سے انھیں دیکھتے ہوئے کہا تھا جائش نے اپنی ہنسی دبائی ان چاروں کہ علاوہ ابھی کسی کو نہیں معلوم تھا کہ ابلاغ کا کل آپریشن ہے اسکے بعد وہ واپس اپنے آشیانے میں آجائیں گے کوئی بھی ایک دوسرے کہ بنا نہیں رہ سکتے تھے کزن ضرور تھے لیکن ایک دوسرے میں جان بستی تھی انکی۔۔۔ وقت اور حالات آگے جا کے جو بھی ہوں پرواہ نہیں تھی وہ تو آج میں جینا چاہتے تھے اپنوں کہ سنگ۔۔۔"

"لو دیکھو۔۔۔ کیسے ڈھیٹ بنے بیٹھے ہیں یہ نہی کہ جھوٹے منہ ہی کہہ دیں کہ آجائیں گے پر نہیں بہت بڑے ہو گئے ہیں، سب کہ ساتھ رہنا نہیں چاہتے۔۔۔ حیدر تپ کر بولتا اپنی جگہ سے اٹھا جائش نے لب بھینچے حیدر کی آواز بھیک گئی تھی۔۔۔ جانے کیوں وہ کھول کر رونا چاہتا تھا حیرم کی حرکت نے اسے دکھی کر دیا تھا۔۔۔"

"سار اسنو۔۔۔ سارا جو مشعل کہ ساتھ رہنا لگوار ہی تھی چونکی۔۔"

"جی؟"

"تم مجھ سے بات نہیں کرتی اسکی وجہ مدثر ہیں ناں؟ مشعل زیادہ ہی صاف گو تھی سارا نے اسکی بات پر گہری سانس لی۔۔"

"نہیں مشعل بھابھی ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔ مجھے لگتا ہے انسان جتنی جلدی حالات سے سمجھوتہ کر لے اسکے لئے بہتر ثابت ہوتا ہے۔۔۔ جو گزر جائے وہ ماضی بن جاتا ہے، اور انسان جتنی جلدی اپنے "ماضی" سے نکل آئے اسکا "حال" اور "مستقبل" سنور جاتا ہے یہ تو ہم پر منحصر کرتا ہے ہم نے اپنے "حال" اور "مستقبل" کہ ساتھ کس راستے کا انتخاب کرنا ہے۔۔۔ رہا مدثر بھائی کا تو میں انھیں بہت پیچھے چھوڑ چکی ہوں اور مجھے اس بات کا زرا بھی پچھتاوا نہیں ہے کیونکہ جو ہوتا ہے بے مقصد کچھ نہیں ہوتا خیر آج سے ہم دوست ہیں، مجھے خوشی ہوگی ہمارے دوہرے رشتے بن گئے بھابھی نند کا بھی اور سہیلیوں کا بھی۔۔۔ سارا اپنی بات مکمل کرتی مسکرا کر دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو گئی مدثر اور معراج جو انہی کی جانب متوجہ تھے سارا کی بات سن کر ستائش بھری نظروں سے اسے دیکھنے لگے جبکہ مشعل بھی اس سے متاثر ہوئی تھی۔۔۔"

رات کا وقت تھا جب وہ لوگ گھر پہنچے تھے تھکن اور صبح جانے کی وجہ سے آتے ہی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئے تھے۔۔۔ آج حیدر کو روتے دیکھ کر سب کو دکھ پہنچا تھا ابلا ج بیڈ پر بیٹھتی جانش کو دیکھنے لگی جو خاموشی سے وارڈ روب سے اسکے اور اپنے کپڑے نکال رہا تھا۔۔۔

"تم چلی جاؤ۔۔۔ جانش اسے کپڑے تھما کر کہتا جانے لگا جب ابلا ج نے اسکا بازو پکڑا۔۔۔

جانش جیسے ہی اسکے نزدیک آیا ابلا ج نے دونوں بازو اسکی کمر کہ گرد لپیٹتے سر اسکے پیٹ پر ٹکایا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Galleries

"جانش مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔۔۔

"سب ٹھیک ہو گا ابلا ج۔۔۔۔

"ہو گا ناں؟ ابلا ج نے اسکی بات پر سراٹھا کر اسے دیکھتے ہوئے سہمے لہجے میں

کہا۔۔۔۔۔ جانے کیسا خوف تھا اسے جانش اسکے سامنے بیٹھ گیا۔۔۔

"انشاء اللہ اللہ سے ہمیشہ اچھی امید رکھنی چاہیے کیونکہ یہی امید آپکو معجزے دکھاتا

ہے۔۔۔۔۔ اور جو معجزوں سے انکاری ہوں انکی امیدیں بھی روٹھ جاتی ہیں۔۔۔ بے فکر

"پاپا ایسا کچھ نہیں ہے بس ایک میٹنگ ہے اسکے بعد واپسی پر حیرم اور ماہ رو کو اسکول لے کر جانا ہے کھانے کے وقت ایڈمیشن کے لئے۔۔۔ حیدر کی بات سن کر سب مسکرائے جبکہ حورم کی آنکھوں میں نمی آگئی۔۔۔"

(حیدر جب ہمارا بچہ اسکول جانے کے قابل ہو گا تو ہم دونوں ساتھ جائیں گے ایڈمیشن کروانے، مجھے تو انتظار ہے بہت اس وقت کا۔۔ حورم اسکی پشت پر کھڑی گود میں چھ مہینے کہ حیرم کو تھامے مسکرا کر بولی حیدر نے مسکراتے ہوئے جیکٹ پہن کر بائیک کی چابیاں اٹھائیں۔۔۔)

"انشاء اللہ۔۔۔ ضرور۔۔۔ چلو اب میں چلتا ہوں۔۔۔ حیدر مسکرا کر کہتا باری باری دونوں کی پیشانی چوم کر کمرے سے نکلنے لگا جب حورم کی آواز پر پلٹا۔۔۔"

"مجھے آپ کا یہ شوق پسند نہیں ہے حیدر خدا کہ لئے میرے لیے نہیں تو حیرم کہ لئے ہی اس شوق کو ختم کرنے کی کوشش کریں۔۔۔"

"ٹھیک ہے لیکن شوق اتنی جلدی ختم نہیں ہوتے پھر بھی میں کوشش کروں گا۔۔۔ حیدر اسکی بات سن کر نیم رضامندی ظاہر کرتا چلا گیا تھا۔۔۔۔۔ کاش وہ روک جاتا کاش وہ آج اس سے لڑ پڑتی کاش کوئی معجزہ ہو جاتا۔۔۔ کاش۔۔۔ کاش۔۔۔)

"حورم حیدر کچھ کہہ رہے ہیں۔۔۔۔۔ ماہ رخ کی آواز پر وہ سوچوں سے باہر نکلی تھی۔۔۔"

"جج جی حیدر بھائی میں سن رہی ہوں۔۔۔۔۔ حورم گڑ بڑا کر حیدر کی جانب متوجہ ہوئی جو بغور اسے دیکھتا سر د آہ بھر کہ رہ چکا تھا۔۔۔"

"تم اور ماہ رخ تیار رہنا ہم ساتھ چلیں گے۔۔۔۔۔ ٹھیک ہے ناں؟ حیدر چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے بولا تھا جس نے صرف سر ہلانے پر اکتفا کیا تھا۔"

"کہاں جانے کی تیاری ہے؟ مدثر جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا مشعل کو دیکھ کر ناگواری سے پوچھنے لگا شادی کہ شروع دنوں میں تو وہ خود اسکے ساتھ جاتا رہا تھا لیکن مشعل کا ہر دن کہیں نہ کہیں جانا سے اچھا نہیں لگتا تھا۔۔۔۔۔ مدثر کی آواز پر اس نے گھوم کر اسے دیکھا تو مسکرائی۔۔۔"

"امی کہ ساتھ جا رہی ہوں۔۔۔۔۔ مشعل مسکرا کر بتاتی جلدی سے بڑی سی کریم رنگ کی چادر لیتی اسکی جانب آئی مدثر حیرت سے اسے چادر میں دیکھ رہا تھا یہ نہیں تھا کہ وہ ڈوپٹہ نہیں لیتی تھی پر اس نے ہمیشہ رسی کی طرح ڈوپٹے کو لیا تھا۔۔۔۔۔ مشعل اسکی حیرت پر شرمندہ ہوئی تھی۔۔۔"

"آپ ہی نے کہا تھا ناں کہ مشعل تم آج بھی پہلی جیسی ہو میری محبت بھی تمہیں بدل نہیں سکی اور میں نے کہا تھا میں خود کو کسی کی محبت کے لئے نہیں صرف اللہ کے ڈر سے بدلوں کی سودیکھیں آج سے میں نے اللہ کی رضا اور اپنی محبت نہیں بلکہ محرم کے لئے خود کو بدلنے کی پہلی کوشش کی ہے۔۔۔ مشعل بات مکمل کرتی مدثر کا گال چوم کر خود تو چلی گئی جبکہ آج مشعل کو اس طرح دیکھ کر اس نے دل سے سارا کاشکر یہ ادا کیا تھا۔۔۔۔۔"

"بھائی لوگوں اڑتی اڑتی خبر ملی ہے۔۔۔۔۔ کہو تو سناؤں۔۔۔۔۔ دلا اور ٹی وی لاؤنج میں آتا سب کو دیکھ کر بولا جو فلم دیکھنے کے ساتھ چسپ اور کولڈ ڈرنک سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔۔"

"پلیز کوئی بری خبر مت سنانا۔۔۔۔۔ میرا پہلے ہی موڈ ٹھیک نہیں ہے۔۔۔ آمین نے منہ بناتے ہوئے اسے جواب دیا ایرا جو اس سے فاصلے پر بیٹھی تھی مسکراہٹ دبا گئی آمین نے کنکھیوں سے اسے دیکھا تو مزید تپ گیا جو اس دن کہ بعد سے ہاتھ ہی نہیں آرہی تھی۔۔۔۔۔"

"بے صبری دیکھو ذرا۔۔۔۔ اللہ ناں کرے کوئی بری خبر ہو۔۔۔۔ میرے معصوم
کانوں نے بس اتنا سنا ہے کہ۔۔۔ دلاور کہتے کہتے یکدم روکا تھا سب پوری طرح اسکی
جانب متوجہ تھے۔۔"

"اب بول بھی دیں۔۔۔۔ دانیں جھنجھلائی۔۔"

"اچھا اچھا تو سنیں سب۔۔۔ وہ یہ کہ ہماری سارا کا رشتہ آیا ہے۔۔۔ دلاور دانیں کہ
جھنجھلانے پر تیزی سے بتا کر سب کو دیکھنے لگا معراج نے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچ لیں
جبکہ سارا بے یقینی سے اپنے بھائی کو دیکھنے لگی جو خوشی سے سب سے مبارکباد وصول کر
رہا تھا۔۔"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رات کا پہر تھا ایسے میں سارا بالکنی میں کھڑی معراج کو چہل قدمی کرتا دیکھ رہی تھی
جب انگلیوں میں دبا سگریٹ دوبارہ لبوں تک جاتا دیکھتی جھٹکے سے وہاں سے ہٹی
تھی۔۔ دوسری طرف معراج ہنوز اپنے مشغلے میں مصروف تھا جب کسی نے تیزی
سے اسکے ہاتھ پر ہاتھ مارا تھا نتیجہ سگریٹ نیچے جا گری تھی کہ گرفت میں مضبوطی
نہیں تھی۔۔"

معراج بری طرح گھبرا کر جھٹکے سے پلٹا تھا سامنے ہی سارا کھڑی ایسے طیش میں گھور رہی تھی۔

اگلے ہی لمحے وہ ہوا جس کا معراج کے وہموں گمان میں بھی نہیں تھا سارا جو کتنے مہینے سے اس کی بے رنخ برداشت کر رہی تھی معراج کو دیکھ کر پھٹ پڑی تیزی سے اسکے سینے سے لگتی زار و قطار روتی ہاتھ کی مٹھی بنا کر سینے پر مارتے روئے جائے رہی تھی چند لمحوں بعد جیسے معراج کو یقین آیا تو تیزی سے اسکی مٹھی تھام کر دوسرا ہاتھ کمر میں ڈال کر جھٹکا دیا سارا جیسے یکدم ہوش کی دنیا میں آئی آنسوؤں سے لبریز نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھا جو ہنوز اسے دیکھ رہا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels | Afsana | Articles | Books | Poetry | Interviews

"بہت برے ہو تم، انتہائی برے۔"

"جانتا ہوں اور تم انتہائی حسین۔۔۔ سارا کی بات پر اس نے مدھم آواز میں کہتے اسکی پیشانی سے پیشانی ٹکرائی تھی سارا تیزی سے اس سے پیچھے ہوئی

"دور رہو سمجھے۔۔۔ کیا سنا نہیں میرا رشتہ آیا ہے اور تم ہو کہ یہاں نشے کر رہے ہو، چاچو کو بتاؤں گی تم۔۔۔ معراج نے یکدم اسکے لبوں پر انگلی رکھی تھی۔۔۔

"اس الو کہ پٹھے کو ہم دیکھ لیں گے۔۔۔۔۔ دلاور کی آواز پر دونوں بری طرح سٹیٹا گئے تھے معراج جو یہی کہنے والا تھا دلاور کو گھورنے لگا سارا کی تو جیسے سٹی گم ہو گئی تھی سب

کو وہاں موجود دیکھ کر اس سے پہلے سارا وہاں سے بھاگتی حیدر نے آگے بڑھ کر معراج کی کمر پر مکا جڑا تھا۔۔

"بیہودہ انسان آج تک ہم نے یہ خرافات کام نہیں کیا اور تو۔۔۔"

"بس بس رہنے دیں حیدر میرا منہ مت کھلو ایسے گا۔۔۔ حیدر جو معراج کو ڈیپٹ رہا تھا ماہ رخ سامنے آتی گھورتے ہوئے اسے کہتی سارا کی سمت گومی جو ہنوز فق چہرے کے ساتھ کھڑی تھی۔۔۔"

"سارا رلیکس ہم سب جانتے ہیں۔۔۔۔ ماہ رخ اسے بتاتی مشعل اور مدثر کو دیکھنے لگی جنہوں نے ساری حقیقت بڑوں کے سامنے کھول دی تھی۔۔۔"

ہسپتال کے لان میں کھڑے وہ دونوں ڈاکٹر سے بات کر رہے تھے کل سے وہ ہسپتال میں موجود تھے۔۔۔ یکدم ٹک ٹک کی آواز پر جائش اور محمش نے پلٹ کر آنے والے کو دیکھا تھا۔۔۔ سامنے ہی صنم انکے قریب آ کر رکی۔۔۔۔

"صنم۔۔۔۔ محمش نے آگے بڑھ کر اسکے کندھے پر بازو رکھا جس نے ڈبڈباتی لگا ہوں سے محمش کو دیکھا تھا۔۔۔"

"ہمیں اب گھر چلنا چاہیے۔۔۔۔"

"ماہ رخ جلدی کرو یا ر آفس کہ لئے دیر ہو رہی ہے مجھے۔۔۔ حیدر جھنجھلا کر گردن گھما کر اسے آتا دیکھتے ہوئے بولا تھا۔۔۔ مصطفیٰ صاحب نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا جو بار بار گھڑی دیکھ رہا تھا۔۔۔

"برخوردار کون سی قیامت آگئی ہے وہاں جو جلدی کی رٹ لگی ہوئی ہے۔۔۔۔"

"پاپا ایسا کچھ نہیں ہے بس ایک میٹنگ ہے اسکے بعد واپسی پر حیرم اور ماہ رو کو اسکول لے کر جانا ہے کھانے کہ وقت ایڈمیشن کہ لئے۔۔۔۔ حیدر کی بات سن کر سب مسکرائے جبکہ حورم کی آنکھوں میں نمی آگئی۔۔۔۔"

(حیدر جب ہمارا بچہ اسکول جانے کہ قابل ہو گا تو ہم دونوں ساتھ جائیں گے ایڈمیشن کروانے، مجھے تو انتظار ہے بہت اس وقت کا۔۔۔ حورم اسکی پشت پر گھڑی گود میں چھ مہینے کہ حیرم کو تھامے مسکرا کر بولی حیدر نے مسکراتے ہوئے جیکٹ پہن کر بائیک کی چابیاں اٹھائیں۔۔۔۔

"انشاء اللہ۔۔۔۔ ضرور۔۔۔۔ چلو اب میں چلتا ہوں۔۔۔۔ حیدر مسکرا کر کہتا باری باری دونوں کی پیشانی چوم کر کمرے سے نکلنے لگا جب حورم کی آواز پر پلٹا۔۔۔

"مجھے آپ کا یہ شوق پسند نہیں ہے حیدر خدا کہ لئے میرے لیے نہیں تو حیرم کہ لئے ہی اس شوق کو ختم کرنے کی کوشش کریں۔۔"

"ٹھیک ہے لیکن شوق اتنی جلدی ختم نہیں ہوتے پھر بھی میں کوشش کروں گا۔۔۔ حیدر اسکی بات سن کر نیم رضامندی ظاہر کرتا چلا گیا تھا۔۔۔۔۔ کاش وہ روک جاتا کاش وہ آج اس سے لڑپڑتی کاش کوئی معجزہ ہو جاتا۔۔۔ کاش۔۔۔ کاش۔۔۔)"

"حورم حیدر کچھ کہہ رہے ہیں۔۔۔۔۔ ماہ رخ کی آواز پر وہ سوچوں سے باہر نکلی تھی۔۔"

"جج جی حیدر بھائی میں سن رہی ہوں۔۔۔ حورم گڑ بڑا کر حیدر کی جانب متوجہ ہوئی جو بغور اسے دیکھتا سرد آہ بھر کہ رہ چکا تھا۔۔"

"تم اور ماہ رخ تیار رہنا ہم ساتھ چلیں گے۔۔۔ ٹھیک ہے ناں؟ حیدر چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے بولا تھا جس نے صرف سر ہلانے پر اکتفا کیا تھا۔"

"کہاں جانے کی تیاری ہے؟ مدثر جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا مشعل کو دیکھ کر ناگواری سے پوچھنے لگا شادی کہ شروع دنوں میں تو وہ خود اسکے ساتھ جاتا رہا تھا لیکن مشعل کا ہر دن کہیں نہ کہیں جانا سے اچھا نہیں لگتا تھا۔"

مدثر کی آواز پر اس نے گھوم کر اسے دیکھا تو مسکرائی۔۔

"امی کہ ساتھ جارہی ہوں۔۔۔ مشعل مسکرا کر بتاتی جلدی سے بڑی سی کریم رنگ کی چادر لیتی اسکی جانب آئی مدثر حیرت سے اسے چادر میں دیکھ رہا تھا یہ نہیں تھا کہ وہ ڈوپٹہ نہیں لیتی تھی پر اس نے ہمیشہ رسی کی طرح ڈوپٹے کو لیا تھا۔۔۔

مشعل اسکی حیرت پر شرمندہ ہوئی تھی۔۔

"آپ ہی نے کہا تھا ناں کہ مشعل تم آج بھی پہلی جیسی ہو میری محبت بھی تمہیں بدل نہیں سکی اور میں نے کہا تھا میں خود کو کسی کی محبت کے لئے نہیں صرف اللہ کے ڈر سے بدل لوں گی سو دیکھیں آج سے میں نے اللہ کی رضا اور اپنی محبت نہیں بلکہ محرم کے لئے خود کو بدلنے کی پہلی کوشش کی ہے۔۔۔ مشعل بات مکمل کرتی مدثر کا گال چوم کر خود تو چلی گئی جبکہ آج مشعل کو اس طرح دیکھ کر اس نے دل سے سارا کا شکر یہ ادا کیا تھا۔۔۔۔۔

"بھائی لوگوں اڑتی اڑتی خبر ملی ہے۔۔۔۔ کہو تو سناؤں۔۔۔۔۔ دلاور ٹی وی لاؤنج میں آتا سب کو دیکھ کر بولا جو فلم دیکھنے کے ساتھ چسپ اور کولڈ ڈرنک سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔۔

"پلیز کوئی بری خبر مت سنانا۔۔۔ میرا پہلے ہی موڈ ٹھیک نہیں ہے۔۔ آمین نے منہ بناتے ہوئے اسے جواب دیا ایراجو اس سے فاصلے پر بیٹھی تھی مسکراہٹ دبا گئی آمین نے کنکھیوں سے اسے دیکھا تو مزید تپ گیا جو اس دن کہ بعد سے ہاتھ ہی نہیں آرہی تھی۔۔۔"

"بے صبری دیکھو ذرا۔۔۔ اللہ ناں کرے کوئی بری خبر ہو۔۔۔ میرے معصوم کانوں نے بس اتنا سنا ہے کہ۔۔۔ دلاور کہتے کہتے یکدم روکا تھا سب پوری طرح اسکی جانب متوجہ تھے۔۔"

"اب بول بھی دیں۔۔۔ دانین جھنجھلائی۔۔۔"

"اچھا اچھا تو سنیں سب۔۔۔ وہ یہ کہ ہماری سارا کا رشتہ آیا ہے۔۔۔ دلاور دانین کہ جھنجھلانے پر تیزی سے بتا کر سب کو دیکھنے لگا معراج نے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچ لیں جبکہ سارا بے یقینی سے اپنے بھائی کو دیکھنے لگی جو خوشی سے سب سے مبارکباد وصول کر رہا تھا۔۔"

رات کا پہر تھا ایسے میں سارا با لکنی میں کھڑی معراج کو چہل قدمی کرتا دیکھ رہی تھی جب انگلیوں میں دبا سگریٹ دوبارہ لبوں تک جاتا دیکھتی جھٹکے سے وہاں سے ہٹی

تھی۔۔ دوسری طرف معراج ہنوز اپنے مشغلے میں مصروف تھا جب کسی نے تیزی سے اسکے ہاتھ پر ہاتھ مارا تھا نتیجہ سگریٹ نیچے جا گری تھی کہ گرفت میں مضبوطی نہیں تھی۔۔

معراج بری طرح گھبرا کر جھٹکے سے پلٹا تھا سامنے ہی سارا اکھڑی ایسے طیش میں گھور رہی تھی۔،

اگلے ہی لمحے وہ ہوا جس کا معراج کے وہموں گمان میں بھی نہیں تھا سارا جو کتنے مہینے سے اس کی بے رخصت برداشت کر رہی تھی معراج کو دیکھ کر پھٹ پڑی تیزی سے اسکے سینے سے لگتی زار و قطار روتی ہاتھ کی مٹھی بنا کر سینے پر مارتے روئے جائے رہی تھی چند لمحوں بعد جیسے معراج کو یقین آیا تو تیزی سے اسکی مٹھی تھام کر دوسرا ہاتھ کمر میں ڈال کر جھٹکا دیا سارا جیسے یکدم ہوش کی دنیا میں آئی آنسوؤں سے لبریز نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھا جو ہنوز اسے دیکھ رہا تھا۔۔

"بہت برے ہو تم، انتہائی برے۔۔"

"جانتا ہوں اور تم انتہائی حسین۔۔ سارا کی بات پر اس نے مدھم آواز میں کہتے اسکی پیشانی سے پیشانی ٹکرائی تھی سارا تیزی سے اس سے پیچھے ہوئی

"دور رہو سمجھے۔۔۔ کیا سنا نہیں میرا رشتہ آیا ہے اور تم ہو کہ یہاں نشے کر رہے ہو،
 چاچو کو بتاؤں گی تم۔۔۔ معراج نے یکدم اسکے لبوں پر انگلی رکھی تھی۔۔۔
 "اس الو کہ پٹھے کو ہم دیکھ لیں گے۔۔۔۔۔ دلاور کی آواز پر دونوں بری طرح سٹپٹا گئے
 تھے معراج جو یہی کہنے والا تھا دلاور کو گھورنے لگا سارا کی تو جیسے سٹی گم ہو گئی تھی سب
 کو وہاں موجود دیکھ کر اس سے پہلے سارا وہاں سے بھاگتی حیدر نے آگے بڑھ کر معراج
 کی کمر پر مکا جڑا تھا۔۔"

"بیہودہ انسان آج تک ہم نے یہ خرافات کام نہیں کیا اور تو۔۔۔
 "بس بس رہنے دیں حیدر میرا منہ مت کھلوائیے گا۔۔۔ حیدر جو معراج کو ڈپٹ رہا تھا
 ماہ رخ سامنے آتی گھورتے ہوئے اسے کہتی سارا کی سمت گومی جو ہنوز فق چہرے کہ
 ساتھ کھڑی تھی۔۔۔۔"

"سارا رلیکس ہم سب جانتے ہیں۔۔۔۔۔ ماہ رخ اسے بتاتی مشعل اور مدثر کو دیکھنے لگی
 جنہوں نے ساری حقیقت بڑوں کہ سامنے کھول دی تھی۔۔"

ہسپتال کہ لان میں کھڑے وہ دونوں ڈاکٹر سے بات کر رہے تھے کل سے وہ ہسپتال میں موجود تھے۔۔ یکدم ٹک ٹک کی آواز پر جائش اور محمش نے پلٹ کر آنے والے کو دیکھا تھا۔۔ سامنے ہی صنم انکے قریب آ کر رکی۔۔۔

"صنم۔۔۔۔ محمش نے آگے بڑھ کر اسکے کندھے پر بازو رکھا جس نے ڈبڈباتی نگاہوں سے محمش کو دیکھا تھا۔۔
"ہمیں اب گھر چلنا چاہیے۔۔۔"

"قریشی ہاؤس" جی ہاں آج ایک بار پھر "قریشی ہاؤس" میں عدالت لگی تھی دو مجرم "قریشی ہاؤس" کہ سب سے چھوٹے لیکن دلاور کہ بقول میسنے سپولے کھٹیرے میں سر جھکا کر کھڑے تھے۔۔

سب کی نظریں ان دو سپولوں پر ہی جمی تھیں یکدم خاموشی کو توڑتے انور صاحب نے آگے بڑھ کر اسکے سر پر چپت ماری تھی۔۔

"یہ دن دیکھنا رہ گیا تھا ہاں؟ کب سے سگریٹ پی رہے ہو؟ تمہارے باپ نے آج تک یہ کام نہیں کیا اور تم۔۔۔ شرم آنی چاہیے۔۔۔"

"چاچو۔۔۔۔ حیدر بھائی اور جائش بھائی بھی پیتے ہیں چھپ چھپ کر میں نے منع بھی کیا تھا کہ اچھی بات نہیں ہے پر نہیں، دلا اور کنکھیوں سے حیدر کو دیکھتا پول کھول چکا تھا سب کی نظریں بے اختیار حیدر پر گئی تھیں۔۔"

"میں نے تو کبھی سگریٹ دیکھی تک نہیں ہے پینا تو بہت دور کی بات ہے۔۔۔۔۔ پاپا یہ جھوٹ بول رہا ہے۔۔۔ حیدر گڑ بڑا کر اپنی صفائی پیش کرنے لگا سب کہ لبوں پر مسکراہٹ رینگی۔۔"

"یہ سب چھوڑیں آپ پہلے ان کا معاملہ نبٹائیں دیکھیں دونوں کے معصوم چہرے کیسے آم کی گٹھلی لگ رہے ہیں۔۔۔۔ آمین حیدر کو انکے عتاب سے بچاتا سب کی توجہ ایک بار پھر سارا اور معراج کی جانب مبذول کروا چکا تھا۔
معراج اور سارا نے خود کو آم کی گٹھلی سے ملانے پر خفگی سے آمین کو دیکھا تھا جو کہہ کر ایرا کو دیکھ رہا تھا۔۔"

"ہاں تو بر خور دار جانتے ہو میری بیٹی کا رشتہ طمہ ہو چکا ہے۔۔ علی صاحب نے مسکراہٹ ضبط کرتے مصنوعی سنجیدگی سے اسے دیکھا جس نے پہلو بدل کر تڑپ کر انھیں دیکھا تھا۔"

"پرچاچو آج ہی تو رشتہ آیا تھا پھر آپ لوگوں نے اتنی جلدی کیسے رضامندی دے دی یہ کوئی مذاق ہے جانے وہ لوگ کیسے ہوں۔۔۔۔۔ معراج اپنی جگہ سے کھڑا ہوتا نہیں بولنے لگا سارالب کچلتی نظریں جھکا کر آنسوؤں پینے کی کوشش میں ہلکان ہو رہی تھی

"ہائے بیچارہ۔۔۔۔۔ داین آہستہ سے کہتی دلاور کو گھورنے لگی جس نے سب کو اپنے ڈرامے میں شامل کیا تھا اور اب بیٹھا چائے کی چسکیاں لیتا اسکی حالت سے محظوظ ہو رہا تھا۔۔

"تمہیں بہت ترس آرہا ہے کبھی مجھ پر بھی ترس کھالیا کرو۔۔۔ دلاور اسکی بڑبڑایٹ سنتا منہ بنا کر کہتا دوبارہ انھیں دیکھنے لگا جہاں اسکا ضبط آزما یا جا رہا تھا۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"امی آپ رو رہی ہیں؟ حیرم جو اپنا کورس پھیلائے بیٹھا خوشی سے دکتے چہرے کہ ساتھ اپنی کتابوں کو دیکھ رہا تھا چانک حورم کہ گالوں پر بہتے آنسوؤں کو دیکھ کر ہاتھ سے کلرنگ بک رکھتا اسکے قریب آکر اسکے چہرے پر ہاتھ رکھ کر پوچھنے لگا

حورم نے تیزی سے اسے گلے لگا کر اپنے آنسوؤں پوچھے۔۔

"نہیں میری جان میں رو تھوڑی رہی تھی میں تو خوش ہو رہی ہوں۔ حورم نے کہتے ساتھ اسے سامنے کرتے پیشانی چومی۔۔۔

"دیکھو حیرم حیدر پاپا کی بات ہمیشہ ماننا سب کی عزت کرنا، اچھے سے پڑھنا کسی چیز کی ضرورت ہو تو مجھ سے کہنا۔۔۔ ٹھیک ہے؟ حورم اسے سمجھاتی دوبارہ اسے سینے سے لگا چکی تھی جو سنجیدگی سے اپنی ماں کی باتوں کو سن رہا تھا۔۔۔

"امی آج مشعل آنٹی نے مجھے چاکلیٹ دی تھی۔۔۔

"ہمم۔۔۔ آپ نے مانگی تھی؟ حورم نے مسکراتے ہوئے اس سے پوچھا جس نے تیزی سے آنکھوں کو میچ کر سر اٹھایا میں ہلایا کہیں ماں اس بات پر ڈانٹ ناں دے۔۔۔

"آئندہ ایسا مت کرنا جو چاہیے مجھ سے کہنا۔۔۔ ٹھیک ہے ناں؟

"ٹھیک ہے امی۔۔۔۔۔ حیرم نے جھٹ سر ہلایا تھا ماہ رخ جو ادھ کھولے دروازے کے پاس کھڑی تھی لب بھنچتی آنکھ کا کونہ پوچھتی واپس پلٹ گئی۔۔۔۔۔

ایرادانین کہ ساتھ بیٹھی صنم سے فون پر معراج اور سارا کا رشتہ طمہ ہونے کا بتاتی ہنسنے میں لگی ہوئی تھیں جب آمین اور دلاور وہاں آئے تھے۔۔۔

"صنم کل تو آرہے ہونا تم لوگ؟ چلو ٹھیک ہے پھر سب کو سلام دینا۔۔۔ اللہ

حافظ۔۔۔۔۔ دانین صنم بات کرتی کال کا ٹی انکی جانب متوجہ ہوئی جب معراج مدثر کے ساتھ وہاں آیا تھا۔۔۔

"کیسا لگا میرا سر پر اترنے کے؟ دلاور شرارت سے معراج کو دیکھتے ہوئے بولا جو بہت مہینوں بعد آج دل سے مسکرایا تھا۔۔۔"

دائین نے دلاور کی بات پر اسے دیکھا تھا۔۔۔ جبکہ ایرا آمین کہ نزدیک نیم دراز ہونے پر گھبرا کر اس سے رخ پھیر کر بیٹھ گئی۔۔۔ جب اپنے ہاتھ پر کسی کا مضبوط ہاتھ محسوس کرتے اس نے ہاتھ نکالنا چاہا تو گرفت اور مضبوط ہو گئی۔

"چھوڑیں میرا ہاتھ۔۔۔ سرگوشی کرتی وہ اسے گھورنے لگی جو انجان بنا ہنس رہا تھا۔۔۔" "ویسے آمین اور ایرا اپ دونوں بھی دولہا دلہن بننے کی تیاری کریں۔۔۔ مشعل یکدم ان دونوں کی طرف متوجہ ہوئی تھی ایرا اثر ما کر سر جھکا گئی جبکہ اپنی مزحمت ترق کر دی تھی۔۔۔"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"نین چلو یاریہ لوگ تو اپنی بیویوں سے بیزار بیٹھے ہیں۔۔۔ دلاور اسکے کان کہ نزدیک سرگوشی کرتا اسے دیکھنے لگا دائین نے بمشکل امنڈ آنے والی ہنسی روکی۔۔۔"

"ہم۔۔۔ اچھا جی اور آپ نہیں ہوئے بیزار۔۔۔"

"تم بھی کوئی بیزار ہونے والی چیز ہو۔۔۔ اب چلو یہاں سے اٹھو یہ سب سٹیا۔۔۔"

"کیا کھسر پھسر لگائی ہوئی ہے۔۔۔ محفل میں بیٹھنے کہ آداب نہیں جانتے۔۔۔ حیدر کی آواز پر دلاور کی زبان کو بریک لگی منہ بنا کر اسے دیکھا جو ابھی ابھی وہاں آیا تھا۔۔"

"جی بالکل حیدر بھائی لیکن یہ وقت شریفوں کہ سونے کا ہوتا ہے لیکن یہاں تو ماشاء اللہ۔۔۔"

"کہنا کیا چاہتے ہو حیدر بھائی بد معاش ہیں؟ تو بہ استغفر اللہ اب یہ سننا باقی رہ گیا تھا۔۔۔ معراج نے جھٹ اپنا الو بنائے جانے کا بدلہ لیا تھا۔۔۔ حیدر نے دلاور کو گھورا پھر طائرانہ نظر سب پر ڈالتے ٹھنڈی سانس لی۔۔۔"

"خیر ہماری محفل ابھی نامکمل ہے۔۔۔ آہ جانے کیوں جائش نے ضد باندھ لی ہے۔۔۔ میں اسکی شرارتوں کو بہت مس کرتا ہوں۔۔۔ ورنہ ابھی جو معراج نے پھٹے کٹنی والا کام کیا ہے ناں وہ کرتا۔۔۔ حیدر کہتے ساتھ اداسی سے مسکرا دیا یکدم ہی ماحول میں اداسی گھول گئی تھی۔۔۔"

"جائش بھائی چائے۔۔۔ صنم نے اسکے پاس چائے کا کپ رکھا وہ جو بالکنی میں کھڑا سوچوں میں غرق تھا چونکا۔۔"

"تھینک یو صنم۔۔۔۔۔ جائش چائے کا کپ اٹھاتا مسکرا یا جب اپنے پیچھے قدموں کی آواز پر دونوں نے پلٹ کر آنے والے کو دیکھا۔۔۔۔۔

"لگتا ہے آج کسی کو نیند نہیں آئے گی۔۔۔۔۔ محمش مسکرا کر انھیں دیکھتا اپنے ساتھ کھڑی ابلا ج کو دیکھنے لگا جو جائش کو ہی دیکھ رہی تھی کتنے جذبے تھے ان آنکھوں میں۔۔۔۔۔

جائش اسکی بات پر مسکراتا آگے بڑھ کر ابلا ج کے سامنے آروکا۔

"اہم اہم ہمیں چلنا چاہیے میرا کچھ سامان پیک کرنا رہ گیا ہے۔۔۔۔۔ صنم گلا کھنکھار کر کہتی محمش کو اشارہ کرتی کمرے سے نکل گئی۔۔۔۔۔ دونوں کہ جاتے ہی ابلا ج نے آہستگی سے قدم بڑھایا تھا جائش کی نظریں اسکے چہرے سے ہوتیں اسکے پیروں تک گئیں تھی ابلا ج نے آگے بڑھ کر اسکے سینے پر سر رکھا جسے جائش نے نرمی سے اپنی باہوں میں بھرا تھا۔۔۔۔۔ دیوار پر لگی گھڑی کی ٹک ٹک کہ علاوہ اب وہاں کوئی ٹک ٹک نہیں تھی۔۔۔۔۔

وارڈ روم کہ ساتھ رکھی بیسیا کھیاں اپنے مالک کو بنا سہارے کھڑا دیکھتیں مسکراتیں۔۔۔۔۔

تیر اسال۔۔۔۔۔ ہاں تیر اسال بعد وہ سہاروں سے آزاد اپنے عشق کہ حصار میں کھڑی
 خاموش آنسوں بہا رہی تھی۔۔۔۔۔ روتو وہ بھی رہا تھا اسکی ابلاج اسکے حصار میں اپنے
 پیروں پر کھڑی تھی۔۔۔۔۔

ہاں جُد اساعشق ہے
 کچھ خدا ساعشق ہے
 ہو جس میں جان فدا

وہ ادا عشق ہے
 تو جہاں عشق ہے
 یہ جہاں بھی عشق ہے
 جو سنگ تو ہے چلے
 ہر سماعشق ہے

تیرے پیار کہ لئے یہ زندگی بڑی کم
 میرا تو ایسا عشق ہے،
 (حسین شہزاد سونگ)

قریشی ہاؤس کو آج دلہن کی طرح سجایا گیا تھا۔۔۔ گھر بھر میں افراتفری کا عالم تھا۔۔۔ ہر کوئی خوش و مطمئن تھا۔۔۔ لاؤنج میں صوفوں کو ہٹا کر چاندنی بچھائی ہوئی تھی ایک طرف گیندے کہ پھولوں سے جھولا سجایا گیا تھا۔۔۔ لاؤنج کو بھی مہندی کی نسبت سے سجایا گیا تھا۔۔۔ محمش اور صنم ابھی لاؤنج میں داخل ہوئے تھے جب ماہ رخ کی نظر ان پر پڑی تھی۔۔۔

"السلام علیکم۔۔۔۔۔ صنم نے آگے بڑھ کر ماہ رخ کو گلے لگایا تھا۔ محمش مسکراتے ہوئے بیگنہ ایک طرف رکھتا مصطفیٰ صاحب کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

"وعلیکم السلام یاد آگئی ہماری۔۔۔

"اوہو بھابھی جی خفا تو مجھے ہونا چاہیے سب رشتے طہمہ کر لیے تقریبیں بھی رکھ لیں اور ہمیں فون پر اطلاع دی جا رہی ہے ہم اتنے غیر ہو گئے ہیں اب۔۔۔۔۔ صنم نے منہ بناتے ماہ رخ کہ خفا ہوتے چہرے کو دیکھا۔۔۔ آہستہ آہستہ گھر کہ سبھی افراد وہاں جما ہو چکے تھے۔۔۔ ایر اور سارا مہندی کی دلہن بنی وہیں آچکی تھیں۔۔۔

خوب رونق لگی ہوئی تھی حورم سارا اور ایر کہ پاس بیٹھی سب کو دیکھ رہی تھی جب لاؤنج میں جائش نے قدم رکھا تھا۔

بے ساختہ سب کی نظریں دروازے کی جانب اٹھی تو پلٹنا بھول گئیں۔۔۔ جانش جو سفید کلف لگے شلواری قمیض پر بھورے رنگ کی شال پیروں میں پشاوری چپل پہنچے سب کو دیکھ رہا تھا جبکہ سب کی نظریں اسکے ساتھ کھڑی ابلاں پر ٹکی تھیں جو نیٹ کا خوبصورت کاسفید اور پیلے رنگ کا گھیر دار فراک بالوں کی فرینچ بنائے چھوڑیاں اور گجرے پہنے اعتماد سے جانش کہ ساتھ کھڑی تھی۔۔۔

کائنات بیگم کی آنکھیں نمکین پانیوں سے بھرنے لگیں۔۔۔ ایر اور سارا جود لہن بنی بیٹھی تھیں وہ بھی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئیں تھیں۔۔۔۔

"یہ۔۔۔۔۔ خاموشی میں انور صاحب کی کانپتی آواز گونجی ابلاں نے گردن موڑ کر اپنے ہمسفر کو دیکھا جس نے کبھی اسے کمزور نہیں ہونے دیا تھا۔۔۔

جانش نے اسکی نظریں خود پر محسوس کرتے اسے دیکھا تھا۔۔۔

جانش اسکا ہاتھ تھام کر چلتے ہوئے سیدھا فوزیہ بیگم کہ سامنے آیا تھا جو ہنوز ساکت کھڑی تھیں۔۔۔

"میں نے اپنا وعدہ پورا کر دیا می دیکھیں میری ابلاں آج میرے ہمقدم ہے، یہ وہ بھروسہ ہے جو اس نے مجھ پر اور میں نے خدا پے کیا تھا۔۔۔ اب تو آپ کو کوئی شکایت

نہیں ہونی چاہیے۔۔۔ جائش کی آواز لاؤنج میں گونجی تھی فوزیہ بیگم پر جیسے گھڑوں پانی آگرا تھا۔

"ایک بات اور امی ہم انسان ہیں صرف ایک "انسان" میں آپ کو نیچا یا شرمندہ نہیں کرنا چاہتا پر کبھی کبھی بہت سی باتوں کو بولنا بہت ضروری ہو جاتا ہے۔۔۔ جائش اپنی بات مکمل کرتا مگر تضحیٰ صاحب کی طرف پلٹا تھا جو مسکرا کر اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔

"ابلاج۔۔۔ میری جان مجھے تو یقین نہیں ہو رہا۔۔۔ کائنات بیگم بہت دیر سے اس کے پیروں کو دیکھ دیکھ کر نہال ہو رہی تھیں سب اسکے ارد گرد بیٹھے تھے جبکہ جائش اور محمش معراج اور آمین کہ پاس بیٹھے انھیں چھیڑ رہے تھے۔۔۔

"امی آپ کو اب یقین کر لینا چاہیے کیوں ابلاج آپ۔۔۔ ایر ابلاج کہ گلے میں لاڈ سے بازوں کا حصار باندھتی مسکرائی۔۔۔ جو اسی کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا

"اوائے معراج بہت ہو گیا میری بہن کو تاڑنا بند کرو ورنہ نکاح گلے سال تک ٹل جائے گا۔۔۔ دلاور جو اسی کو دیکھ رہا تھا مصنوعی دھمکی سے بولا جب مدثر جو ساتھ ہی بیٹھا تھا اسکی گردن دبوچ چکا تھا۔

"ہا ہا ہا یہ کبھی نہیں سدھر سکتے

"جیسے تم تو سدھر چکے ہوناں خبیث شخص، جانتے ہو کتنا مس کیا ہے میں نے تمہیں۔۔۔ جائش کی بات پر حیدر نے لاڈ سے بازو گردن میں ڈال کر اسے قریب کرتے ہوئے کہا جس پر سب قہقہہ کر ہنس دیے تھے۔

بہت عرصے بعد "قریشی ہاؤس" میں دسترخوان پر پہلے جیسی رونق تھی سب کہ چہروں پر اطمینان تھا معراج اور آمین دونوں نے ساتھ ہی رخصتی کا کہہ دیا تھا فارا بھی اپنی فیملی کے ساتھ شام میں آنے والی تھی کہ تاریخ وغیرہ بڑوں میں تہہ ہو چکی تھا۔

"کیا سوچ رہی ہو کھاؤ۔۔۔۔۔ دلاور دانیں کو پلیٹ کو گھورتے دیکھ کر بولا جو چونک کر اسکی طرف متوجہ ہوئی تھی۔۔۔

"دلاور وہ۔۔۔۔۔ دانیں ہچکچائی۔۔۔

"کیا ہوا؟ دلاور یکدم گھبرا یا تھا۔۔۔

"وہ۔۔۔۔۔ وہ میرا دل خراب ہو رہا ہے۔۔۔ دانیں لبوں پر ہاتھ رکھتی متلی کو روکتے

ہوئے اسے دیکھنے لگی دلاور نے سنتے ہی دانیں کہ سامنے سے پلیٹ اٹھائی تھی۔۔۔

"یار الٹی مت کر دینا ورنہ رزق ضائع ہو جائے گا۔۔۔ دلاور کی بات پر دانیں صدمے

سے اسے دیکھنے لگا جبکہ حورم جو پاس ہی بیٹھی باآسانی سب سن رہی تھی بے ساختہ ہنسی

تھی سب نے چونک کر خوش گوار حیرت سے اسے ہنستے دیکھا تھا حیرم ماں کو ہنستا دیکھ کر تیزی سے اسکے پاس آیا تھا۔

"امی۔۔۔۔ حیرم چہک کر کہتا اسکے رخسار کا بوسہ دے گیا۔۔۔"

"اللہ تمہیں یونہی ہنستا مسکراتا رکھے۔۔۔ آمین۔۔۔ مصطفیٰ صاحب نے شفقت سے اسے دیکھ کر کہا جس کی ہنسی مسکراہٹ میں ڈھلی تھی۔"

"بچاؤ بچاؤ۔۔۔ ارے پاگل واگل ہوگی ہو کیوں بچوں کہ باپ کو مارنے پر تلی

ہو۔۔۔۔ دلاور تیزی سے بھاگتا ہوا کمرے میں داخل ہوتے بیڈ پر چڑھا تھا۔۔۔"

"آپ نے مجھے پاگل کہا ہاں؟ کیسے شوہر ہیں میری ذرا فکر نہیں اوپر سے سامنے سے کھانا

اٹھا رہے تھے کہ کہیں میں الٹی نا کر دوں مطلب حد ہے میں اتنی گنورا لگتی

ہوں۔۔۔۔ دانیں گھورتے ہوئے ڈریسنگ سے چیزیں اٹھا کر اسکی طرف پھینک رہی

تھی جو پھرتی سے کچج کرتا خود کو بچا رہا تھا۔۔۔۔۔"

"اچھا سوری لیکن خود سوچو اگر تم کھانے پر الٹی سیدھی کر دیتی تو ضائع ہو جاتا نا اس

میں مارنے کی کونسی بات ہے شرم کرو شوہر کو مار رہی ہوں دوزخ واجب ہو جائے گی

اور میں تمہیں اکیلا چھوڑ کر جنت میں چلا گیا اور اگر کوئی حور میرے عشق میں دیوانی ہو گئی پھر۔۔۔

دلاور ہنوز خود کو بچاتے ہوئے جو منہ میں آیا بولتا چلا گیا جبکہ دانیل کا عرصے سے برا حال ہو گیا تھا۔ آگے بڑھ کر سائیڈ لیمپ اٹھایا ہی تھا جب دلاور گھبرا کر ایک ہی جست میں اس تک پہنچا تھا۔

"اللہ اللہ لڑکی یہ کون سا گناہ کبیرہ کرنے چلی ہو اب شوہر کو مارو گی۔۔۔ دلاور اسے زبردستی اپنے حصار میں لیتے ہوئے کہتا گلے سے لگانے لگا جو بری طرح جھپٹتا رہی تھی۔

"چھوڑیں مجھے دلاور، مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی ہے۔۔۔ بہت شوق ہے ناں مجھ سے دور جانے کا تو ٹھیک ہے میں مر جاؤں۔۔۔ بے قابو ہوتے بے اختیار دانیل کہ منہ سے پھسلا تھا جب دلاور کا ہاتھ اس پر اٹھا تھا۔۔۔ "چٹاخ" کی آواز کہ ساتھ دانیل سن ہو گئی تھی۔۔۔

"بولتے وقت سوچ لیا کرو دانیل دلاور تمہیں کچھ ہو گیا تو دلاور بھی نہیں رہے گا۔۔۔ نیچے آواز میں لب بھینچ کر کہتا وہ جانے لگا جب واپس پلٹ کر اسکے قریب روکا

جو ڈبڈباتی نظروں سے اسی کو دیکھ رہی تھی یہ پہلا تھپڑ تھا جب دلاور سے اسے لگا تھا۔۔۔ ہنسی مذاق یہ رنگ اختیار کر لے گا دونوں ہی نے نہیں سوچا تھا۔

"سوری۔۔۔۔۔ ایک زبان ہوتے دونوں نے کان پکڑے تھے۔۔۔"

"ہا ہا ہا۔۔۔ سوری۔۔۔ دلاور ہنس کر آگے بڑھ کر اسے کمر سے تھام کر قریب کر چکا تھا۔"

"کوئی اتنی زور سے مارتا ہے۔۔۔ خفگی بھرے لہجے میں کہتے اس نے دلاور کو دیکھا تھا۔"

"کوئی دل پر خنجر چلائے گا تو ہاتھ کیا میں تو پیر بھی چلاؤں گا۔۔۔ دلاور کہتے ہوئے اسے دیکھنے لگا جس نے گھورتے ہوئے اسکے سینے پر ہاتھ رکھا تھا۔"

"کبھی کوئی بات سیدھی نہیں کر سکتے آپ۔۔۔"

"بلکل کر سکتا ہوں۔۔۔ کہو کیا سننا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔ دلاور جھٹ سر ہلاتا اسکی جانب جھکا جس نے اپنا گال جس پر کچھ دیر پہلے تھپڑ پڑا تھا آگے کرتے گال پر انگلی رکھتے اشارہ کیا جسے سمجھتے ہوئے اس نے مسکراتے ہوئے اپنے لب اسکے گال پر رکھ دیے تھے۔۔۔"

جائش ٹراؤزر اور ٹی شرٹ میں ملبوس بیڈ پر نیم درازا سے دیکھ رہا تھا جو لبوں پر مسکان سجائے اپنے پیر پر کریم لگا رہی تھی۔۔۔

"سب بہت خوش تھے آج۔۔۔ یہ سب آپ کی بدولت ممکن ہوا ہے جائش
۔۔۔ ابلاج نے اسے دیکھتے ہوئے مسکرا کر جائش کو دیکھا جس نے ہاتھ بڑھا کر اسے
کندھے سے تھام کر پیشانی پر لب رکھے تھے۔۔۔"

"یہ میری نہیں ابلاج تمہاری وجہ سے ممکن ہوا ہے۔۔۔ تم نے ہمت نہیں
ہاری، امید نہیں چھوڑی، جو ہمت ہار جاتے ہیں وہ کبھی اپنی خواہشوں کو پایا تکمیل تک
نہیں پہنچا پاتے اور پھر اللہ سے شکوہ کرتے ہیں کہ ہمارے ساتھ ہی یہ کیوں ہوا لیکن
کبھی یہ قبول نہیں کریں گے کہ ہم سے کہاں غلطی ہو گئی ہے اگر خود کی غلطیوں اور
کو تا ہیوں کو دوسروں میں تلاش کرنے سے بہتر ہے ہم خود اپنے ضمیر کو آئینے کے
سامنے لا کھڑا کریں تب ہمارے اللہ سے شکوے ختم ہو جائیں گے، لیکن انسان غلطیوں
کا پتلا رب سے شکوے کرنا نہیں تھکتا۔۔۔ محنت اور کوشش کہ بغیر تو جھولی میں کچھ
نہیں آگرتا اور آج میں بے انتہا خوش ہوں کہ اللہ نے تمہیں میرا نصیب
بنایا۔۔۔۔۔ جائش مدھم آواز میں کہتا دوبارہ اسکی پیشانی پر لب رکھ چکا تھا جبکہ ابلاج
سرشاری سے آنکھوں کو موند کر اسکے سینے سے لگ گئی۔۔۔"

خوش نصیب ہوتے ہیں وہ جنکا عشق اپنے عشق میں رنگ جاتا ہے۔۔۔ اپنے عشق کو
کبھی پانے کی ضد نہیں کی تھی سوائے اللہ سے مانگنے کہ وہ تو خوش تھی اسے خوش دیکھ

کر۔۔۔ اس نے کب کی تھی ضد اسے پانے کی لیکن اللہ رحیم ہے اپنے بندے کو کیسے
خالی جھولی لوٹا دیتا۔۔۔۔۔

محبت کا اصول ہے اسے نکاح کہ بندھن میں باندھا جائے ورنہ انکا کھیل نظروں سے
جسموں تک کا سفر تہہ کرتے راکھ بن جاتا ہے۔۔

گھر بھر میں شادی کا ہنگامہ جاگ اٹھا تھا۔۔۔۔۔ کل شادی تھی جبھی سب ایک جگہ جما
مہندی لگوار ہی تھیں گانے کی تیز آواز پورے گھر میں گونج رہی تھی جس پر ماہ رو اپنی
ماں کہ پاس کھڑی ناچ رہی تھی حیرم وہاں نہیں تھا۔۔ دوسری طرف سب لڑکے گھر
کی سجاوٹ میں مصروف تھے جبکہ معراج اور آمین دو لہا ہونے کی وجہ سے ڈھیٹ بنے
بیٹھے تھے۔۔

دلا اور کہ ساتھ جائش بھی دونوں کو وقفے وقفے سے غیرت دلا رہے تھے لیکن دونوں
ہی ٹس سے مس نہیں ہو رہے تھے۔۔۔۔۔

”انگموں کام کرو شادی ہماری نہیں تم لوگوں کی ہے ہاتھ چلاؤ۔۔۔۔۔ حیدر نے دونوں
کہ سروں پر چپت لگاتے ہوئے کہا۔۔

"ہم کیوں کریں آپ لوگوں نے اپنی شادیوں میں کچھ کیا تھا ایک ایک پھول ہم نے لگایا تھا۔۔۔ آمین نے منہ بناتے ہوئے حیدر کو دیکھا۔۔۔

"اوہیلو بیٹا جی تصحیح کر لو سب کی شادیوں میں سب سے زیادہ میں نے کام کیے ہیں۔۔۔ دلاور تڑپ کر ہاتھ میں موتی کی لڑی اسے مارتے ہوئے بولا۔۔۔ محمش نے زور سے فہقہہ لگایا جس پر وہ تپ کر اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔۔۔

"ہاں تو آپ کا کام تھا یہ بھائی ہی کرتے ہیں لیکن نہیں کھا پڑ عورتوں کی طرح پیچھے پڑ گئے ہیں معصوم بچوں کہ۔۔۔۔۔ آمین منہ بنا کر اٹھ کر بولتا معراج کو اشارہ کرتا وہاں سے بھاگ نکلا

"کام چور۔۔۔ عمر ہنستے ہوئے کہتا حیرم کو دیکھنے لگا جو احمر کہ ساتھ بیٹھا تھا۔۔۔

رات کا کھانا سب نے خوش گوار ماحول میں کھایا تھا۔۔۔ کھانے کے بعد چائے کا دور چلا دانیل اور ماہ رخ سب کہ کپڑے استری کر رہی تھیں ساتھ چائے اور باتیں بھی جاری تھیں جب ابلاج بھی حورم کہ ساتھ وہیں آگئی تھی۔۔۔

"میں بتا نہیں سکتی تمہیں ایسے دیکھ کر میں کتنا خوش ہوں ابلاج۔۔۔ اللہ تم دونوں کو بری نظر سے ہمیشہ محفوظ رکھیں آمین۔۔۔

"تم آمین۔۔۔ ماہ رخ۔۔۔ ابلاج نے مسکرا کر اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا
دائین نے ایک نظر خاموش بیٹھی حورم کو دیکھا جو کہیں کھوئی ہوئی تھی۔۔
"حورم آپی مہندی نہیں لگوائی۔۔"

"میرادل نہیں چاہتا اب۔۔ حورم کہ جواب پر تینوں نے ایک دوسرے کو دیکھا۔
"دل کا کیا ہے یہ تو ہمیشہ بے بس رکھتا ہے انسان کو، جانتی ہو دل و دماغ کی جنگ میں
انسان ہار جاتا ہے۔۔ میں نہیں چاہتی میری بہن ہارے حورم، زندگی اور موت تو
صرف اللہ کہ حکم سے آتی ہے سب کا وقت مقرر ہے آگے پیچھے ہرزی روح نے فنا
ہو جانا ہے، میں یا کوئی تمہاری تکلیف کی گہرائی کا اندازہ نہیں کر سکتے لیکن کم ہی سہی پر
ہمیں ہوتی ہے، میں نے کبھی حیدر کی آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھے وہ تو ہر وقت ہنستے
مسکراتے رہتے ہیں گھر میں سب سے بڑے بیٹے اور کزن ہونے کہ باوجود کبھی ایسا
روعب نہیں جمایا کہ کوئی بھی بات کرتے ہوئے جھجھکے ہمیشہ دوستوں کی طرح رہے
ہیں۔۔۔ کسی کہ ڈر سے کوئی آپکی ہر بات ماننا یا احترام کرتا ہے نا تو وہاں دلوں میں
صرف اس کا خوف ہی رہتا ہے وہ احترام نہیں جو دل سے کیا جائے کیونکہ جہاں خوف ہو
وہاں احترام نہیں رہتا۔۔ لیکن اکثر میں انھیں رات کو اداس دیکھتی ہوں وہ حیرم کہ
تکلف بھرے انداز سے دکھی ہوتے ہیں اسے بے تکلف ہونے دو وہ ابھی چھوٹا

ہے۔۔۔ آہ! چلو اب میں مہندی لاتی ہوں۔۔۔ ماہ رخ بات مکمل کرتی اٹھ کر جاتے جاتے رکی تھی ابلاج مسکرا کر اسے ہی دیکھ رہی تھی آج جیسے یقین ہو چلا تھا وہ جائش کی ہی بہن تھی جس کہ پاس باتوں سے قائل کرنے کا وہ تاثیر تھا جو ہر لب و لہجہ رکھنے والوں کہ پاس نہیں ہوتا۔۔۔

"لوگ کیا کہیں گے کیا سوچیں گے کہ چند مہینے پہلے ہی شوہر کا انتقال ہو ان باتوں کو دونوں کان بند کر کہ سننا حورم انکی زبانیں بند نہیں ہو سکتیں ہم اپنے کان تو بند کر سکتے ہیں۔۔۔ ماہ رخ کہتے ہوئے آگے بڑھ گئی وہ جو یہی کہنے والی تھی گہری سانس لے کر رہ گئی۔۔۔"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

صنم ڈریسنگ کہ سامنے کھڑی سرخ اور سیاہ رنگ کی خوبصورت ساڑھی میں ملبوس تیار کھڑی موبائل ہاتھ میں لئے تیزی سے ٹائپنگ کر رہی تھی جب یکدم پیچھے سے محمش نے اسے اپنے حصار میں لیا۔۔۔

"مشمش پیچھے ہٹیں۔۔۔ مجھے ابھی آخری قسط دینی ہے۔۔۔ صنم مچل کر بولی محمش نے "آخری" سنتے ہی اسے اٹھا لیا۔۔۔

"آآآ۔۔۔ کیا کر رہے ہیں نیچے اتاریں میں نیچے گر جاؤں گی۔۔۔"

صنم گھبرا کر چیخنی جو اسکی پرواہ کیے بغیر خوشی سے گھوما چکا تھا۔
 "محمش اتاریں۔۔۔ صنم پھر چیخنی جس نے احتیاط سے اسے نیچے اتار کر خود میں بھینچ لیا
 تھا صنم اچھی خاصی بوکھلا گئی تھی۔۔"

"اففف تم سوچ نہیں سکتی میں اتنا خوش ہوں کہ بس شکر ہے ختم ہونا اول جانتی ہوں
 ساٹھ 60 قسطیں مجھ مظلوم نے پڑھی ہیں اب بھی ختم نہیں کرتی نہ میں خود اس میں
 بلاسٹ میں سب کو مروا کر ختم کر دیتا۔۔۔۔ محمش چمکتے ہوئے کہہ رہا تھا جب صنم جسے
 ہنسی آرہی تھی بلاسٹ کا سن کر تیزی سے اسے پیچھے کرنے کی کوشش کرتی خفا ہو رہی
 تھی۔۔"

"میرے ہیر و ہیر و بن گئے ہیں آپ تو ہٹیں پیچھے مجھے کوئی بات نہیں کرنی
 ہے آپ سے۔۔۔ صنم اسے پیچھے کرتے ہوئے کہنے لگی یکدم کمرے کہ دروازے پر
 دستک ہوئی تھی۔۔"

"کون ہے؟ محمش بدمزہ ہوتے بولا۔۔۔"

"سب انتظار کر رہے ہیں سست براتیوں۔۔۔۔ ماہ رخ کی آواز پر صنم مسکراتی ہوئی
 محمش کو دکھیاتی دروازے کی سمت بڑھ گئی۔۔"

رات کہ بارہ بج رہے تھے ایراعروسی جوڑے میں بیٹھی دونوں ہاتھوں کو آپس میں
 مسل رہی تھی۔۔۔ سب ابھی اٹھ کر اسکے پاس سے گئیں تھیں اور اب وہ آمین کا انتظار
 کر رہی تھی۔۔۔ وہ جو پہلے ہی اسکے نظر انداز کیے جانے پر اشاروں میں دھمکیاں دیتا رہا
 تھا جانے اب وہ کیا کرے گا۔۔۔ ابھی وہ سوچ سوچ کر لب کچل رہی تھی جب دروازہ
 کھول کر آمین نے اندر قدم رکھا تھا۔

"السلام علیکم۔۔۔ مسسز آمین۔۔۔ آمین کی سنجیدہ آواز پر اسکے دل کی دھڑکن
 تیز ہوئی تھی۔۔

"و علیکم السلام۔۔۔ ایرا کی آواز گلے میں پھنس گئی نظروں کہ ساتھ سر بھی جھک گیا
 آمین دروازے کو لاک لگاتا کمرے کا جائزہ لیتا سائیڈ ٹیبل تک آیا تھا پھولوں اور خوشبو
 والی کینڈلیس سے خوبصورتی سے کمرہ سجایا گیا تھا۔۔۔

ایرانے کن اکھیوں سے آمین کو دیکھا جو دراز کھولے کھڑا تھا۔۔۔
 "اففف کہیں پستل و سٹل تو نہیں رکھی ہوئی۔۔۔ ایرا گھبرا کر الٹا سیدھا سوچتی آنکھوں
 کو زور سے میچ گئی تھی۔۔

آمین نے ایک نظر اسے دیکھا پھر ہاتھ میں پکڑے کھیس کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے چلتا
 اسکے سامنے بیٹھ گیا ایرا کی سانس اٹک گئی جانے وہ اب کیا کرے گا لیکن مقابل بیٹھا اسکا

محرم اسکے سب سے سنورے روپ کو آنکھوں کہ راستے دل میں اترتے سونے کی چین
جس میں خوبصورت سالا کٹ تھا آگے بڑھ کر اسکی گردن کی نظر کرتا کان کی لو کو
دانتوں سے ہلکے سے کاٹ کر نرمی سے چھو کر پیچھے ہٹا ایراجو اپنے قتل کا انتظار کر رہی
تھی آمین کی حرکت پر اسکی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ دوڑ گئی۔
"آ آمین۔۔۔"

"ششش! آمین نے اسکے لبوں پر انگلی رکھتے خاموش کر دیا اس سے قبل وہ اس سے دور
ہوتی آمین اسے اپنی جانب کھینچ چکا تھا۔

"بہت بھاگ لیا اب سزا میں مقرر کروں گا۔۔۔ آمین سرگوشی کرتا شرارت سے
مسکرانے لگا تھا جو اپنی بے قابو ہوتی دھڑکن کو سمجھانے میں ہلکان ہو رہی تھی۔

"حیدر کھڑکی میں کھڑا سوچوں میں گم تھا جب ماہ رخ کپڑے بدل کر عین اسکے پیچھے
آ کر کمر میں ہاتھ ڈال کر اسکی چوڑی پشت پر سر ٹیکا گئی۔۔۔ حیدر یکدم چونکا تھا
"کیا بات ہے آج بڑا پیار آ رہا ہے میری بیگم کو۔۔۔
"وہ تو روز ہی آتا ہے۔۔۔ ماہ رخ شرارت سے کہتی پیچھے ہوئی جب حیدر نے گھوم کر
اسے اپنے نزدیک کیا۔۔۔"

ماہ رخ کی مسکراہٹ یکدم تھمی۔۔۔

"آپ رو رہے تھے؟"

"نہیں میں اداس ہوں بس۔۔۔ مجھے حیرم کی فکر ہو رہی ہے وہ بہت حساس بچہ ہے
ماہ۔۔۔ لیکن اسکی ماں مجھے بھائی کہنے کہ باوجود خود کو ہم سے الگ سمجھتی ہے ایسے وہ بچہ
کبھی کھول کر اپنی بات نہیں کر سکے گا۔۔۔ حیدر متفکر سا ہے کہہ رہا تھا ماہ رخ گہری
نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی حساس تو وہ خود بھی تھا تبھی تو اپنی ماہ رخ کو حصار میں
لئے کھڑا ذہنی طور پر وہاں نہیں تھا۔۔۔

ماہ رخ نے اسکی بات سن کر اسکے سینے پر سر رکھ دیا۔۔۔
"سب ٹھیک ہو جائے گا حیدر فکر مت کریں۔۔۔ میں ہوں نہ آپ کہ ساتھ۔۔۔ ماہ
رخ نے آہستگی سے کہتے اسکے سینے پر لب رکھے حیدر نے مسکرا کر اسے خود میں بھینچا لیا
تھا۔۔۔

سارا کب سے اسے دیکھ رہی تھی جو اسکا ہاتھ تھامے بیٹھا اسکے ہاتھ کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

"معراج۔۔۔"

"ہممم۔۔۔"

"کچھ کہو گے نہیں؟ سارا کی بات پر اس نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا پھر دوبارہ جھکا کر اس کا ہاتھ اٹھا کر لبوں سے چھوا۔۔۔"

"جب تم نے انکار کیا تھا نہ ایسا لگا تھا جیسے سب ختم ہو جائے گا، مجھے لگتا تھا تم کبھی بھی مجھے نہیں اپناؤ گی لیکن آج تم میری۔۔۔ صرف میری ملکیت میری شریکِ حیات، دلہن کہ روپ میں میرے سامنے ہو مجھے ابھی تک اپنی خوش قسمتی پر یقین نہیں آ رہا۔۔۔ معراج دھیرے دھیرے کہتا سے دیکھنے لگا۔۔۔"

یکدم سارا نے شرارت سے اسکے ہاتھ کی پشت پر زور سے چٹکی کاٹی تھی۔۔۔

"آآ آ پاگل لڑکی۔۔۔"

"ہا ہا ہا اب یقین آیا گرم پانی لا کر سر پر انڈیلوں۔۔۔ معراج کہ ہلکے سے چیخ مار کر گھورنے پر سارا نے ہنستے ہوئے دھمکی دی تھی معراج نے آگے بڑھ کر اسے اپنی جانب کھینچا سارا کی ساری شوخیاں معراج نے جھٹکے میں ہوا کر دی تھیں۔۔۔"

اگلے دن ولیمہ تھا۔۔۔ دس بجے کا وقت تھا جب جائش ابلج کو ڈھونڈھتا نیچے آیا لیکن سب کو وہاں موجود دیکھ کر متلاشی نظروں سے ابلج کو دیکھنے لگا پر وہ وہاں ہوتی تو نظر آتی۔۔۔

"اہم اہم۔۔۔۔۔ جائش بھائی آج کا ناشتہ بہت خاص ہے اور جیسے آپ ڈھونڈ رہے ہیں ہم سب انکے مہمان ہیں اسلئے آئیں اپنی پیاری بیگم کہ ہاتھوں کا ناشتہ نوش فرمائیں۔۔۔۔۔ معراج کی جہکتی آواز میں بتانے پر سب مسکرائے۔۔۔۔۔ جبکہ جائش خوشگوار حیرت میں تیزی سے کچن کی جانب بڑھا تھا۔۔۔۔۔"

کچن میں داخل ہوتے ہی اسکی نظروں نے جیسے اسے اپنے حصار میں باندھا تھا کس کر چٹیا بندھے اپرن پہنے تیزی سے ادھر ادھر جاتی دکتے چہرے کہ ساتھ وہ دانیمن سے باتیں بھی کر رہی تھی جائش وہیں چوکھٹ پر ہاتھ باندھ کر مسکرا کر اسے سر تا پیر دیکھنے لگا جب ابلاج کی نظر اس پر پڑی۔۔۔۔۔

"ارے آپ اٹھ گئے۔۔۔۔۔ میں لاتی ہوں آپ کا ناشتہ۔۔۔۔۔ ابلاج اسے دیکھتی قریب آ کر کہتی جانے لگی دانیمن نے ایک نظر اسے دیکھ کر مسکرا کر رخ دوبارہ پھیر لیا۔۔۔۔۔ اس سے قبل ابلاج آگے بڑھتی جائش نے اسکا ہاتھ تھام کر آگے بڑھ کر اسکی پیشانی چومی۔۔۔۔۔ ابلاج نے گڑ بڑا کر دانیمن کی جانب دیکھا۔۔۔۔۔"

"آئی لو ویو۔۔۔۔۔ جائش کان کہ نزدیک سرگوشی کرتا تیزی سے آگے بڑھ گیا جبکہ ابلاج شرمنا کر اسکی پشت دیکھتی چلی گئی۔۔۔۔۔"

ختم شد

نوٹ

جائش کی ابلاغ از امرحہ شیخ پڑھنے کے بعد اپنی رائے سے ضرور آگاہ کریں۔ نظر ثانی کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ کسی قسم کی غلطی نہ ہو اگر پھر بھی کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اس کی نشاندہی ضرور کریں تاکہ ہم اس کو بہتر کر سکیں۔

تعاون کا طلبگار

ادارہ (نیو ایر میگزین)

ہمیں اپنی ویب نیو ایر میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشا اللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایر میگزین